خصوصی اشاعت

تقریب افتتاح مرکزی لائبریری

و

ساتواں اجلاس عام

ماہنامہ مجلّہ

حیاتِ نو

بلریاگنج

دل میں اک حشر سا برپا ہے تجھے دیکھ کے آج
کتنے ارمانوں تمناؤں کا مرکز ہے فلاح
اس کی پرواز کی زد میں ہے عرب اور عجم
فکر اسلامی کے شہباز کا شہپر ہے فلاح
(شبنم سبحانی)

خصوصی اشاعت
تقریب افتتاح مرکزی لائبریری
ساتواں اجلاس عام

انجمن طلبہ قدیم جامعۃ الفلاح کا ترجمان

ماہنامہ مجلہ
حیاتِ نو
بلریاگنج

جلد نمبر ۱۵

رجب - شعبان ۱۴۲۰ھ
نومبر - دسمبر ۱۹۹۹ء

شمارہ نمبر ۱۱-۱۲

مدیر مسئول	مدیر	مدیر معاون
نور محمد فلاحی	عبدالبر اثری فلاحی	انیس احمد فلاحی

☆ سالانہ زرتعاون: 50.00 روپے
☆ خصوصی زرتعاون: 100.00 روپے
☆ بیرون ملک سے: 25.00 امریکی ڈالر

☆ طلبہ کے لئے: 40.00 روپے
☆ اعزازی زرتعاون: 1000.00 روپے
☆ اس شمارے کی قیمت: 10.00 روپے

اس دائرے میں سرخ نشان کا مطلب ہے کہ آپ کی مدت خریداری ختم ہو چکی ہے، لہٰذا جلد سالانہ زرتعاون ارسال فرمائیں۔

مضمون نگار کی رائے سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

ترسیل زر کا پتہ

دفتر ماہنامہ "مجلہ حیاتِ نو"، جامعۃ الفلاح
بلریاگنج، اعظم گڑھ 276121 (یو،پی) فون نمبر 05466-25115

نقشہ امتحان ضمنی ۲۰۰۰ء-۹۹ء برائے جملہ شعبہ جات (طلبہ) جامعۃ الفلاح، بلریاگنج

جماعت	۲۲ جنوری		۲۳ جنوری اتوار		۲۴ جنوری		۲۵ جنوری منگل		۲۶ جنوری	۲۷ جنوری جمعرات		۲۸ جنوری	۲۹ جنوری سنیچر	
	نشست اول	نشست دوم	نشست اول	نشست دوم	نشست اول	نشست دوم	نشست اول	نشست دوم	بروز بدھ	نشست اول	نشست دوم	بروز جمعہ	نشست اول	نشست دوم
عربی ہفتم	قرآن کریم	مسلم شریف	بخاری شریف	[illegible]	انگلش	[illegible]	عربی ادب	[illegible]	●	حفظ قرآن	[illegible]	●	[illegible]	☆
عربی ششم	قرآن کریم	ترمذی شریف	انگلش	ابوداؤد شریف	عربی ادب	تجوید	[illegible]	[illegible]	●	حفظ قرآن	☆	●	☆	☆
عربی پنجم	قرآن کریم	عربی ادب	بلاغت	فرائض	معاشیات	حدیث شریف	اصول فقہ	انگلش	●	فقہ	حفظ قرآن	●	[illegible]	☆
عربی چہارم	قرآن کریم	حدیث	انگلش	عربی ادب	[illegible]	نحو	تاریخ جغرافیہ	معاشیات	●	[illegible]	[illegible]	●	اصول حدیث	حفظ قرآن
عربی سوم	قرآن کریم	حدیث	انگلش II	[illegible]	دینیات	انگلش I	عربی ادب	نحو	●	تاریخ جغرافیہ	فقہ	●	حفظ قرآن	☆
عربی دوم	انگلش I	[illegible]	[illegible]	دینیات	[illegible]	قواعد	انگلش II	املا	●	[illegible]	حفظ قرآن	●	☆	☆
عربی اول	عربی	انگلش II	[illegible]	انگلش I	[illegible]	نحو	[illegible]	حفظ قرآن	●	☆	☆	●	☆	☆
درجہ اعدادیہ	اردو ادب	ہندی	انگلش I	انگلش II	دینیات	تاریخ جغرافیہ	☆	☆	●	☆	☆	●	☆	☆
درجہ ہشتم	ریاضی I	انگلش	[illegible]	اردو ادب	ریاضی II	تاریخ جغرافیہ	ہندی	سائنس	●	دینیات	☆	●	☆	☆
درجہ ہفتم	ریاضی I	انگلش	ریاضی II	اردو ادب	دینیات	سائنس	ہندی	تاریخ جغرافیہ	●	قرآن	☆	●	☆	☆
درجہ ششم	سائنس	دینیات	اردو ادب	ریاضی I	انگلش	تاریخ جغرافیہ	ہندی	ریاضی II	●	☆	☆	●	☆	☆
درجہ پنجم	ریاضی	ہندی	دینیات	[illegible]	اردو ادب	[illegible]	☆	☆	●	☆	☆	●	☆	☆
درجہ چہارم	اردو ادب	ہندی	[illegible]	ریاضی	دینیات	[illegible]	☆	☆	●	☆	☆	●	☆	☆
درجہ سوم	اردو ادب	ہندی	دینیات	ریاضی	[illegible]	[illegible]	☆	☆	●	☆	☆	●	☆	☆
درجہ دوم	[illegible]	اردو	دینیات	[illegible]	[illegible]	☆	☆	☆	●	☆	☆	●	☆	☆
درجہ اول	اردو	دینیات	[illegible]	[illegible]	اخلاقیات	☆	☆	☆	●	☆	☆	●	☆	☆

نوٹ : ☆ وقت امتحان پہلی نشست ۹ تا ۱۲ بجے - دوسری نشست ۱ تا ۳ بجے
☆ [illegible]

نقوشِ حیاتِ نو

اداریہ

فکر اسلامی کے شہباز کا شہپر ہے فلاح	عبدالبر اثری فلاحی	۳
آہ ماسٹر جنید احمد مرحومؒ	عبدالبر اثری فلاحی	۶

بحث و نظر

روزہ اور تزکیہ نفس	عبدالعزیز سلفی فلاحی	۱۰
"صوموا تصحوا"	ابو صادقہ کوثر فلاحی	۲۲

ہدایت کے چراغ

قاسم بن محمد بن ابو بکرؓ	ابو جلیس ندوی	۲۷

مذاہب عالم

جین مت (۲)	انیس احمد فلاحی	۳۰

سیر و سوانح

مولانا داؤد اکبر اصلاحیؒ (۲)	محمد عارف عمری	۳۳

تقریب افتتاح مرکزی لائبریری

خطبہ جمعہ	جلال الدین انفر عمری	۳۹
خطبہ استقبالیہ	ابو البقاء ندوی	۴۵
نذر فلاح	شبنم سبحانی	۴۷
خطبہ افتتاحیہ	جلال الدین انفر عمری	۵۰
روداد تقریب افتتاح و ساتواں اجلاس عام	ادارہ	۵۲
لائبریری جامعۃ الفلاح..... ایک نظر میں	ادارہ	۵۶

ساتواں اجلاس عام انجمن طلبہ قدیم

درس قرآن	جلال الدین انفر عمری	۵۷
خطبہ استقبالیہ	مقبول احمد فلاحی	۶۱
رپورٹ انجمن طلبہ قدیم	اظہار احمد فلاحی	۶۳
خطبہ صدارت	رحمت اللہ اثری فلاحی	۶۸
شام ادب	ادارہ	۷۳
روداد اجلاس شوریٰ	سکریٹری انجمن	۷۵
مذمتی قرارداد		۹۵

تقریب تقسیم اسناد

و دوسرا اجلاس عام انجمن طالبات قدیم

خطبہ استقبالیہ	رحمت اللہ اثری فلاحی	۷۶
روداد تقریب تقسیم اسناد و دوسرا اجلاس عام	آسیہ فلاحی	۸۱
رپورٹ انجمن طالبات قدیم	آسیہ فلاحی	۸۵

جامعہ کے لیل و نہار

سالانہ امتحان و نیا تعلیمی سال	ادارہ	۸۸
اجلاس شوریٰ جامعۃ الفلاح		
کل ہند صدر ایس، آئی، او کی آمد		۹۰
بہی خواہان جامعہ کی خدمت میں	ناظم جامعہ	۹۳

فکر اسلامی کے شہباز کا شہپر ہے فلاح

تقریب افتتاح مرکزی لائبریری

عبدالبر اثری فلاحی

فکر و نظر کی آبیاری، ارتقاء اور پختگی میں لائبریریوں کا جو رول ہے وہ کسی سے مخفی نہیں اسی لئے لائبریریوں کو اداروں کا دل سمجھا جاتا ہے وہ جس قدر توانا اور مضبوط ہوں گے اسی قدر ادارہ ترقی کے منازل طے کر سکے گا چنانچہ جامعہ کے اہل حل وعقد شروع سے شدت کے ساتھ محسوس کرتے تھے کہ ہمارے یہاں ایک معیاری لائبریری ہونی چاہئے مستقل اس کے لئے کوشاں بھی رہے الحمد اللہ اب ان کا خواب شرمندہ تعبیر ہو رہا ہے چنانچہ انہوں نے I.D.B. کے تعاون سے وسیع وعریض عمارت کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد اسے تمام علوم وفنون کے مراجع ومصادر سے بھرپور بنانے اور جدید سہولیات سے آراستہ کرنے کے لئے ۱۵/اکتوبر ۱۹۹۹ء کو افتتاحی تقریب کے ذریعہ اپنی مہم کا آغاز کیا ہے اس سنہری موقع سے جامعہ نے اپنے تمام بہی خواہوں کو دعوت دی ابنائے قدیم کو یاد کیا الحمد للہ کثیر تعداد نے شرف قبولیت بخشتے ہوئے تقریب میں شرکت فرمائی اور دامے درمے قدمے سخنے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مولانا شبیر احمد صاحب اصلاحی، محترم سلطان مبین صاحب اعظم گڑھ نے تو اپنا پورا ذخیرہ کتب لائبریری کے حوالے کر دیا سابق ناظم جامعہ مولانا ابوبکر صاحب اصلاحیؒ کے ورثاء نے بھی مولانا کا چھوڑا ہوا سرمایہ کتب ہدیہ کر دیا قاضی اطہر صاحب مبارکپوریؒ کے صاحب زادے جناب ظفر مسعود صاحب نے اپنے والد صاحب کی جملہ تصانیف کے متعدد نسخوں کا تحفہ پیش کیا انجمن طالبات قدیم کی طرف سے سیکڑوں کتب حوالے کی گئیں اسی طرح جملہ شرکاء قدیم وجدید طلبہ وطالبات، اساتذہ کرام نے اپنے اپنے طور پر حسب توفیق حصہ لیا اور ہزاروں کتابیں جمع ہو گئیں بہت سے بہی خواہوں

نے نقد رقم جمع فرمائی تو بہتوں نے مطلوبہ کتابوں کی طویل فہرستیں حاصل کیں اور ان کی فراہمی کا ذمہ اپنے سر لیا۔ ان سب کے باوجود اس حقیقت کے اظہار میں کوئی باک نہیں کہ قدیم ذخیرہ اور جدید ذخیرہ مل کر بھی موجودہ لائبریری کا ایک کونہ بھی نہیں بھر سکے اور اب بھی ہر طرف خلا ہی خلا نظر آتا ہے اور ہر طرف سے الکتاب الکتاب کی صدا ہی سنائی دیتی ہے ضرورت ہے کہ اہل علم و اہل خیر حضرات ترجیحی طور پر اس کے لئے خصوصی تعاون فرمائیں۔

اس موقع سے جامعہ نے تمام بڑی لائبریریوں کے لائبریرین، اہم یونیورسٹیوں کے مسلم وائس چانسلرس اور دیگر اداروں کے ذمہ داران کو بھی مدعو کیا تھا تا کہ ان کے تجربات اور مشوروں سے استفادہ کرتے ہوئے لائبریری کو مزید بہتر اور موثر بنانے کا سامان کیا جاسکے۔ اسی طرح بالخصوص اس بات کی کوشش کی گئی تھی کہ بیرون ممالک سے بھی ماہرین علم وفن اور اداروں کے ذمہ داران کی شرکت یقینی ہو سکے بعضوں کا وعدہ بھی تھا لیکن عین وقت پر ناگہانی مسائل کی وجہ سے ان کی تشریف آوری ممکن نہیں ہو سکی۔ اور انتظار اگلے انتظار کیلئے ٹل گیا خصوصاً سعودی وفد اور علامہ یوسف القرضاوی صاحب کی عدم تشریف آوری کا زیادہ قلق رہا اللہ جلد وہ دن لائے جب ان کے دیدار سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور براہ راست ان سے استفادے کا موقع نصیب ہو۔ (آمین ثم آمین)

وما ذالك على الله بعزيز

اس موقع سے جب کہ جامعہ کی لائبریری کو جامع اور منفرد بنانے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں ارباب حل وعقد کے غور وفکر کا ایک سنجیدہ موضوع یہ بھی ہے کہ مدارس کے نظام تعلیم وتربیت میں تخصص اور اعلیٰ تحقیق وتصنیف کے انتظام وسہولت کا جو فقدان پایا جاتا ہے اور جس کی وجہ سے یہاں کے فارغین کو عصری اداروں کا رخ کرنا پڑتا ہے کیوں نہ ہم وہ سارے انتظامات اپنے ادارے ہی میں کر دیں تا کہ ہمارے منصوبوں کے مطابق یہ کام انجام پائے اور ہمارے محققین باہر کے مضر اثرات سے بھی محفوظ رہ سکیں اے کاش مختلف میدانوں کی طرح اس میدان میں بھی جامعہ کو سبقت کا شرف حاصل ہو جائے کہ وقت کی ضرورت بھی ہے اور جامعہ کے فکر اسلامی کے شہباز کا شہپر ہونے کا تقاضا بھی۔

آہ! ماسٹر جنید احمدؒ
بچے اداس نازش طفلاں چلا گیا

عبدالبر اثری فلاحی

شروع سے جامعہ کی تعمیر و ترقی اور اس کے تعلیمی و تربیتی نظام کو بہتر بنانے میں جن اہم شخصیات نے قربانیاں دی ہیں ان میں ایک اہم نام استاذ گرامی ماسٹر جنید احمدؒ صاحب کا بھی ہے جو اب ہمارے درمیان نہیں رہے ۹/ اکتوبر ۹۹ء کو اپنے رب حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون

اواخر ۱۹۵۹ء کی بات ہے جب کہ جامعہ "مدرسہ اسلامیہ" کے نام سے چل رہا تھا اور اسکے ذمہ داران اسے مزید ترقی دینے کا خواب دیکھ رہے تھے چنانچہ جب درجہ ششم کھلا تو ہندی اور انگریزی کے استاذ کی ضرورت پڑی اور ذمہ داران کی نظر انتخاب آپ پر پڑی انہوں نے آپ سے گفتگو کی اور ادارے کی خاطر قربانی کا مطالبہ کیا آپکی والدہ سے گفتگو کی اور ادارے کی ضرورت کا حوالہ دیا آپکی نیک طینت والدہ نے حامی بھر دی تو اپنی والدہ کی خواہش کے احترام، ادارے کی ضرورت اور اپنے خانگی مسائل کی وجہ سے آپ نے اس خدمت کو قبول کرلیا اور جنوری ۱۹۶۰ء سے صرف ۳۰ روپے ماہانہ پر اپنی جوانی لگا دی حالانکہ آپ ان دنوں ممبئی میں نیوی کے اندر ٹریننگ حاصل کر رہے تھے اور توقع تھی کہ آپ کا سلیکشن ہو جائے گا لیکن انسپکٹر سے کہہ کر کینسل کرایا اور گھر رہ کر والدہ کی خدمت اور خواہش کو ترجیح دی۔

آپ ۱۹۳۹ء میں پیدا ہوئے تھے والد کا نام جواد تھا آپ نے مال تاڑی اعظم گڑھ سے ہائی اسکول کیا تھا کچھ دنوں ممبئی میں قیام کے بعد جب جامعہ سے وابستہ ہوئے تو درمیان میں چند سال کو چھوڑ کر پوری عمر یہیں کھپا دی ابھی گذشتہ سال ریٹائر کئے گئے تھے آپ کی شادی علاؤ الدین پٹی ہوئی تھی زوجہ محترمہ کا نام طیب النساء ہے ادھر دو تین سالوں سے شدید بیمار رہنے لگے تھے ابتداءً تو گٹھیا کی شکایت اور پیروں میں تکلیف تھی لیکن ادھر رہ رہ کر خون بننا بند ہو جانے کا عارضہ لاحق ہو گیا تھا علاج کی غرض سے ممبئی بھی لے جائے گئے

تھے تشخیص کے بعد وہیں سے دوا چل رہی تھی اتار چڑھاؤ آتا رہتا تھا لیکن یہ احساس کبھی نہیں پیدا ہوا کہ اس قدر جلد ہمیں داغ مفارقت دے جائیں گے گرچہ آخری اوقات میں بعض باتیں کچھ اس انداز سے کرنے لگے تھے کہ گویا اب ان کا چل چلاؤ ہے مثلاً اپنی چھوٹی بچی مدثرہ کو اگست ۹۹ء میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں .B.A کے اندر داخلہ دلایا تھا آخری اوقات میں اس کے تکمیل تعلیم کی فکر لاحق تھی تو ایک مرتبہ اہلیہ سے کہنے لگے" اگر لڑکے (سلمان اور طارق) خرچ نہ دیں تو میرے اکاؤنٹ میں اتنی رقم ہے کہ .B.A مکمل کرسکتی ہے"۔

گرچہ آپ نے بہت اعلیٰ تعلیم حاصل نہیں کی تھی لیکن علم کے بہت قدرداں تھے اپنی تمام تر غربت اور پریشانیوں کے باوجود اپنے بھائی بہن اور اپنی اولاد کو اعلیٰ تعلیم دلانے کی کوشش کی۔ اپنے بھائی کو جامعہ مکیہ اسلامیہ بھیجا اور قصبے میں سب سے پہلے اپنی بڑی بچی قانتہ کو اعلیٰ تعلیم کے لئے جامعۃ الفلاح رامپور روانہ کیا حالانکہ بچیوں کا معاملہ نازک ہوتا ہے چنانچہ جب آپ نے پہل کی اور وہاں بھیجنے کا فیصلہ کیا تو محترمہ قانتہ صاحبہ کی سہیلیوں نے اپنے سرپرستوں سے بھی بھیجنے پر اصرار شروع کردیا اور ان سرپرستوں نے آپ کو سمجھانے کی بھی کوشش کی لیکن آپ کی ہمت اور اعتماد کو دیکھتے ہوئے پھر وہ بھی اپنی بچیوں کو بھیجنے کے لئے تیار ہو گئے چنانچہ یہی وہ قافلہ ہے جس نے واپس آکر کلیۃ البنات جامعۃ الفلاح کو سنبھالا دیا چنانچہ محترمہ قانتہ صاحبہ کئی سالوں ہیڈ معلمہ رہ کر گذشتہ سال سبکدوش ہو کر علی گڑھ تشریف لے گئی ہیں اور موجودہ ہیڈ معلمہ محترمہ سلمیٰ جلیل صاحبہ بھی اسی قافلے سے تعلق رکھتی ہیں۔

گرچہ آپ نے اسکول میں تعلیم حاصل کی تھی لیکن علم دین کی اہمیت خوب سمجھتے تھے چنانچہ آپ نے اپنی بعض بچیوں کو حافظ قرآن بھی بنایا اور اس کیلئے سوجتن کئے اپنی بچی سمیہ کو حفظ کرانے کے لئے جامعۃ الطیبات جین پور میں داخل کرایا لیکن وہاں کے حالات سے بے زار ہو کر وہ بھاگ آئی ناظم جامعۃ الطیبات جناب شمس الدین صاحب سے آپ نے وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا کہ "وہ حفظ نہیں کر سکتی ادھر ادھر زیادہ مشغول رہتی ہے" لیکن آپ ناامید نہیں تھے گھر پر ہی حفظ کرانا شروع کیا، خود سنتے، پھوپھی سنتیں اور حافظ احسان الحق صاحب کی

خدمات حاصل کیں اسطرح اس نے مکمل حفظ کرلیا اور گاؤں کی سب سے پہلی حافظہ بن گئیں۔

بچوں کی تعلیم سے آپ کو خصوصی دلچسپی تھی چنانچہ قاضی عدیل عباسی صاحب نے جب انجمن تعلیمات دین کے تحت گاؤں گاؤں مکاتب کا جال پھیلانے کی مہم چھیڑی تھی تو اس وقت ڈاکٹر خلیل احمد صاحب اور مولانا عیسیٰ صاحب کے ساتھ آپ نے علاقے کے ہر ہر گاؤں کا دورہ کیا تھا جس کے نتیجے میں تقریباً ہر جگہ مکاتب قائم ہوئے تھے خود انہوں نے سب سے پہلے اپنے گھر پر نرسری کھولی اور اب تو گویا اس کی رو چل پڑی ہے۔

آپ بہترین معلم تھے بچوں کی نفسیات خوب سمجھتے تھے اس کا خیال رکھتے ہوئے پڑھاتے تھے ذہین اور شریر طلبہ پر خصوصی نظر رکھتے تھے طلبہ سے اس طرح گھل مل جاتے تھے کہ یہ احساس ہی نہ ہونے دیتے کہ وہ استاذ ہیں دارالاقامہ کے نگراں بھی رہے ان کی نگرانی کا ایک الگ ہی نرالا انداز تھا بسا اوقات انہیں طلبہ کے کمروں کی صفائی کرتے اور راتوں کو پہرہ دیتے ہوئے بھی پایا گیا۔

ہندی آپ کا اصل مضمون تھا برابر آپ کے زیر درس رہا ہندی قواعد پر جو کتاب ''ساہتیہ سمن'' کے نام سے ادارہ علمیہ جامعۃ الفلاح سے شائع ہوئی ہے اور مختلف مقامات پر شامل نصاب ہے وہ آپ ہی کی تیار کردہ ہے۔

آپ کے اندر تحریر کا ملکہ بھی تھا کوئی کتاب تو نہیں لکھی البتہ مضامین لکھتے رہتے تھے جو حیات نو بلریا گنج اسلامک موومنٹ نئی دہلی اور سہ روزہ دعوت نئی دہلی وغیرہ کے صفحات میں بکھرے پڑے ہیں بالخصوص ان موضوعات اور پہلوؤں پر قلم اٹھاتے تھے جنھیں لوگ نظر انداز کردیتے تھے آپ جماعت اسلامی ہند کے رکن بھی تھے اور تاحیات وابستہ رہے اس کی سرگرمیوں میں برابر شریک رہتے پروگراموں میں تقریریں بھی کرتے اور اچھی تقریر کرتے ٹو دی پوائنٹ گفتگو رکھتے اور موضوع کا حق ادا کردیتے۔

سادگی آپ کا خاص وصف تھا بناؤ سنگار اور تصنع سے کوسوں دور تھے بسا اوقات کچھ انتہا پسندی کا گمان ہوتا ظاہری شکل وصورت اور رکھ رکھاؤ سے یہ اندازہ لگانا مشکل ہوتا کہ اس سراپا کے اندر اس قدر باکمال انسان چھپا ہوا ہے چنانچہ جب بات کرتے تبھی مخاطب کو

اندازہ ہوتا کہ اتنی اچھی صلاحیت کا مالک ہے ایک مرتبہ جامعہ کی سفارت پر بمبئی تشریف لے گئے جناب عبدالعزیز صاحب (مجو پہلوان) کے یہاں پہنچے جن کا صابن کا بہت بڑا کاروبار تھا ان سے جب مدرسے کی ضروریات رکھیں تو انہوں نے امتحاناً کہا کہ ''رقم تو نہیں ہوسکتی چاہیں تو صابن دلا دوں میرے پاس یہی ہے'' ظاہر ہے سفیر ڈھو کر تو نہیں لا سکتے اس لئے عموماً معذرت کردیتے تھے لیکن آپ نے جواب دیا ''فرمایئے کتنے ٹرک منگوا دوں'' جواب سن کر انہوں نے صلاحیت کو بھانپ لیا پھر تعاون فرمایا اور اس قدر گرویدہ ہوگئے کہ برابر ایک دوسرے کو تحفے تحائف بھیجنے لگے۔

جرأت وبے باکی آپ کا خاصہ تھا کسی چیز کا آپ خوف نہیں کھاتے تھے جہاں جو چیز کھٹکتی فوراً انگلی اٹھاتے بلکہ اس معاملہ میں آپ جارح واقع ہوئے تھے آپ کی اس جرأت مندی کا اعتراف مولانا عبدالحسیب صاحب سابق مہتمم جامعۃ الفلاح نے بھی اپنے تعزیتی تقریر میں کیا اور کافی دنوں تک آپ کے رفیق سفر رہے مولانا عبدالرؤف صاحب قاسمی مبارکپوری کو جب آپ کے وفات کی خبر ملی تو برجستہ کہا ''صاف گو اور حق بات کہنے والے تھے اسی لئے سب کی نظر میں کھٹکتے تھے اب وہ نہیں رہے'' آپ کا یہی امتیازی وصف تھا کہ علاقے بھر میں پنچایتوں کے اندر بلائے جاتے تھے جب کسی کا حق دلانے کی بات آتی تو آپ پیش پیش رہتے اور ان کی موجودگی سے مظلوم کو یک گونہ اطمینان رہتا کہ اسے ضرور اس کا حق مل جائے گا آپ کی یہ جرأت وبے باکی ہی تھی کہ گاؤں کے لوگوں کو تعزیہ بنانے سے منع کیا نہ ماننے تو ڈھول لاکر جلا دیا آپ بے لوثی اور اخلاص کی دولت سے مالا مال تھے جس کی جس قدر خدمت بن پڑتی ضرور کرتے اور اس میں کسی غرض کا دخل نہیں ہوتا چنانچہ آپ کے قدیم رفیق وبزرگ حکیم ایوب صاحب جن کے ساتھ ہمیشہ آپ کا اٹھنا بیٹھنا رہا ایک ملاقات میں فرمانے لگے ''میرے دوست تو بہت تھے لیکن سب چھوڑ گئے صرف ماسٹر جنید نے ساتھ دیا وہ مخلص تھے مطلب کے نہیں تھے''۔

اے اللہ تو ان کا نعم البدل جامعہ کو عطا فرما تیری رحمت سے کچھ بھی بعید نہیں اور انہیں ان کی خدمت کے صلہ میں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ (آمین ثم آمین)

روزہ اور تزکیہ نفس

عبدالعزیز سلفی فلاحی
تحریک دعوت القرآن
ایف ۱۱/۳۲ جوگا بائی ایکسٹینشن، جامعہ نگر، نئی دہلی ۲۵

انسان تمام مخلوقات میں ایک امتیازی شان اور نمایاں و ممتاز مقام رکھتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے زندگی کے اختیاری حصہ میں آزاد پیدا کیا ہے۔ پابند و مجبور نہیں بنایا۔ اظہار رائے انتخاب و عمل کی آزادی بخشی ہے۔ وہ جس طرح اور جس نوعیت کے خیالات بھی چاہے ان کا اظہار کر سکتا ہے۔ اپنی زندگی کے لئے جس فکر و نظر اور طریق عمل کو چاہے اپنا سکتا ہے۔ رائے کے اظہار و عمل کے انتخاب اور رویہ کی جو آزادی اللہ تعالیٰ نے بخشی ہے یہ اس کی عظیم حکمت اور وسیع منصوبہ ہے۔ چونکہ انسان اللہ کا نائب ہے اس لئے ارادہ و عمل کی آزادی اس کے منصب کا تقاضا ہے۔ اگر وہ اس طرح قانون شریعت کا پابند ہوتا جس طرح طبعی قوانین کا پابند ہے تو تخلیق انسانیت کی عظیم حکمت اور اس کی اعلیٰ مشیت پوری نہیں ہو سکتی تھی اور ایسا مجبور بندہ اور کچھ بھی کر سکتا تھا مگر نیابت الٰہی جیسا عظیم فریضہ انجام دینے کی اہلیت نہیں رکھتا اور جبری اطاعت کے نتیجہ میں وہ قابلیت حوصلہ، جوش، تخلیقی صلاحیت، تسخیر کی قوت پیدا نہیں ہوتی غرض یہ کہ انسان کے اندر اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق اس کائنات کو منظم کرنے اللہ کی قدرت و سطوت کے حسین و پرشکوہ جلوؤں سے اس دنیا کو آراستہ کرنے کے لئے جو غیر معمولی امکانات رکھے گئے ہیں وہ جبری اطاعت کے ذریعہ بروئے کار نہیں آسکتے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو آزادی بخشی ہے اور انبیاء اور رسولوں کے ذریعہ ہدایت نامے بھیجے اس کے مقصد وجود کو یاد دلایا، نصیحت و فہمائش، خوف اور رغبت کے ذریعہ رضا کارانہ اطاعت خود سپردگی اور وفاداری پر آمادہ کرنے کی کوشش کی۔ کیوں کہ یہی وہ مفید و نتیجہ خیز طریقہ خلافت و نیابت جیسے عظیم بار اٹھانے والوں کو تیار کرنے اور پروان چڑھانے کا یہ کوئی معمولی بوجھ نہیں ہے۔ یہ وہ بار امانت ہے جس کو آسمان و زمین اور پہاڑ بھی اٹھا لینے کے تصور سے

ہی لرزہ براندام ہو گئے تھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے انا عرضنا الامانة علی السموٰت والارض والجبال فابین ان یحملنها واشفقنا منها وحملها الانسان انه کان ظلوما جهولا (الاحزاب ۳۳/۷۲) قرآن مجید نے کہا ہے کہ یہ امانت اگر پہاڑ پر بھی نازل ہوتی تو اپنے تمام تصلب سختی اور استحکام کے باوجود تم دیکھتے کہ خم ہوا اور اللہ کی خشیت سے پھٹا جا رہا ہے۔ لو انزلنا هذا القرآن علیٰ جبل لرأیته خاشعا متصدعا من خشیة الله (الحشر ۵۹/۲۱) تخلیق آدم کے موقع پر جب فرشتوں کو یہ اشکال ہوا کہ یہ آدم جو امکانات کے اعتبار سے خون ریزی، ستم رانی اور ظلم و عدوان سے اللہ کی زمین کو بھر دے گا جب کہ تسبیح و مناجات کے لئے ملائکہ کا وجود کافی ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے پیش نظر جو مقصد و حقیقت ہے اس سے تم بے بہرہ ہو یعنی تم ہی جیسی ایک مخلوق پیدا کرنا مقصد نہیں ہے ایک وسیع تر منصوبہ کے مطابق با اختیار و صاحب ارادہ مخلوق پیدا کرنا ہے جو نیابت کی ذمہ داری نبھا سکے۔ میں زمین میں ایک نائب متعین کرنے والا ہوں اس کے لئے بڑے ظرف، وسیع علم، بے پناہ قوت کی ضرورت تھی "وعلم آدم الاسماء کلها" چنانچہ آدم علیہ السلام کو اسماء کا علم بخشا اور ہر طرح سے اس کو اپنی نیابت کا اہل بنایا۔

انسان کی حیثیت انسان دو متضاد صفات لے کر پیدا ہوا ہے اور یہی ہنگامہ وجود کا کھلا ہوا راز ہے اس میں ملکوتی صفات بھی ہیں اور بہیمی اوصاف و خواہشات کا بے پناہ اظہار بھی۔ یعنی وہ فرشتوں کی روح کی پاکیزگی، طہارت بزرگی اور تقدس و پارسائی بھی رکھتا ہے اور جانوروں کی طرح بھوک پیاس اور جنس کی لذت و احتیاج بھی رکھتا ہے اور دونوں جذبے انتہائی طاقت ور ہیں اور ان دونوں کے حسین امتزاج و اعتدال کا نام ہی بشریت یا انسانیت ہے۔ جب کہ انسان کے لئے صرف پارسائی، ملکوتیت اور تجرد و نیابت کا نا مطلوب اظہار ہے اور محض بہیمیت، لذت کام و دہن اور عیش کوشی ننگ انسانیت ہے۔ انسان میں اگر یہ دونوں جذبے اعتدال و توازن کے ساتھ برسر کار ہوں تو اسکے اندر حیرت انگیز کمالات، غیر معمولی توانائی اور معجزانہ قوتوں کا چشمہ حیوان جاری رہتا ہے اور یہی اگر غیر معتدل اور بے لگام ہو جائیں تو پورا تمدن برباد ہو کر رہتا ہے انسانیت بانجھ ہو جاتی ہے اور

ہماری کائنات گندگی سرکشی اور ظلم و معصیت سے بھر جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی رہنمائی و تربیت کے لئے ہدایت نامہ اتارا ہے ضابطہ اخلاق سے نوازا ہے اس کو حدود و فرائض کے حصار میں لے رکھا ہے تاکہ شیطان کے شر سے وہ محفوظ رہیں۔ اپنے نفس کا تزکیہ کریں اپنے اندر وہ اوصاف پیدا کریں جس سے اللہ تعالیٰ کی مرضی پر چلنا اور بندگی رب کے تقاضوں کو پورا کرنا آسان ہو۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے بنی الاسلام علیٰ خمس شهادة ان لا الٰه الا اللہ و ان محمد اعبده ورسوله واقامة الصلوٰة ایتاء الزکوٰة وصوم رمضان والحج (بخاری)

(۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس بات کی شہادت دینا کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

(۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) رمضان کے روزے رکھنا اور (۵) اللہ کے گھر کی زیارت کرنا (بخاری)

اسلام کی یہ پانچ بنیادی صداقتیں ہیں جن پر اسلام کا عظیم الشان قصر تعمیر ہوتا ہے انہیں ارکان دین بھی کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید نے انسان کی بنیادی حیثیت متعین کرتے ہوئے کہا ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (الذاریات ۵۱/۵۶) "اور میں نے انسانوں اور جنوں کو اپنی بندگی کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔

ارکان اسلام ایک انسان کو بندگی کی کیفیت اور آداب سکھاتے ہیں اور بندگی کے لطیف جذبے سے سرشار رکھتے ہیں یہ اللہ اور بندے کے درمیان تقرب کا وسیلہ ہیں بندے کے جذبات و کیفیات کو معتدل اور بامقصد بناتے ہیں اور پھر حسن بندگی کے پیکر میں اس کو ڈھال دیتے ہیں اس کو قیمتی اقدار اور بلند اخلاق سے ہمکنار کرتے ہیں۔ عفو، رحم، غم خواری، کرامت نفس اور قدر شناسی کے جوہر پیدا کرتے ہیں انسانوں کو باہم حقوق و فرائض کا خوگر بناتے ہیں اور ایک رشتہ الفت و اخوت میں باندھ رکھتے ہیں غرض یہ کہ ان میں ایسی خوبیاں پیدا ہو جاتی ہیں کہ اللہ کی مرضی پر چلنا ان کی پسندیدہ راہ بن جاتی ہے اور انسانیت کے لئے پیکر مہر و الفت بن جاتے ہیں اس طرح دنیا و مافیہا کی تمام سعادتوں کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔

اسلام کے نظام تزکیہ و طہارت کا ایک اہم رکن رمضان کے روزے بھی ہیں جو سحاب رحمت بن کر سایہ فگن ہوتے ہیں۔ قرآن و سنت میں اس کی برکتیں اثرات، انعامات وغیرہ جیسے موضوعات پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے عمل کے جذبے سے ان کا علم حاصل کرنا بجائے خود ایک بڑی سعادت ہے۔

ماہ رمضان کی فضیلت رمضان اسلامی ثقافت کا ایک معروف محترم اور بابرکت مہینہ ہے یہ وہ مہینہ ہے جس میں عالم انسانیت کی تقدیر کا بنیادی فیصلہ کیا گیا، آخری اور ابدی ہدایت نامہ جاری کیا گیا اور اٹل حقیقت واشگاف لفظوں میں نشر کر دی گئی کہ اب قیامت تک کامیابی و نجات اس کی پیروی پر منحصر ہے اور جو کوئی اس سے انحراف کرے گا تباہی و ناکامی اس کا مقدر ہوگی۔ قرآن مجید نے کہا شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن هدی للناس وبینٰت من الهدی والفرقان فمن شهد منکم الشهر فلیصمه (البقرۃ ۲/۱۸۵)

"رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو انسانوں کے لئے سراپا ہدایت ہے ہدایت کی دلیلیں اور حق و باطل کے درمیان کسوٹی ہے جو شخص اس کو پائے تو اس کو چاہئے کہ رمضان کے روزے رکھے"

قرآن عام انسانوں کی ہدایت کے لئے اتارا گیا ہے اس میں ہدایت کی دلیلیں ہیں اور یہ وہ آسمانی کسوٹی ہے جو حق و باطل کا فرق واضح کرتی اور خیر و شر کی واضح شناخت عطا کرتی ہے یہی وہ میزان حق ہے جس پر تل کر کوئی چیز معتبر بنتی یا معیار کے اعتبار سے گر جاتی ہے یہ وہ بزرگ کلام ہے جس کو شان و اہتمام سے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے اور بہت خاص انداز میں ارشاد فرمایا ہے شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن (البقرۃ ۲/۱۸۵)

"رمضان وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں قرآن جیسی مقدس کتاب نازل فرمائی"

حٰمٓ والکتٰب المبین انا انزلنٰه فی لیلة مبارکة انا کنا منذرین فیها یفرق کل امر حکیم امرا من عندنا انا کنا مرسلین رحمة من ربك انه هو السمیع العلیم (الدخان ۴۴/۱تا۶)

قسم ہے اس واضح کتاب کی ہم نے اس کو بڑی بابرکت رات میں نازل کیا ہم انجام سے باخبر کرنے والے ہیں حکمت کے تمام کاموں کا جس میں ہمارے حکم سے فیصلہ کیا

جاتا ہے تمہارے رب کی طرف سے رحمت کے طور پر پیغمبر بھیجنے والے ہم ہیں بے شک وہ بڑا سننے والا اور نہایت رحم والا ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوا۔ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر (القدر ۹۷/۱) ہم نے قرآن کو شب قدر میں اتارا۔

اس شان واہتمام سے اس کے نزول کا تذکرہ بڑی معنویت رکھتا ہے۔ یہ لیلہ مبارکہ اور لیلۃ القدر اسی رمضان کی سعادت افروز رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے رحمت ومغفرت کی بارش کرتا ہے نزول قرآن اور صوم کے مقاصد میں گہرا ربط ہے قرآن جس مقصد کے لئے نازل کیا گیا ہے صوم اس کے حصول کے لئے مستعد وہموار کرتا ہے۔

صوم کا مفہوم صوم کے لفظی معنی رکنے، احتراز کرنے اور چپ رہنے کے ہیں فرس صائم اس گھوڑے کو کہتے ہیں جو کھانے پینے سے، تہذیب وتربیت کے مقصد سے روک دیا گیا ہو اور شرعی اصطلاح میں صوم اس چیز کا نام ہے کہ آدمی صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور قضائے شہوت سے رک جائے اور اس کی زبان فضول گوئی اور لغویات سے پرہیز کرے یہ اسلام کی عمارت کا تیسرا رکن ہے جو تمام اہل ایمان پر فرض ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام (البقرۃ ۲/۱۸۳) اے ایمان والوں تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں ایک اور موقع پر فرمایا فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ (البقرۃ ۲/۱۸۳)

''پھر جو شخص اس مہینہ کو پائے اس کو چاہئے کہ رمضان کے روزے رکھے'' ان دونوں مقامات پر بہت واضح انداز میں روزے فرض قرار دئے گئے ہیں ہر بالغ وعاقل اور شعور رکھنے والے مسلمان کیے لئے ان کا اہتمام لازم ہے۔

یہ روزے اس قدر اہم ہیں کہ تمام انبیاء کی امتوں اور عالمی مذاہب میں ضروری قرار دئے گئے ہیں تمام آسمانی صحیفے اس پر گواہ ہیں اور قرآن مجید نے بھی اس کی تائید وشہادت پیش کی ہے۔ کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم (البقرۃ ۲/۱۸۳)

''تم پر روزے اس طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح ان لوگوں پر لازم کئے گئے

تھے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں'' اس ہمہ گیر فرضیت اور مشترک حکم نامہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس کے بہت سے طبعی اور روحانی نفسیاتی، عقلی وجذباتی فائدے ہیں اور یہ ایک ایسی منزل ہے جس کو عبور کئے بغیر آدمی اپنا گوہر مقصود نہیں پا سکتا۔ سیرت وکردار کی تعمیر اس کے بغیر نہیں ہوسکتی تزکیہ نفس کا یہ ایک اہم وسیلہ ہے۔ علامہ سید سلیمان ندویؒ اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''نبی جب اپنے کمال انسانیت کو پہنچ کر فیضان نبوت کے قبول واستعداد کا انتظار کرتا ہے تو وہ ایک مدت تک کے لئے عالم انسان سے الگ ہو کر ملکوتی خصائص میں جلوہ گر ہوتا ہے اسی وقت سے اس کے دل ودماغ میں وحی الٰہی کا سرچشمہ موجیں مارنے لگتا ہے کوہ سینا کا پر جلال پیغمبر (حضرت موسیٰ) جب تورات لینے جاتا ہے تو چالیس شبانہ روز بھوکا پیاسا رہتا ہے۔ کوہ شعیر کا مقدس آنے والا (حضرت عیسیٰ) اس سے پہلے کہ اس کے منہ میں انجیل کی زبان گویا ہو، وہ چالیس روز وشب بھوکا پیاسا رہا۔ اسی طرح فاران کا آتشیں شریعت والا پیغمبر (حضرت محمد ﷺ) نزول قرآن سے پہلے پورے ایک مہینے ''حرا'' نامی مکہ کے ایک غار میں ہر قسم کی عبادتوں میں مصروف رہتا ہے'' (سیرت النبی جلد پنجم ص ۱۵۷)

روزے کا مقصد روزے کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون (البقرۃ ۲/۱۸۳)

''اے اہل ایمان روزے تم پر فرض کئے گئے ہیں جس طرح ان لوگوں پر فرض تھے جو تم سے پہلے ہو گذرے تا کہ تم ڈرو''

روزہ اور تزکیہ نفس میں گہرا تعلق ہے نفس کے لئے حرص وہوس سب سے بڑا فتنہ ہے اچھے بھلے انسان پر جب یہ غلبہ پالیتی ہے تو بالکل ناکارہ وبرباد کر دیتی ہے نفس کی مرغوبیت میں کھانا پینا اور جنسی لذت بہت اہم ہیں آدمی اکثر انہیں راہوں میں بھٹکتا ہے لذیذ اور مرغن کھانوں کی تمنا، حیات بخش اور قوت آفریں مشروبات کی طلب اور حسن وشباب کی آرزو فطری ہے۔ انسانی فطرت میں اس کی بے پناہ کشش موجود ہے یہ خواہش اگر توازن کے دائرے میں ہو انسانی زندگی اور اس کے تمدن کے بقا وارتقاء اور آرائش وافزائش کے لئے بہت معاون ومحرک ہے اور جمال فطرت کا ہر آئینہ اور کائنات کا ہر جلوہ اسی طلب وجستجو کا مرہون منت ہے مگر یہی جذبہ جب بے لگام ہو جاتا ہے تو بد ذوقی، وحشت بے حیائی ظلم وجبر اور

استحصال کے مناظر سے روح انسانیت مجروح وداغ دار اور ساز فطرت کا حسین نغمہ خود غرضی شہوت اور لذتیت کے تعفن سے سے ناپاک وشرر بار ہو جاتا ہے اور انسانیت اپنی فطری حیاء پاکیزگی اور نزہت وتازگی سے محروم ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ونفس وماسوٰاھا فالھمھا فجورھا وتقوٰھا قد افلح من زکٰھا وقد خاب من دسٰھا (الشمس ۹۱/ ۸تا۱۰)

قسم ہے نفس کی اور جس نے اس کا تسویہ کیا پھر اس کے اندر فجور اور تقویٰ کا الہام کیا یقیناً اس شخص نے فلاح وکامرانی پالی جس نے نفس کا تزکیہ کیا اور برباد ہو گیا وہ جس نے اس کو کچل دیا ایک اور جگہ فرمایا سیذکر من یخشی ویتجنبھا الاشقی الذی یصلی النار الکبری ثم لا یموت فیھا ولا یحیٰ قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی بل توثرون الحیوٰۃ الدنیا والاخرۃ خیر وابقی (الاعلیٰ ۸۷/ ۱۰تا۱۷)

وہی شخص نصیحت پکڑے گا جو ڈرتا ہے اور گریز کرے گا وہ بڑا بد بخت جو بڑی آگ میں داخل ہوگا پھر اس میں نہ موت آئے گی اس کو نہ زندگی پائے گا بے شک وہ کامیاب ہو گیا جس نے پاکی اختیار کی اپنے رب کو یاد رکھا پھر نماز پڑھی بلکہ تم دنیا کی زندگی اختیار کرتے ہو حالاں کہ آخرت بدرجہا بہتر اور پائیدار ہے۔

سقراط نے کہا کہ نفس کو تمام حقائق معلوم ہیں مگر اس پر نسیان طاری ہے حافظ نے کہا کہ سب سے بڑا حجاب تمہارا نفس ہے اس کو دور کرو قرآن مجید نے نہایت بلیغ اسلوب میں کہا یقول الانسان یومئذ این المفر کلا لا وزر الیٰ ربک یومئذ المستقر ینبوا الانسان یومئذ بما قدم واخرہ بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ ولو القی معاذیرہ (القیٰمۃ ۷۵/ ۱۰تا۱۵) اس دن آدمی کہے گا کہاں بھاگ کر جاؤں ہر گز نہیں پناہ کی کوئی جگہ نہیں اس دن صرف اپنے رب کے پاس ٹھہرنا ہوگا اس دن آدمی اپنا تمام اگلا پچھلا جان لے گا بلکہ انسان اپنے نفس سے آگاہ ہے خواہ وہ کتنے ہی عذر پیش کرے۔

روزوں کا سب سے بڑا رول یہ ہے کہ آدمی کی حد سے بڑھتی ہوئی خواہش کو معتدل کرتے ہیں بہیمت کی پستیوں سے نکال کر ملکوتیت کی بلندیوں تک لے جاتے ہیں نفس کی آلودگیوں کو چھانٹ دیتے ہیں اور روح کی پاکیزہ لطافتوں سے لذت آشنا کرتے ہیں نفس کی

مدہوشی اور نسیان کا ازالہ ہوتا ہے نفس بیدار اور علم ومعرفت سے ہم کنار ہوتا ہے شعور کی اس منزل پر پہنچ کر اس میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور احسانات سے دلگداز اور اسکی عظمت وکبریائی کے تصور سے ڈر پیدا ہوتا ہے اور نفس کا یہی تقویٰ تمام نیکیوں اور سعادتوں کا سرچشمہ ہے روحانی بالیدگی عزت وکامرانی کا ذریعہ ہے اللہ کا خوف شیطان کے حملوں اور منفی رجحان سے دفاع کا مضبوط وسیلہ بنتا ہے وسیجنبھا الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکی ومالاحد عندہ من نعمۃ تجزی الا ابتغاء وجہ ربہ الاعلی ولسوف یرضی (اللیل ۱۷تا۲۱)

اور جہنم سے وہ متقی بچالیا جائے گا جو پاکی حاصل کرنے کے لئے اپنا مال خرچ کرتا ہے اس پر کسی کا احسان نہیں کہ اس کا بدلہ چکا رہا ہو سوائے اس کے کہ وہ اپنے بلند اور عظیم مرتبہ رب کی خوشنودی چاہتا ہے اور وہ جلد راضی وخوش ہوگا۔

عام دنوں میں جو چیزیں حلال پاک اور طیب ہیں وہ بھی عارضی طور پر چند گھنٹوں کے لئے حرام کر دی جاتی ہیں ان کا استعمال جائز نہیں رہتا تا کہ ضبط نفس کی صلاحیت پیدا ہو، نفس کی باگ تقویٰ شعار ہاتھوں میں آجائے تا کہ حرام وناجائز چیزوں کے قریب بھی اس کی طبیعت نہ پھٹکے نفس خواہ کتنا ہی زور مارے عام حالات میں نفس کا مطالبہ بہت پرزور ہوتا ہے جذبات کی سطح پر زبردست معرکہ برپا ہوتا ہے اگر ضبط نفس کی قوت نہ ہو تو آدمی کی بیش بہا صلاحیتیں اور زندگی کا پورا اثاثہ اس بہاؤ کی نذر ہو جاتا ہے اور وہ عاجز وبے بس رہ جاتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو تزکیہ نفس کا ایسا انعام عطا فرمایا ہے کہ زندگی میں بار بار یہ موقع ملتا رہے کہ بدعنوانی اور سرکشی ومعصیت کے خوگر نفس کو خوف الٰہی کا مداوا مل سکے اور نفس امارہ کمزور وماندہ رہے اور نفس مطمئنہ مضبوط وبالادست دوسرے لفظوں میں مفادات ومصلحت اور مادیت پسند انسان کو یہ سنہری موقع ملتا ہے کہ روح وضمیر کی آواز توانا ومضبوط کر سکے اور اس کو کنٹرول کرنے والے عناصر کو کنٹرول میں لے سکے۔ انسانی اخلاقیات کا یہی وہ مقام ہے جہاں پہنچ کر دنیا وآخرت کی تمام سرفرازیوں سے وہ نوازا جاسکتا ہے اور دنیا کی آزمائشوں سے سرخرو ہو کر اپنی منزل مراد حاصل کرتا ہے۔

اسی طرح اللہ کا تقویٰ، بھوک وپیاس سے دوچار اور لذت حیات سے محروم طبقات

کی طرف اس کو متوجہ کرتا ہے جب بندہ شعور وادراک کی آنکھوں سے سماج کی ناہمواریوں کو دیکھتا ہے تو تڑپ اٹھتا ہے ایک وفادار حقیقی غلام کی حیثیت سے توحید کے سماجی تقاضوں کا شعور حاصل کرتا اور عمل کے لئے اپنے اعضاء و جوارح کو مستعد پاتا ہے۔

اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان مواسات وغم خواری کا مہینہ ہے یعنی انسانی ہمدردی، انسانی ضروریات کا احساس پیدا ہونا چاہئے۔ مظلوموں، غریبوں اور بے سہارا یتیموں اور بیواؤں کے ساتھ فیاضی، محبت اور تعاون وخیر سگالی کا اظہار کرنا چاہئے۔ روایات میں ہے کہ یوں تو آپ انتہائی فیاض طبیعت کے مالک تھے مگر اس ماہ میں بادصبا کی طرح آپ کا فیض بہت عام اور ہمہ گیر ہو جاتا تھا۔

روزے کا مقصد یہ ہے کہ پوری زندگی میں زندگی کے ہر شعبہ میں تقویٰ کی شان نمایاں ہو روزہ داروں میں اللہ کا خوف اس حد تک پیدا ہو جائے کہ کسی بھی معاملہ میں ان کا طرز عمل خدا فراموش لوگوں جیسا نہ ہو اور ان میں ایسا سلیقہ پیدا ہو جائے کہ زندگی میں کبھی اللہ کے حدود سے تجاوز کی جسارت نہ ہو۔ حدود اللہ کے دائرے میں زندگی گذارنے میں کیف ولذت کا احساس ہو اور اس کے باہر سخت اذیت گھٹن ناگواری و بے کیفی محسوس ہونے لگے۔ تقویٰ یہی ہے اور مقصد صوم اس کے سوا کچھ بھی نہیں۔

روزے کے انعامات روزہ ایک انتہائی بابرکت اور بے شمار اجر وثواب رکھنے والی عبادت ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ان المسلمین والمسلمات والمومنین والمومنات والقانتین والقنتت والصادقین والصدقات والصبرین والصابرات والخاشعین والخاشعات والمتصدقین والمتصدقات والصائمین والصائمات والحافظین فروجھم والحفظت والذاکرین والذاکرات اعد اللہ لھم مغفرۃ واجرا عظیما (الاحزاب ۳۳/۳۵) بے شک مسلمان مرد اور مسلم خواتین صاحب ایمان مرد اور صاحب ایمان خواتین قرآن پڑھنے والے مرد قرآن پڑھنے والی خواتین راست باز مرد اور راست رو خواتین صبر کرنے والے مرد صبر کرنے والی خواتین عاجزی کرتے والے مرد عاجزی سے پیش آنے والی خواتین صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ شعار خواتین روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اپنی

شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور عورتیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے اللہ کو یاد کرنے والی عورتیں اللہ نے انکے لئے مغفرت اور بڑا اجر تیار کر رکھا ہے"۔

ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ کل عمل ابن آدم یضاعف الحسنة لعشر امثالها الی سبع مأة ضعف قال اللہ تعالیٰ الا الصوم فانه لی انا اجزی به (بخاری و مسلم کتاب الصوم) انسان کے اعمال میں بھلائی کا اجر دس گنے سے سات سو گنے تک دیا جائے گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ فرماتا ہے سوائے روزے کے کہ وہ میرے لئے ہے اور میں جتنا چاہوں گا اس کا صلہ دوں گا۔

دوسرا مطلب یہ ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا صلہ ہوں ہر نیکی دس سے سات سو گنا بڑھادی جاتی ہے لیکن روزہ ایک ایسی عبادت ہے کہ جس کا صلہ اللہ تعالیٰ اپنے دست خاص سے عطا فرمائے گا یا خود صلہ بن جائے گا اس سے بڑے مرتبہ اور اس سے زیادہ اجر کی تمنا بھی نہیں کی جاسکتی ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے جسکا نام ریان ہے اس سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے اس میں داخل ہونے والا کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا روزہ ڈھال ہے یعنی نفس اور شیطان کے خلاف ایک موثر دفاعی ہتھیار ہے مگر فرمایا یہ اس وقت تک ڈھال ہے جب تک تم سوراخ نہ کردو جھوٹ اور غیبت سے (دارمی نسائی) یعنی ان بیماریوں کے ساتھ وہ تمہارا دفاع نہیں کرسکتا۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کا پہلا عشرہ رحمت دوسرا مغفرت اور تیسرا جہنم سے چھٹکارے کا ہے یعنی پہلے عشرہ میں اس کی رحمت کا زور ہوتا ہے دوسرے میں بخشش و مغفرت کا اہتمام اور تیسرے عشرے میں کثرت سے جہنم سے آزادی ورہائی نصیب ہوتی ہے ایک بار آپ ﷺ نے فرمایا کہ "رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطان کو بیڑیاں پہنادی جاتی ہیں" یعنی نیکیوں کی توفیق کثرت سے عطا کی جاتی ہے جس سے جنت میں جانا ممکن ہوتا ہے معصیت کا رجحان کم ہو جاتا ہے جو جہنم میں لے جانے کا سبب ہے شیطان اور اس کے ایجنٹوں پر قدغن لگادی جاتی ہے اور شیطنت کی تاثیر وکشش ختم کردی جاتی ہے ان ارشادات کی روشنی میں اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ رمضان کا موسم بہار اہل ایمان کے لئے کیا اہمیت رکھتا ہے اور

اس کی نعمتیں و بخششیں کتنی عظیم ہیں۔

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا اس ماہ میں نوافل کا اجر فرض کے برابر عطا کیا جاتا ہے اور ایک فرض کو ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا من صام ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ و من قام ایمانا و احتسابا غفر لہ ماتقدم من ذنبہ و من قام لیلۃ القدر ایمانا و احتسابا غفر لہ ماتقدم من ذنبہ (بخاری) جس نے شعور ایمان و اخلاص کے ساتھ روزے رکھے اسکے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے جس نے شعور و اخلاص کے ساتھ قیام کیا اسکے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور جس شخص نے شب قدر میں شعور و اخلاص کے ساتھ قیام کیا اسکے تمام پچھلے گناہ محو کر دیے جائیں گے۔

ایک ضروری تنبیہ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس میں ریا و نمود کا امکان کم ہے اخلاص کا پہلو نمایاں ہے روزہ بندے اور رب کے درمیان ایک سربستہ راز ہے جس کو کوئی اور نہیں جان سکتا یہ شعور اور کیفیت اخلاص جس قدر توانا اور معیاری ہوگا اجر اسی کے حساب سے دیا جائے گا۔ مگر روزہ جیسی مخلصانہ عبادت کو بعض لوگ شعوری یا غیر شعوری طور پر نقصان پہنچاتے ہیں، موسم کی شکایت روزہ کی سختی کا اظہار کر کے روزہ لگنے یا بھوک و پیاس کی شدت بتا کر اس میں بھی ریا یا کم از کم نقص اجر کے مرتکب ہو جاتے ہیں اگر فطری طور پر اضمحلال یا طبیعت نڈھال ہو جب بھی کوشش کر کے ہشاش بشاش چاق و چوبند اور نارمل رہنا چاہئے کیوں کہ صبر روزہ کی روح ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو بے ریا روزوں کی نصیحت کی ہے چنانچہ فرماتے ہیں "پھر جب تم روزہ رکھو ریاکاروں کی مانند اپنا چہرہ اداس نہ بناؤ کیوں کہ وہ اپنا منھ بگاڑتے ہیں کہ لوگوں کے نزدیک روزہ دار ٹھہریں۔ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا بدلہ پا چکے۔ پر جب تم روزہ رکھو اپنے سر میں تیل لگاؤ اور منھ دھوؤ تا کہ تم آدمی پر نہیں اپنے باپ پر جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھ کو آشکارا بدلہ دے" (متی ۶۔۶۔۷) بحوالہ سیرت النبی جلد پنجم) پیغمبر اسلام نے بھی اپنے پیروؤں کو تمام آداب اور تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے روزوں کے اہتمام کی تعلیم دی ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ کم من صائم لیس من صیامہ الا الجوع و کم من قائم لیس من قیامہ الا السہر (بخاری) کتنے روزہ دار ہیں جنہیں ان کے روزوں سے بھوک کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا اور کتنے ہی راتوں کو قیام

کرنے والے ہیں جنہیں بیداری اور رات جگے کے سوا ان کو قیام سے کچھ نہیں ملتا۔ یعنی کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ریا و نمود، غیبت و بدزبانی اور دوسرے اعمال کے ذریعہ اجر و ثواب ضائع کر دیتے ہیں ایک بار حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ و شرابہ (بخاری کتاب الصوم ج اول ص ۲۵) جس نے جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا ایسے شخص کی اللہ کو ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے اس کا مطلب یہ ہے کہ روزہ تو اصلاح نفس، تزکیہ و طہارت اور تقویٰ و خشیت کا نام ہے روزے سے یہ سب اگر حاصل نہیں ہوتا تو اس کا ظاہری ڈھانچہ یعنی کھانے پینے اور شہوت نفس سے رکنے کی کچھ افادیت نہیں ہے۔ زندگی کے معمولات اگر وہی ہیں کذب و افترا کا اگر وہی حال ہے عمل کی کج روی اور فکر کی گمراہی کا وہی انداز ہے خیر و شر، جھوٹ اور سچ میں کوئی تمیز روا نہیں رکھی جا رہی نفس کا گھوڑا ویسے ہی بے لگام ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کو کچھ بھی شعور نہیں ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے اس کا نتیجہ اور اثر کیا ہونا چاہئے بے شعوری کی یہ عبادتیں بے برگ و بار ہوتیں اور بندے کے منھ پر مار دی جاتی ہیں۔

ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا الصوم جنۃ "روزہ ڈھال ہے" نفس و شیطان کے حملوں سے بچاؤ کا ایک موثر ہتھیار ہے مگر یہ ڈھال اسی وقت تک ہے جب تک تم اس میں سوراخ نہ کرو آپ ﷺ نے وضاحت فرمائی کہ جھوٹ اور غیبت سے اس مضبوط ڈھال میں سوراخ ہو جاتا ہے ان ارشادات سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ یہاں بھی اخلاص کے لٹیرے موجود ہیں خطرات بظاہر کم ضرور ہیں مگر نفس کی شرارت سے یہاں بھی اس وقت تک امان نصیب نہیں جب تک بندہ اس کی شعوری کوشش نہ کرے۔ جہاں روزے کا بے پناہ اجر و ثواب ہے وہیں یہ اجر بعض غفلتوں اور نادانیوں کی وجہ سے نہ صرف ضائع ہو جاتا ہے بلکہ بندہ کیلئے المیہ بھی بن سکتا ہے اس لئے روزہ دار کو متنبہ رہنا چاہئے اور قصر ثواب کی پاسبانی کرنی چاہئے کیوں کہ ازلی دشمن اپنی کمین گاہ میں موجود ہے۔

یہ ایک شعوری سفر ہے انسانی زندگی کا المناک مسئلہ یہ ہے کہ زندگی اور اس کے مادی تقاضوں کی دوڑ میں آدمی اس طرح لگا رہتا ہے کہ یکسر اس کو اپنے عظیم مرتبہ کا احساس نہیں رہ جاتا اکثر روحانی لطافتوں سے محروم رہتا ہے اور مادیت کی جہنم زار میں جھلستا رہتا ہے تمدن

کے ہنگامے اس کو مہلت نہیں دیتے کہ اپنے نفس کے روحانی پہلوؤں پر توجہ دے سکے اور اپنے ضمیر کی لہو رنگ داستان سن، پڑھ سکے۔

اللہ کا یہ عظیم احسان ہے کہ اسلام کے داخلی نظام میں تکرار اور کثرت کے ساتھ اس کا انتظام رکھا ہے کہ آدمی نسیان کے غلبہ اور غفلت کے پردے سے نکل کر ابدی سچائیوں کو اس کی اصل صورت میں دیکھ لے اپنی محرومیوں اور نارسائیوں کے میزانیہ کو پڑھ لے۔ اس بات کا احساس کرے کہ کتنی حقیر اور کم ترین چیز کے عوض کس قدر عمدہ اور بہترین نعمت کھوئی جا رہی ہے۔ سعادتوں و سرفرازیوں کے کوہ نور سے اپنی شقاوتوں اور بدبختیوں کا نظارہ کرلے۔ ایسا اس لئے ہے کہ کھوئے ہوئے کی تلافی ممکن ہو۔ اللہ کے نیک بندے اس کی طرف پلٹ آئیں اور اپنے ہاتھوں اپنی تباہی کا سامان نہ کریں۔ یہ اللہ کی اپنے بندوں سے بے پناہ محبتوں کی خراج ہے اس شخص سے بڑا بدقسمت کون ہوگا جو پاکیزہ محبت کے ان قیمتی لمحوں کو ضائع کردے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے وسیع ترین جذبات کے ساتھ متوجہ ہے کہ محروم و مایوس دلوں کو امیدوں کے نئے افق دکھادے۔ مغفرت کے جذبے سے اپنے بندوں کو آواز دے رہا ہے کہ کوئی ہے جو پکارے اور میں لبیک کہوں مجھ سے مانگے اور میں عطا کروں مجھ سے بخشش کا طلب گار ہو اور میں اسے معاف کردوں۔

اس کا جذبہ ربوبیت اس پر بھی مطمئن نہیں ہوتا پھر وہ اپنے سرکش، گنہگار اور معصیت آلودہ بندوں کو خصوصی موقع فراہم کرتا ہے وہ نہیں چاہتا کہ بندے اس کے غضب کا شکار ہوں جہنم سے رہائی کا خاص اہتمام فرماتا ہے وہ اللہ جو ہمارا رب ہے جو رحمت و فیاضی کا مصدر اور محبت اور الفت کا سرچشمہ ہے اس مہینہ میں اس کی فیاضی موج زن ہے وہ حقیر اور معمولی نیکیوں کے بہانے سے بڑے سے بڑے گناہ معاف کرتا ہے اور جو بندہ سرافگندہ روئے، توبہ استغفار کرے اس پر جہنم کی آگ حرام کردیتا ہے نیکیوں کی توفیق عطا کرتا ہے برائیوں سے اسے دور ہٹادیتا ہے اس کی رحمت کا ایک ایک جلوہ اپنے وفاداروں کے لئے جنت آراستہ کرتا ہے اس کے دروازے کھول دیتا ہے اور جہنم کے دروازے بند کردیتا ہے اور جہنم کی طرف لے جانے والے عوامل و محرکات کو بے بس و کمزور کردیتا ہے بھلا سوچو اس عنایت محبت مغفرت اور احسان کا تقاضہ کیا ہے؟ یہی کہ غفلت و لاپروائی سے

یہ مہینہ بھی گذار دیا جائے اور زندگی اسی ڈھرے پر چلتی رہے یا یہ کہ:

جذبہ شکر گذاری کے ساتھ اس مہربان آقا کی طرف دوڑ لگائی جائے توبہ و انابت اور استغفار کے ذریعہ زنگ آلود دلوں کا تزکیہ کیا جائے اور اللہ کی محبت اور ذکر سے اس کو آباد کیا جائے یقیناً حقیقت پسندی اور معقولیت کا تقاضہ یہی ہے مگر یہ عمل شعوری عہد چاہتا ہے عمل شعور کی قوت چاہتا ہے عملی بیداری اور زندگی کی توانائیاں چاہتا ہے فکر و نظر کی آمادگی چاہتا ہے یہ صرف تمناؤں اور آرزوؤں سے ممکن نہیں ہے اس لئے:

نفس کا احتساب اور معاشرے کا تنقیدی جائزہ لینا چاہئے قرآن و حدیث کے درس و مطالعہ سے نفس کو بیدار اور غفلتوں کا پردہ چاک کرنا چاہئے تعلیم کتاب و حکمت کا انتظام ہونا چاہئے ناظرہ قرآن کا اہتمام اور تعلیم بالغان کی کوشش ہونی چاہئے۔ تاکید صوم کا موثر نظم ہونا چاہئے اقامت صلوۃ کی تحریک ہونی چاہئے۔ حرمت رمضان کی گشتی مہم چلائی چاہئے تاکہ معاشرہ میں سرکشی اور کھلے عام نافرمانی کے مظاہروں کی حوصلہ شکنی ہو اور سماج میں ذمہ دارانہ احساس پیدا ہو تذکیر و نصیحت کا عوامی سطح پر انتظام ہو جمعہ کے خطبات اور فرض نمازوں کے بعد اس کا اہتمام کیا جائے مسجدیں آباد رکھنے کے لئے مستقل انتظام کیا جائے مطالعہ و لائبریری اور مسلم سماج کے مسائل اور تقاضوں پر تبادلہ خیال کے مواقع پیدا کئے جائیں بزرگ علماء اور خواتین کے موثر پروگرام ترتیب دیئے جائیں تراویح و افطار کی اجتماعی مجلسوں کو واضح رخ دیا جائے کیوں کہ یہ ہماری ثقافت کا قیمتی جز ہیں غرض یہ کہ ایسی شعوری پلاننگ کی جائے جس سے ایک احساس زندہ و بیدار حقوق و فرائض ادا کرنے والا معاشرہ پیدا ہو غرباء ناداروں یتیموں بیواؤں اور مسافروں کے حقوق ادا کرنے کے لئے مستقل ادارے وجود میں لائے جائیں اسی طرح ہم اللہ کی بندگی کا حق ادا کرسکیں گے اور اللہ کی عنایتوں کے مستقل طور سے مستحق بن کر باعزت زندگی پاسکیں گے۔

رمضان نیکیوں کی فصل بہار ہے پورا معاشرہ اس سے متاثر ہوتا ہے ایک روح پرور ماحول پیدا ہوتا ہے اس مبارک مہینہ میں فطرت ایمان کو متحرک کرکے سماجی تزکیہ کے لئے مناسب تدبیر کرنی چاہئے ایمان کی بنیادوں پر احیاء اور دور رس اور حیات بخش تبدیلی کے لئے یہ ایک اہم ضرورت ہے۔

"صوموا تصحوا"

روزہ رکھو صحت مند رہو گے

ابو صادقہ کوثر فلاحی

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ "اغزوا تغنموا و صوموا تصحوا وسافروا تستغنوا" (رواہ الطبرانی فی "الاوسط")

ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہاد کرو مال غنیمت ہاتھ آئے گا روزے رکھو صحت مند رہو گے اور سفر کرو بے نیاز رہو گے۔

مندرجہ بالا حدیث کا یہ ٹکڑا "صوموا تصحوا" زبان زد خاص وعام ہے عموماً رمضان کے فضائل بیان کرتے ہوئے ائمہ کرام اور خطباء عظام اس کا حوالہ دیتے ہیں رمضان المبارک پر تحریر کردہ کتابوں میں بھی عموماً اس کا تذکرہ ملتا ہے خصوصاً عقلیت کے اس دور میں تو روزہ کے دنیوی فوائد بیان کرتے ہوئے اس ضرور پیش کیا جاتا ہے اطباء بھی اس کا حوالہ دیتے نہیں چوکتے حالانکہ حدیث کے روپ میں اس کا حوالہ دینا محل نظر ہے کیوں کہ سند کے اعتبار سے یہ حدیث ضعیف ہے ائمہ فن نے اس پر کلام کیا ہے حافظ عراقی نے "الاحیاء" کی تخریج میں اسے ضعیف قرار دیا ہے (ملاحظہ ہو جلد سوم ص ۷۵) امام المنذری نے "الترغیب" (۲/۶۰) اور امام الہیثمی نے "المجمع" (۳/۱۷۹) میں اس سے استدلال کرتے ہوئے اس کے رجال کو قابل اعتماد ٹھہرایا ہے لیکن نباض جرح وتعدیل اور ماہر فن علامہ ناصر الدین البانیؒ نے ان سے اختلاف کیا ہے اور ضعف کو ترجیح دیتے ہوئے لکھا ہے "سند کے رجال کے قابل اعتماد ہونے کے باوجود ایسی علت کی وجود سے انکار نہیں کیا جا سکتا جس کی بنیاد پر اسے ضعیف قرار دیا گیا ہو کیوں کہ دوسرے اسباب کی بنا پر بھی حدیث کو ضعیف قرار دیا جاتا ہے جیسا کہ اس علم کے قواعد سے واقفیت رکھنے والے خوب جانتے ہیں" (سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ واثرھا السیئ فی الامۃ جلد احدیث نمبر ۲۵۳)

امام الصنعانی نے تو اسے موضوع قرار دیا ہے لیکن اس کی کوئی معقول دلیل نہیں

دی ہے اس لئے اس رائے میں وزن معلوم نہیں ہوتا اور اس لئے بھی اسے قبول کرنے میں تامل ہے کہ بذات خود یہ بات صحیح ہے کہ آدمی اگر روزہ رکھے تو اسے صحت حاصل ہوتی ہے بلکہ اطباء تو بہت سے امراض کا علاج ہی روزہ کے ذریعہ کرتے ہیں علمائے کرام نے تو صرف فنی اعتبار سے اس حدیث کو بھی ضعیف قرار دیا ہے ورنہ جہاں تک مندرجات کا تعلق ہے اس کے درست ہونے میں میری معلومات کی حد تک کسی کو کلام نہیں البتہ دشمنان اسلام ضرور یہ الزام دھرتے ہیں کہ روزہ رکھنے سے صحت نہیں حاصل ہوتی بلکہ انسان کمزور ہوتا ہے اس کے اندر سستی آتی ہے اس کے قویٰ مضمحل ہو جاتے ہیں اس کی قوت مردانگی متاثر ہوتی ہے حالانکہ ان کی یہ رائے کوتاہ بینی پر مبنی ہے۔ جس کا اندازہ مولانا امین احسن اصلاحیؒ کے اس نفیس بحث سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

"کسی چیز کی حقیقی قدر وقیمت کا اندازہ اس کے وقتی اثرات ونتائج سے نہیں لگایا جاتا ہے بلکہ اس مستقل اور پائیدار اثر سے اس کا اندازہ کیا جاتا ہے جو زندگی پر اس کا پڑتا ہے یا متوقع ہوتا ہے بشرطیکہ صحیح طور پر اسے برتا جائے ہو سکتا ہے کہ ایک دوا تقویت قلب ودماغ کے لئے نہایت مفید ومجرب ہو اس کے اثرات نہایت پائیدار مترتب ہوتے ہوں لیکن فوری طور پر اس کا ردعمل سستی یا اعضاء شکنی یا خمار کی صورت میں نمایاں ہوتا ہو ظاہر ہے کہ اس دوا کے اس فوری اثر کو دلیل قرار دے کر اس کو ایک مضر یا بے قیمت دوا قرار دے دینا کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے ٹھیک یہی حال روزے کا ہے اس کا فوری اثر خاص طور پر خام اور نومشق لوگوں پر تو ضرور کسل اور اضمحلال کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ جس سے وقتی طور پر ان کی صلاحیت کار بھی متاثر ہوتی ہے لیکن دیکھنے کی چیز اس کا یہ وقتی اثر نہیں ہے بلکہ وہ پائیدار اثر ہے جو انسان کے ظاہر وباطن پر (بشرطیکہ اسے ٹھیک ٹھیک برتا جائے) اس کا مترتب ہوتا ہے۔

روزے کے لئے عربی میں صوم کا لفظ ہے ابتداء یہ لفظ ان گھوڑوں کے لئے استعمال ہوا جن کو جوانی پر آنے کے بعد جنگ کے لئے تیار کیا جاتا اور اس تیاری کیلئے بتدریج ان کا چارہ اور دانہ کم کیا جاتا تا کہ ان کا بدن بھاگ دوڑ کے لئے سبک نکل آئے اور وہ میدان جنگ کی سختیوں اور بھوک پیاس کی مشقتوں کو برداشت کرنے کے اچھی طرح قابل ہو جائیں ظاہر ہے کہ گھوڑوں پر یہ عمل اس لئے نہیں کیا جاتا تھا کہ اس سے ان کی قوت کارکردگی کم ہو جائے بلکہ مقصود اس سے ان کی قوت کارکردگی کو زیادہ سے زیادہ بڑھانا ہوتا

تھا تا کہ وہ اپنے مقصد تخلیق کے لئے پوری طرح کارآمد ہو جائیں ایک پلے ہوئے گھوڑے پر اگرچہ اس ٹریننگ کا فوری اثر اچھا نہیں پڑتا وہ کمزور اور لاغر ہو جاتا ہے لیکن ٹریننگ دینے والے اس کے اس پائیدار اثر کو نگاہ میں رکھتے ہیں جو گھوڑے کو ہر سختی و نرمی کے برداشت کے قابل بنا دیتا ہے اور جس سے وہ تھان پر بندھے ہوئے ایک پر خور جانور کے بجائے میدان جنگ کا ایک سخت کوش اور جاں باز سپاہی بن جاتا ہے" (تدبر قرآن جلد ا ص ۲۲ ـ ۳۶۱)

خلاصہ کلام یہ کہ حدیث فنی اعتبار سے ضعیف ہے اس لئے اسے حدیث کی حیثیت سے بیان کرنے میں احتیاط برتنا چاہئے البتہ بات چونکہ درست ہے اس لئے اصولی حیثیت سے اس کے تذکرے میں حرج نہیں۔

فارغین جامعہ کے نام

عزیزان گرامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جامعۃ الفلاح آپ کی مادر علمی ہے اور اس کی شہرت اور نیک نامی آپ کا نصب العین ہونا چاہئے۔ لیکن اس وقت جامعہ جن حالات سے گذر رہا ہے اس پر غور فکر کرنے کے بعد مجلس شوریٰ کا جو احساس بنا ہے وہ درج ذیل ہے: "مجلس شوریٰ کو اس بات سے سخت صدمہ پہونچا کہ انجمن طلبہ قدیم اپنے بعض اندرونی اختلافات کی وجہ سے دو حصوں میں بٹ گئی ہے اور تنظیم طلبہ قدیم کے نام سے نئی تنظیم عمل میں آگئی ہے جو شوریٰ کے نزدیک نامناسب ہے۔ اگر کچھ شکایات تھیں تو انھیں باہم گفت وشنید کے ذریعہ اور جامعہ کے بزرگوں اور ذمہ داروں کی مدد سے دور کیا جا سکتا تھا، اب بھی ہماری یہ رائے ہے کہ دونوں طرف کے لوگ باہم مل کر بیٹھیں اور اتحاد واتفاق کا مظاہرہ کریں اور حسب سابق دین وملت اور جامعہ کی خدمت مل جل کر انجام دیتے رہیں۔"

والسلام

(ڈاکٹر) خلیل احمد

ناظم جامعۃ الفلاح بلریا گنج اعظم گڈھ یوپی

قاسم بن محمد بن ابوبکرؒ

ابو جلیس ندوی

اس کے دادا حضرت ابوبکر ہیں خلیفہ اول

اس کے نانا یزدگرد ہیں ایران کے آخری شہنشاہ

اس کی پھوپھی حضرت عائشہؓ ہیں ازواج مطہرات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ منظور نظر اور محبوب خاطر۔

اپنی اس خاندانی عظمت و بزرگی میں وہ ہمدوش اوج ثریا ہے اور صرف خاندانی فضل وشرف ہی میں نہیں، اپنے ذاتی اوصاف وکمالات میں بھی وہ آئینہ رخ مہتاب ہے۔

اس کی پیشانی تقویٰ، للّٰہیت اور اخلاص وانابت کی تجلیات سے شفق رنگ اس کی شخصیت علم وفضل کی متانت سے گلگوں پیرہن۔

اس کے عادات واطوار میں سنت مصطفیٰ کی پاکیزگی کا لوچ جمال

انداز رفتار وگفتار میں جلال شریعت کا پرتو

طرز معاشرت میں شاخ طوبیٰ کی نرمی ولطافت

آپ نے پہچانا؟

یہ کون ہیں؟

قاسم بن محمد حضرت ابوبکرؓ کے پوتے، اپنے دادا کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے جان نثار عاشق، دین کے شیدا، اسلام کے فداکار، اللہ کی رضا کے لئے اپنا سب کچھ نچھاور کر دینے والے، اللہ کی رحمت بھر بھر کے ان کو اپنی گود میں رکھے۔

آیئے ان کی زندگی کی کوچہ گردی کریں شاید ہمیں ہماری زندگی کے تاریک لمحے بھی اس آئینے کی چمک سے اجالوں کے کچھ خواب چن سکیں۔

حضرت عثمانؓ کی خلافت کا آخری دور تھا، جب قاسم بن محمد نے زندگی کی پہلی صبح

جین مت (۶)

انیس احمد فلاحی

ہندو دھرم پر جین مت کے اثرات ہندو دھرم اور بدھ مت پر جین مت نے بڑے اہم اثرات ڈالے ہیں جن کی مختصر تفصیل ہدیہ ناظرین کی جارہی ہے۔

(۱) بتوں کی پوجا اور مندروں کی تعمیر: ویدک عہد میں، قربانی، دان اور ریاضت ہی معرفت الٰہی کا ذریعہ تھی لیکن رفتہ رفتہ جین مت سے متاثر ہونے کی بنا پر ان چیزوں کی اہمیت کم ہوتی گئی اور ان کی جگہ بتوں کی پوجا کا رواج عام ہوگیا۔

(۲) اہنسا: ویدک عہد میں ہندو دھرم میں ہر طرح کے جانوروں کی قربانی حتی کہ گائے کی قربانی کرنا بھی نہ صرف جائز بلکہ خدا کو پہچاننے کا ذریعہ یا عین خدا مانا جاتا تھا بھاگوت گیتا میں ہے "میں ہی یدنیہ خوار ہوں۔ میں ہی سب کا مالک ہوں۔ یعنی یدنیہ خود خدا ہے یدنیہ تمام گناہوں سے نجات پانے کا ذریعہ ہے چنانچہ بھاگوت پران میں لکھا ہے کہ: نارائن نے تمام دنیا کو قتل کر ڈالنے کے گناہ سے محض گھوڑے کی قربانی کر کے نجات حاصل کرلی۔ اس کے علاوہ قربانی کا فائدہ یہ جتایا گیا ہے کہ اس سے تمام مرادیں پوری ہوتی ہیں اور بہشت ملتی ہے برہما نے انسان کی تخلیق کے ساتھ ساتھ یدنیہ کو پیدا کیا تھا اور پھر اسے مخاطب کر کے کہا تھا:

"لو یہ قربانی تمھاری سب مرادیں پوری کرنے والی ہے یدنیہ کرو اور پھولو پھلو"

عام جانوروں کے مقابلے میں گائے کی قربانی اور اس کے گوشت کھانے کا زیادہ رواج تھا انتی دیو راجہ کے باورچی خانہ میں روزانہ دو ہزار گائیں کٹتی تھیں اس نے اپنی زندگی میں اتنی گائیں کاٹیں کہ ان کے خون سے ایک ندی بہہ گئی جس کا نام "چرمن وتی" رکھا گیا اور وہ بے حد متبرک سمجھی گئی حتی کہ اسے گنگا کا مرتبہ دیا گیا کالی داس نے ان ہی قربانیوں کی وجہ سے انتی دیو کی بہت تعریف کی ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے کہ:

"تم بھی آگے بڑھنا اور انتی دیو کی اس بڑی نیک نامی کی عزت میں سر جھکا دینا جو گائے کی قربانی کرنے کی وجہ سے دنیا میں پھیلی اور اب بھی بہتی ہوئی ندی "چرمن ندی" کی صورت میں موجود ہے۔"

والمیکی مہاراج کے آشرم میں وششٹھ مہاراج آن کر اترے تو والمیکی نے ان کی ضیافت میں گائے ذبح کی اس پر ان کے ایک شاگرد ونڈانیہ نے اعتراض کیا تو ایک دوسرے شاگرد "سوگھاگی" نے اس کو دھرم شاستر کا یہ حکم پڑھ کر سنایا کہ:

"معزز مہمان کے لئے مدھو پرک کے ساتھ جوان گائے کا گوشت ضرور ہونا چاہئے" رامائن میں لکھا ہے کہ: رام مہاراج نے متواتر شومیدھ اور واجپی نامی قربانیاں کیں جن میں بہت دولت خرچ کی۔ ان کے علاوہ گشومہ اور گوسو (گائے کی قربانی) بھی کی اور اس میں بہت دولت لٹائی خود سری کرشن کے متعلق ثابت ہے کہ ایک مرتبہ ایک بیل نے ان پر حملہ کیا تو انھوں نے اسے پچھاڑ کر اس کا سینگ نکال لیا اور اسی سے اس کو مار ڈالا۔

وید پرست آریوں کے ہاں قربانی گاؤ کی اتنی عظمت تھی کہ وہ بڑے سے بڑے ثواب کے کام کو گائے کی قربانی سے تشبیہ دیتے تھے انو پروہ میں لکھا ہے کہ: "جو کوئی آٹھویں دن خشکہ (بھات) کھا کر ایک سال گذار دے اس کو گائے کی قربانی کے برابر ثواب ملتا ہے۔"

یودھشٹر نے بھیشم سے پوچھا کہ بزرگوں کے شرادھ (یعنی فاتحہ) میں کون سا کھانا ایسا ہے جس کا ثواب جاری رہتا ہے جواب میں اس نے بہت سے کھانوں اور گوشتوں کی تفصیل بتائی اور اس میں گائے کے گوشت کا ثواب ایک سال بتایا منو نے بھی اپنی دھرم شاستر میں "گئوماس" کا ثواب ایک سال بتایا ہے دوسرے جانوروں کے مقابلے میں گائے کے گوشت کی فضیلت "منو" کے اس قول سے بھی معلوم ہوتی ہے۔

"گائے کے گوشت" دودھ اور دودھ کی تیار کی ہوئی چیزوں کا ثواب ایک برس رہتا ہے۔

قربانی گاؤ اور اس کے گوشت کی حلت کے متعلق مذکورہ بالا تفصیلات واحکام کے باوجود بھی ہندو دھرم جین مت کے "جیو ہتیا سے پرہیز کے اصول سے کافی متاثر ہوا اور رفتہ رفتہ اس اصول کا اتنا اثر بڑھا کہ قربانی سے احتراز گوشت کھانے کو ناجائز اور گائے کے ذبح کرنے کو قطعا حرام سمجھا جانے لگا اور ہندو دانشوروں اور مفکرین نے اسے مزید تقویت

پہنچائی تا کہ اس رابطہ کے ذریعہ ہندو فرقوں کو باہم مربوط کر کے ایک قوم بنایا جا سکے کیوں کہ اس کے علاوہ ان کے پاس کوئی اور بنیاد نہ تھی جس پر ان کا اتفاق ہو سکتا۔

(۳) عقیدہ آواگون: ویدوں میں جنت اور دوزخ کا صاف وصریح تذکرہ پایا جاتا ہے۔

رگ وید میں ہے: ''سورج کے حصول کے لئے جدوجہد کرو تا کہ آگ کی قدر و منزلت کو پہچان سکو۔ یقیناً ہمارے تمام ہی رسول، بھرت، بکو، اور مات رشو، دونوں زندگی پر یقین رکھتے تھے'' (۱/۱۱/۶۰/۱۰)

رگ وید ہی میں ایک دوسرے جگہ ہے: ''جب میں تم لوگوں کو ابدی کھانا کھانے کی اجازت دوں تو اے اگنی تو ان لوگوں میں شامل ہو جانا جو ابدی اور لازوال زندگی کے حصول کے لئے سرگرداں رہتے ہیں (۱/۹/۴۴/۵)

آخرت کا یہ تصور بتدریج ذہنوں سے مٹتا گیا اور اس کی جگہ پنر جنم کے عقیدے نے لے لی جو جین مت کا بنیادی عقیدہ ہے۔

(۴) رہبانیت: ہندو مذہب میں انسانی زندگی کے چار مراحل بتائے گئے ہیں جس میں سب سے افضل دور گرہست آشرم ہے منوسمرتی میں ہے ''گرہست آشرم کا عہد تمام ادوار سے افضل ہے۔ (باب ۳/۷۸)

رہا جین مت تو اس میں سنیاس کی زندگی کی بڑی ہی فضیلت واہمیت بیان کی گئی ہے جس سے ہندو اور بودھ راہب کافی متاثر ہوئے اور عائلی زندگی کے مقابلہ میں رہبانیت کو ترجیح دینے لگے۔

(۵) عریانیت: ہندو دھرم اور بدھ مت کی اصل کتابوں میں عریانیت کا کوئی تصور نہیں پایا جاتا ہے البتہ جین مت میں دنیا کے تمام علائق حتی کہ کپڑوں سے بھی رشتہ کاٹے بغیر پنر جنم سے نجات ممکن نہیں دگامبری اپنے سادھوؤں کے لئے کپڑے کے استعمال کو حرام سمجھتے ہیں رفتہ رفتہ دگامبری سادھوؤں سے متاثر ہونے کی بنا پر ہندی سماج میں عریانیت کو زہد و تقوی کی علامت اور کپڑوں کے استعمال کو دنیاداری سمجھا جانے لگا۔

یہ وہ اہم اثرات ہیں جو جین مت نے ہندی الاصل مذاہب پر ڈالے ہیں۔

مولانا داؤد اکبر اصلاحیؒ (۲)

(اخلاق وعادات اور علمی خدمات)

محمد عارف عمری
رفیق، دار المصنفین، اعظم گڑھ

مولانا داؤد اکبر اصلاحیؒ نہایت سادہ اور متواضع زندگی بسر کرتے تھے فقط دو جوڑے کپڑے مارکین کے ان کے ہوتے تھے جو گھر میں سلے جاتے اور وہ خود اپنے ہاتھ سے دھل کر ان کو پہنتے تھے، کبھی کسی سے کسی قسم کی خدمت لینا گوارا نہیں کرتے اور اسی کی تعلیم اپنے عزیزوں اور خوردوں کو بھی دیتے تھے۔

غیرت واستغنا ءان کی طبیعت ثانیہ تھی، وہ کہا کرتے تھے کہ وہ آدمی کیا جس کی مالی حالت کا اظہار اس کے ظاہری لباس و پوشاک سے ہو، راقم الحروف کو زمانہ طالب علمی میں کچھ شوخ اور جدید کپڑوں کے استعمال کا شوق ہوا تو اس پر آزردگی ظاہر کی اور نصیحتیں کیں اتفاق سے ایک مرتبہ ان کی ملاقات کے لئے برادرم مولانا محمد طاہر صاحب عمری مدنی جو میرے عزیز اور تقریباً میرے ہم عمر ہیں تشریف لائے ان کی سادگی سے بہت متاثر ہوئے چنانچہ ایک خط میں مجھ کو سادگی اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہوئے لکھا کہ مولوی محمد طاہر صاحب کی سادگی مجھ کو پسند آئی تم کو بھی ویسی ہی سادگی اختیار کرنی چاہئے۔

ان کو اپنے اعزہ واقربا سے بڑی محبت تھی، وہ صلہ رحمی کا پورا حق ادا کرتے تھے ان کے والد کا اصل وطن موضع آنوک تھا جہاں سے بچپن میں وہ اپنے نانیہال بھورا گئے تھے، اور یہیں رہ بس گئے مولانا داؤد اکبر اصلاحی گاہے بگاہے آنوک اور اس سے متصل ان مواضعات میں جہاں ان کے دادھیالی رشتہ کے لوگ رہتے تھے تشریف لے جاتے تھے اور ان سے ملاقاتیں کرتے تھے۔

وہ بزرگوں کا احترام اور خوردوں پر شفقت ومحبت کی اسلامی تعلیم کا عمدہ نمونہ تھے، کسی کا نام بگاڑ کر لینا پسند نہیں کرتے تھے، اگر کوئی اپنے عرف سے مشہور ہوتا جس میں کسی حد تک

بھی ذم کا پہلو ہوتا تو کبھی اس کا یہ نام نہ پکارتے، ان کے پڑوس میں ایک صاحب رہتے تھے جن کا اصل نام عطاؤ اللہ تھا مگر پورے گاؤں میں ان کی عرفیت ننّی مشہور تھی، مولانا ہمیشہ ان کو عطاؤ اللہ ہی کہتے تھے جس کی بنا پر بعض دفعہ خود عطاؤ اللہ کے گھر والے پریشان ہوجاتے کہ مولانا نے کس کو یاد کیا ہے۔ اپنے اعزہ کی تربیت سے کبھی تغافل نہیں برتتے، اگر کسی غلط بات کی اطلاع ملتی تو نہایت رنجیدہ ہوتے، مجھ کو یاد ہے کہ میں بہت چھوٹا تھا اور ایک مرتبہ ان کی معیت میں اپنے گاؤں شیخوپور آیا ہوا تھا، اتفاق سے شب میں گاؤں کے ایک حصہ میں کچھ لہو و لعب کا مشغلہ تھا میں بھی اپنے ہم عمروں کے ساتھ تماشا دیکھنے چلا گیا، صبح کو مولانا کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس قدر ناراض ہوئے کہ چائے وغیرہ لئے بغیر فوراً وہاں سے چل دئے۔ میں رات کا جگا ہوا بے خبر سو رہا تھا جب اٹھا اور مجھ کو یہ معلوم ہوا تو اپنے فعل پر سخت ندامت ہوئی، اور میں اللہ رب العزت کا شکر ادا کرتا ہوں کہ گھر والوں کے اصرار کے باوجود میں نے بھی کچھ کھائے پئے بغیر ان کے نقش قدم کا تتبع کیا اور بمو رپہونچ کر ان سے معافی مانگی۔

ایک مرتبہ تلاوت کرتے ہوئے مجھ سے کچھ غلطیاں ہوئیں تو حکم دیا کہ روزانہ فجر کی نماز کے بعد باواز بلند تلاوت کیا کرو چنانچہ کچھ دنوں یہ معمول ہوگیا کہ نماز فجر کے بعد وہ حسب معمول دروازہ پر جھاڑو لگاتے اور میں بلند آواز سے تلاوت کرتا اور تقریباً پورا قرآن مجید انہوں نے اس طرح سنا۔

استغناء اور بے نیازی کا یہ حال تھا کہ جس زمانہ میں چک بندی ہوئی اس وقت بالعموم لوگوں کو یہ فکر لاحق ہوتی ہے کہ ان کو مناسب مقام پر کھیت ملے مگر انہوں نے کبھی بھی اس جگہ جانا پسند نہیں کیا جہاں چک بندی کے افسران مقیم تھے ایک مرتبہ خود ایک افسر نے حیرت سے کہا کہ یہ کون صاحب ہیں جو روزانہ ادھر سے گذرتے تو ہیں مگر کبھی میرے ہاں نہیں آئے گاؤں کے لوگوں نے بتایا کہ وہ آپ کے پاس آنے اور سفارش کرنے کا مزاج نہیں رکھتے چنانچہ اس قدر متاثر ہوئے کہ اس نے لوگوں سے کہا کہ ان سے کہہ دیجئے کہ بس ایک مرتبہ آکر صرف یہ اشارہ کردیں کہ ان کو کہاں کھیت مطلوب ہے میں وہی کھیت ان کے نام کردوں گا لوگوں نے یہ اطلاع ان تک پہونچائی مگر وہ اس کے لئے بھی آمادہ نہیں ہوئے چنانچہ اس افسر نے سب سے عمدہ کھیت ان کے نام کیا۔

مولانا داؤد اکبر اصلاحیؒ کو مولانا حمید الدین فراہیؒ سے غیر معمولی عقیدت و محبت تھی انہوں نے ان کو طالب علمی کے زمانہ میں صرف دیکھا تھا ان سے استفادہ کا موقع ان کو نہیں ملا تھا مگر محبت کا یہ عالم تھا کہ ان کے خلاف کوئی بات سننا گوارا نہیں کرتے تھے، کبھی کبھی چھیڑ خانی کے لئے ان پر کوئی تبصرہ کیا جاتا تو ناراض ہوجاتے تھے، ایک مرتبہ راقم الحروف کے والد نے زمانہ طالب علمی میں ایک شیروانی سلوادی، ایک مرتبہ میں نے اس کو لنگی کے اوپر پہن لیا مولانا نے یہ منظر دیکھا تو بہت محظوظ ہوئے اور مسکرا کر کہا کہ مولانا فراہی نے بھی اس طرح شیروانی پہنی ہے۔

اسی طرح مدرسۃ الاصلاح سے ان کو جذباتی تعلق تھا اس کا ذکر جب چھڑ جاتا تو گفتگو کئے چلے جاتے، مدرسہ کے بہت سے واقعات بیان کرتے اور خاص طور پر وہ واقعات تفصیل سے بیان کرتے جن میں کوئی عبرت یا نصیحت کا سبق ہو۔ ایک مرتبہ کہنے لگے کہ ایک زمانہ میں میں دارالاقامہ کا نگراں تھا ایک صاحب تشریف لائے اور انہوں نے مجھ کو دو جوڑے کپڑے دئے کہ ان کو کسی غریب طالب علم کو دے دیں کہنے لگے کہ اس وقت مدرسۃ الاصلاح میں غیرت و استغنا کا ماحول تھا اس کے سبب سے میں سخت آزمائش میں پڑ گیا، کافی ہمت کر کے کئی روز کے بعد ایک طالب علم کو جو بعض اساتذہ کے کپڑے بالعموم دھل دیا کرتا تھا اپنے کمرہ میں بلایا اور اس کو وہ کپڑے پیش کئے، وہ طالب علم فرط غیرت سے رونے لگا اور اس نے کہا کہ مولانا میں اپنے اساتذہ کی خدمت بربنائے محبت کرتا ہوں محتاج نہیں ہوں مولانا فرماتے تھے کہ میں نے اس سے بہت معافی مانگی، کچھ دنوں بعد وہ صاحب جنہوں نے کپڑے دئے تھے تشریف لائے تو انہوں نے ان کو کپڑے واپس کر دئے اور کہا کہ ہمارے مدرسہ میں اس کا کوئی مستحق نہیں ہے۔

اسی زمانہ کا ایک اور دلچسپ واقعہ وہ اکثر سناتے تھے کہ اپنی نگرانی کے زمانہ میں انہوں نے یہ ماحول بنایا تھا کہ کوئی طالب علم بیڑی سگریٹ وغیرہ کا استعمال نہ کرے۔ کچھ دنوں بعد ان کو یہ اطلاع ملی کہ پورا دارالاقامہ اس لعنت سے پاک ہے، البتہ ایک طالب علم اس میں مبتلا ہے تحقیق حال کی تو معلوم ہوا کہ وہ دارالاقامہ کے باہر جاکر ایک درخت پر چڑھتا ہے اور اس پر بیٹھ کر بیڑی پیتا ہے اس سے ان کو اندازہ ہوگیا کہ اس کی عادت پختہ

ہو چکی ہے اس لئے انہوں نے اس سے صرف نظر کیا۔

اپنے اساتذہ میں ان کو متعدد حیثیتوں سے مولانا شبلی متکلم سے بے پناہ عقیدت و محبت تھی، مدرسۃ الاصلاح پر ان کی دل آزاری ہوئی اس کا ذکر جب بھی آجاتا تو بے قابو ہو جاتے اور فرط جوش و غضب سے ان کا بدن کانپنے لگتا۔

مولانا داؤد اکبر اصلاحیؒ کے کئی لڑکے بچپن میں فوت ہو گئے مگر وہ رضائے الٰہی کے سامنے سر بسجود رہے، ان حالات میں ان کی نیک بخت اہلیہ نے صبر و استقامت کا ثبوت فراہم کیا ان کی تیمارداری کے سارے فرائض انہی نے انجام دیے، اور مولانا کی تعلیمی یکسوئی پر حرف نہیں آنے دیا ایک بچے کی وفات کی اطلاع کے بعد وہ مدرسۃ الاصلاح سے گھر آئے اور اس کی تجہیز و تکفین میں شامل ہوئے۔

مولانا داؤد اکبر اصلاحیؒ عام طور پر پیدل چلنے کے عادی تھے وہ قدموں کو اس طرح رکھتے کہ ان سے چاپ کی آواز سنائی نہیں دیتی تھی مگر وہ بہت تیز رفتاری سے چلتے تھے اور میلوں کا سفر پا پیادہ طے کرتے تھے کبھی ان سے سواری کے لئے اصرار کیا جاتا تو اس پر بیٹھ بھی جاتے تھے، ایک مرتبہ کہنے لگے کہ بعض بزرگ ننگے پاؤں اور سخت دھوپ میں چلنے کی عادت ڈالتے تھے تاکہ جہاد کی عملی مشق رہے، اس لئے محنت کی عادت ڈالنی چاہئے۔

مولانا داؤد اکبر اصلاحیؒ نے سماجی اور ملی خدمات بھی انجام دیں۔ وہ مدۃ العمر اپنے گاؤں میں نماز جمعہ کے امام رہے ان سے پہلے ان کے استاد مولانا امین احسن اصلاحی مرحوم اس خدمت کو انجام دیتے تھے، ان کے پاکستان چلے جانے کے بعد مولانا داؤد اکبر اصلاحیؒ نے نہایت خوبی کے ساتھ اس خلا کو پر کیا وہ گاؤں کے مسائل کو بھی صلح و آشتی سے سلجھاتے اور ان کی ذات سب کے لئے یکساں طور پر معزز اور محترم تھی۔

انہوں نے اپنے دوستوں کی مدد سے اپنے گاؤں میں ایک بیت المال قائم کیا زکوٰۃ و صدقات کی رقمیں اور عشر کا غلہ ایک جگہ اکٹھا کرواتے اور گاؤں کے مستحقین تک اس کو پہونچانے کا نظم کرتے اور باہر کے مسافر سفراء اور حاجت مندوں کی اس سے اعانت کرتے۔ اس اہم کام میں انکے رفیق خاص مولانا محمد انیس اصلاحیؒ مرحوم رہتے جو گاؤں کے مکتب میں معلم ہونے اور اپنا مطب کرنے کی وجہ سے ہمہ وقت گاؤں میں موجود رہتے تھے۔

مسلمانوں کی معاشرتی اصلاح کے لئے فکر مند رہتے انفرادی طور پر اس کے لئے کوشاں رہتے اور جب بھی کوئی اجتماعیت پیدا ہوتی تو پورے خلوص اور لگن کے ساتھ اس کا تعاون کرتے مختلف گاؤں کا دورہ کرتے، اور اکثر جمعہ کے دن کا انتخاب کرتے تاکہ گاؤں کے زیادہ تر لوگوں سے مخاطب ہونے کا موقع مل سکے، اس میں بھی اس بات کا اہتمام کرتے کہ اگر اس گاؤں میں اردو میں خطبہ ہوتا ہے تب تو وہ اردو میں خطبہ دیتے اور یہی ان کے اپنے گاؤں میں معمول تھا اور اگر اس کے بجائے کہیں عربی میں خطبہ پر اصرار ہوتا تو اپنی بات جمعہ سے قبل یا جمعہ کے بعد رکھتے۔

ایک مرتبہ جماعت اسلامی ہند کے کچھ بزرگوں نے شادی بیاہ کی غلط رسموں کے خلاف ایک اصلاحی تحریک چلائی تو جی جان سے اس کے ساتھ ہو گئے اور اس تحریک کے اغراض و مقاصد کے تعارف کے لئے گاؤں گاؤں پیدل جاتے اور وعظ کہتے اور اس نوعیت کے پروگرام میں ان کے مصاحب خاص ڈاکٹر محمد اسلام مجھوری (رکن جماعت اسلامی) ہوا کرتے تھے آج اسی تحریک کی بدولت ہمارے علاقہ میں دن دن کی بارات کا رواج عام ہوا ورنہ اس سے پہلے بارات شام کو جا کر دوسرے دن لوٹتی تھی اور میزبان کو کم از کم تین وقت ضیافت کا بوجھ اٹھانا پڑتا تھا اس کے علاوہ بھی بہت سی اصلاحات ہوئیں اسی زمانہ میں انہوں نے راقم الحروف کا نکاح کیا اور تحریک کے اصول و ضوابط کے موافق اس تقریب کو انجام دیا اور خطبۂ نکاح کے بعد ایک مفصل تقریر بھی کی۔

مولانا داؤد اکبر اصلاحیؒ مسلکی رواداری کے نہ صرف قائل بلکہ اس کے علمبردار بھی تھے اور اسی سبب سے ان کی موجودگی تک ان کے گاؤں میں کوئی قابل ذکر مسلکی تنازعہ نہیں پیدا ہوا اگر کچھ صورت حال ایسی پیدا ہو جاتی تو وہ ہر مسلک کی رعایت کرتے ہوئے حکیمانہ فیصلہ کرتے اور سب کو راضی و مطمئن رکھتے، ان کے گاؤں کے ایک اہل حدیث عالم جو بسلسلہ ملازمت اکثر و بیشتر باہر رہا کرتے تھے جب بھی گاؤں آتے تو خطبہ جمعہ کے لئے ان کو آگے بڑھاتے تھے افسوس کہ یہ لطف و مدارات اور مسلکی رواداری کی فضا بعد کے لوگوں نے برقرار نہیں رکھی جس کے باعث اس گاؤں میں مسلکی فرقہ واریت کا ماحول بنا اور بالآخر دو مسجدوں میں جمعہ ہونے لگا۔

مولانا داؤد اکبر اصلاحیؒ نے مسلکی رواداری کا یہ سبق اپنی مادر علمی مدرسۃ الاصلاح سے حاصل کیا تھا جس کے وسعت فکر ونظر کی مثال میں وہ اکثر یہ بات کہا کرتے تھے کہ اس درس گاہ میں اہل سنت کے مختلف فرقوں کے ساتھ بوہرہ فرقہ کے طلبہ بھی زیر تعلیم رہ چکے ہیں جن میں ایک اہم شخصیت ڈاکٹر محمد حسن مبارک پوری کی ہے جو فرقہ بوہرہ کے زبردست عالم تھے اور مدتوں پاکستان اور قاہرہ میں مقیم رہے انہوں نے ایک مرتبہ اپنی جماعت کے پیشوا برہان الامین ربانی کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تھا اور بڑی حد تک اس میں وہ کامیاب بھی ہو گئے تھے اس دوران وہ کچھ دنوں بمبئی بھی آکر رہے اور باقاعدہ اپنا ایک دفتر قائم کیا تھا راقم الحروف کو اس موقع پر ان سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہے۔

مولانا داؤد اکبر اصلاحیؒ شجاعت کے وصف سے بھی متصف تھے ایک دفعہ ان کے ایام شباب میں ان کے گاؤں اور اس کے قرب وجوار کے غیر مسلم مواضعات کے درمیان تنازعہ ہوا اور ایسا محسوس ہونے لگا کہ وہ لوگ گاؤں پر حملہ آور ہو جائیں گے اس وقت یہ بھی عمامہ باندھ کر گاؤں کے نوجوانوں کے ساتھ مستعد ہو گئے۔

ان کی طبیعت میں سادگی ضرور تھی مگر خشکی نہیں تھی، بعض اوقات بڑی ظریفانہ باتیں کرتے مدرسۃ الاصلاح اور اس کے مکتبہ فکر کے علماء کے بارے میں بالعموم یہ بات کہی جاتی ہے کہ وہ خلوص اور اخلاص کے حامل نہیں ہوتے، اور یہ بات عام طور پر طبقہ دیوبند اور حلقہ تصوف کی جانب سے دہرائی جاتی ہے اس پر مولانا داؤد اکبر اصلاحیؒ نے یہ ظریفانہ تبصرہ کیا کہ ”اس کا اندازہ تو ہمارے اور ان کے جسموں سے کیا جا سکتا ہے“ دراصل مدرسۃ الاصلاح کے فضلاء عموماً نحیف ونزار ہوتے ہیں اور اس کے بالمقابل ان پر عدم خلوص کی پھبتی کسنے والے عام طور پر جسیم وشحیم اور فربہ بدن دکھائی دیتے ہیں تاہم وہ حلقہ تصوف میں مولانا شاہ وصی اللہ فتح پوری کے مداح ومعترف تھے اور مولانا فتح پوریؒ بھی ان سے بڑی محبت رکھتے تھے گاہے بگاہے ان دونوں بزرگوں کی ملاقاتیں بھی ہوا کرتی تھیں اسی طرح ۱۹۳۶ء میں علامہ شبلی نعمانیؒ اور مولانا حمید الدین فراہیؒ کی تکفیر کی مہم جو بعض حضرات نے چلائی تھی اس کی تحقیق حال کے لئے مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نے مدرسۃ الاصلاح کا جو سفر کیا اور اس کی مدافعت کے لئے سینہ سپر ہوئے اس سے بھی بے حد متاثر تھے۔

خطبہ جمعہ

انما المومنون اخوة

اسلام کا رشتہ خون کے رشتہ سے زیادہ قیمتی ہے

مولانا جلال الدین انصر صاحب عمری
شیخ الجامعہ ونائب امیر جماعت اسلامی ہند

بعد حمد وصلوٰۃ.................................اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم

”انما المومنون إخوة فاصلحو ابين اخويكم فاتقوا الله لعلكم ترحمون“

بزرگو اور بھائیو! اسلام ہمارے لئے سب سے بڑی دولت ہے اس سے بڑی دولت کا تصور نہیں کیا جا سکتا اگر ساری دنیا ہمارے ہاتھ سے چھن جائے اور یہ دولت نہ لٹے، محفوظ رہے تو ہم دنیا کے خوش قسمت انسان ہوں گے اور اگر ساری دنیا ہمیں مل جائے اور ہم میں کا ہر شخص بادشاہ وقت بن جائے بڑی جائداد ہو جائے، بینک بیلنس ہو جائے لیکن اسلام نعوذ باللہ نعوذ باللہ نعوذ باللہ اس کے ہاتھ سے نکل جائے تو وہ دنیا کا بد قسمت بد بخت اور بد ترین انسان ہے۔

اسلام لانے کے بعد اللہ کے ہم پر کیا احسانات ہوتے ہیں ان سب کا ذکر اس وقت نہیں کیا جا سکتا صرف ایک بات کی طرف توجہ دلانی مقصود ہے اللہ نے فرمایا اسلام لانے کے بعد ایمان کے دائرے میں آنے کے بعد مسلمان باہم بھائی بن جاتے ہیں تمام اہل ایمان کے بھائی ہو جاتے ہیں دنیا صرف اس بات کو جانتی تھی کہ خونی رشتے کے ذریعہ آدمی بھائی بنتا ہے ایک ماں باپ ہو تو آدمی بھائی ہوتا ہے خاندانی تعلق ہو تو بھائی ہوتا ہے، لیکن اسلام نے کہا کہ اگر تمہارے درمیان ایمان مشترک ہے تو تم بھائی ہو فرمایا انما المومنون اخوة سارے اہل ایمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہماری تمام بیماریوں کا علاج بتا دیا گیا ہے فرمایا بھائیوں کے درمیان بھی جھگڑے ہو جاتے ہیں اختلافات پیدا ہو جاتے ہیں مسائل کھڑے ہو جاتے ہیں فاصلحوا بین اخویکم تمہارے دو بھائیوں کے درمیان اگر جھگڑا پیدا ہو جائے، لین دین کا جھگڑا ہوگا، معاملات کا جھگڑا ہوگا کبھی چرب زبانی ہوگی کبھی بدزبانی ہو جائے گی پھر بھی وہ تمہارے بھائی ہیں لڑنے والے تمہارے بھائی ہیں کہا فاصلحوا بین اخویکم اپنے ان بھائیوں کے درمیان صلح صفائی کراؤ اور آگے کہا اگر کوئی ظلم زیادتی پر اتر آئے تو ظالم کا ہاتھ پکڑ لو، اسے ظلم نہ کرنے دو، نبی کریم ﷺ نے فرمایا "انصر اخاك ظالما او مظلوما" (بخاری) تمہارا بھائی چاہے ظالم چاہے مظلوم ہو اس کی مدد کرو۔

صحابہ کرام نے دریافت فرمایا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ بات تو ہماری سمجھ میں آ رہی ہے کہ مظلوم ہے تو اس کی مدد ضرور کریں لیکن اگر ظالم ہے تو اس کی کیا مدد کریں اور کیوں کر مدد کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ظالم کا ہاتھ پکڑ لو، اسے ظلم کرنے نہ دو۔

اس آیت میں بھی یہی بتایا گیا تم اپنے اختلافات کو دو بھائیوں کے اختلافات سمجھو اسے پہنچنے نہ دو، شریف لوگ اگر لڑتے بھی ہیں تو کوشش کرتے ہیں کہ گھر کے دیوار سے باہر آواز نہ پہونچے، کسی کی آواز بلند ہوتی ہے تو کہتے ہیں ارے خاموش خاموش آواز باہر جا رہی ہے۔ فرمایا یہ تمہارے بھائیوں کا معاملہ ہے تمہارے جھگڑے باہر نہ جائیں تمہارے گھر کے اندر رہیں یہاں اسے حل کر و مزید کہا گیا ظالم اگر ہے تو اسے ظلم کرنے نہ دو اور جس کا حق ہے اس کا ساتھ دو۔ اور اس راستے میں اگر کوئی تکلیف آئے تو اسے برداشت کرو۔ یہ نہ ہو کہ ظلم ہو رہا ہے اور تماشائی بنے بیٹھے رہو اور اگر کوئی مظلوم ہے تو وہ محسوس کرے کہ اس دنیا میں کوئی ہماری فریاد سننے والا نہیں ہے۔ لہذا باہمی نزاع کو گھر کا جھگڑا سمجھ کر اسے دور کرو ان کے درمیان صلح صفائی کرو اللہ سے ڈرتے رہو اگر یہ رویہ تم نے اختیار کیا تو توقع ہے کہ اللہ کی رحمت تم پر نازل ہوگی تم نے مظلوم کا ساتھ دیا ظالم کا ساتھ نہیں دیا اور اپنے جھگڑوں کو گھر کے جھگڑے سمجھ کر، بھائیوں کے جھگڑے سمجھ کر دور کیا تو اللہ کی رحمتیں نازل ہوں گی گویا یہ ترکیب بتائی کہ مسلمانوں پر اللہ کی رحمتیں کب اور کیسے نازل ہوتی ہیں باہم اتحاد و اتفاق کے ساتھ رہو

تو اللہ کی رحمتیں نازل ہوں گی جہاں یہ ہدایات دی گئیں اس سے پہلے والی سورۃ فتح میں بتایا گیا کہ اللہ کا یہ دین غالب ہونے کے لئے آیا ہے اسے غالب ہونا ہے هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله و كفى بالله شهيدا

فرمایا یہ دین حق اس لئے بھیجا ہے تاکہ تمام دینوں پر یہ دین غالب آ جائے اور اللہ کے کہنے کے بعد کسی کے کہنے کی کیا ضرورت۔ اللہ کہہ رہا ہے کہ اس دین کو غالب آنا ہے اور غالب آ کر رہے گا اس کی گواہی کے بعد کسی اور کی گواہی کی کیا ضرورت ہے اس کے فیصلے کے بعد کسی اور کے فیصلے کی کیا ضرورت ہے لیکن شرط یہ ہے کہ تمہارے اندر وہ خوبیاں پیدا ہوں اور وہ خوبیاں اس سورہ میں بیان کی گئی ہیں کہ تمہارے اندر کیا خوبیاں ہونی چاہئیں۔ تمہاری سوسائٹی کیسی بنی چاہئے اور تمہارے اندر کیا اوصاف ہونا چاہئے تب اللہ کا دین غالب ہوگا، ان میں ایک بات یہ بتائی گئی کہ تم بھائی بھائی بن کر رہو اور تمہارے اختلافات تمہارے ہی درمیان حل ہوں یہ نہیں کہا کہ عدالت میں جاؤ بلکہ کہا کہ تم خود صلح کراؤ یہ تمہاری ذمہ داری ہے ظالم کو روکو مظلوم کی تائید کرو تمہاری تائید کی وجہ سے کمزور اپنے آپ کو طاقت ور محسوس کرے گا اور ظالم یہ محسوس کرے گا کہ یہ تنہا پڑ رہا ہوں کوئی میرا پوچھنے والا نہیں حضرت ابوبکرؓ کو جب خلیفہ بنایا گیا تو پہلی تقریر جو انہوں نے کی تو کہا کہ "یاد رکھو تم میں جو طاقت ور ہے وہ میرے نزدیک کمزور ثابت ہوگا اگر اس نے کسی پر کوئی ظلم کیا ہے جب تک میں اس کے ہاتھ سے اس کا حق چھین نہ لوں اور حق دار کو نہ دلا دوں اور اگر کوئی کمزور ہے اور کوئی مظلوم ہے تو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ میں اس کے ساتھ ہوں وہ میرے نزدیک طاقتور ہے جب تک کہ اسے اس کا حق نہ مل جائے" گویا فرمایا کہ تم میں جو کمزور ہے وہ یہ محسوس کرے کہ ریاست کی طاقت اس کے ساتھ ہے اسلامی سوسائٹی کی طاقت اس کے ساتھ ہے۔ وہ کمزور نہیں ہے اور اس کا حق اس کو مل کر رہے گا اور جو طاقتور ہے وہ محسوس کرے کہ وہ طاقت والا نہیں ہے وہ ایسا نہیں ہے کہ دوسروں کو دبا دے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا "ترى المومنين في تراحمهم و توادهم و تعاطفهم كمثل الجسد الواحد" تم اہل ایمان کو دیکھو گے آپس میں ان کی محبت، ان

کے قلبی تعلقات اور ایک دوسرے پر شفقت کو ایک جسم کی کیفیت مانند اگر کسی حصے کو تکلیف پہونچتی ہے تو سارا جسم بے چین ہو جاتا ہے۔ اس مثال میں بڑی گہری بات بتائی گئی ہے انسان کے جسم میں مختلف اعضاء ہیں دماغ ہے، دل ہے، معدہ ہے، جگر ہے، ہاتھ پیر ہے انگلیاں ہیں، ان میں سے ہر ایک کا کام الگ ہے کسی کی اہمیت بہت زیادہ ہوگی کسی کی بہت کم ہوگی کوئی چھوٹا ہوگا کوئی بڑا ہوگا لیکن آدمی ان میں سے کسی کے بارے میں یہ نہیں سوچتا کہ یہ میرے جسم سے الگ حصہ ہے اس پر کوئی بھی مصیبت آجائے مجھے کیا مطلب جسم کے ایک انگلی میں بھی تکلیف پہنچتی ہے تو آدمی فکر مند ہوتا ہے کہ یہ میری انگلی ہے چاہے وہ چھوٹی انگلی کیوں نہ ہو کہ اس کی تکلیف دور ہونی چاہئے مطلب یہ ہے کہ تمھارے درمیان صلاحیتوں کے لحاظ سے فرق ہوگا مال و دولت کے لحاظ سے فرق ہوگا عزتوں کے لحاظ سے اور احترام کے لحاظ سے فرق ہوگا علم و فضل کے لحاظ سے فرق ہوگا سماج کے برتاؤ کے لحاظ سے فرق ہوگا لیکن سب جسم کا حصہ ہیں جس طرح جسم کے کسی حصے کو تکلیف پہنچے پورا جسم متوجہ ہو جاتا ہے اور فکر مند ہوتا ہے کہ جلد یہ تکلیف دور ہو جانی چاہئے اسی طرح اس کے اندر کہیں کسی ایک فرد کو بھی کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس تکلیف کو دور کرنے کے لئے ہمیں کوشش کرنی پڑے گی ایک اور حدیث میں نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں المسلم اخو المسلم مسلمان مسلمان کا بھائی ہے ایسے قیمتی الفاظ ہیں کہ ہیرے جواہر سے تولے جاسکتے ہیں لا یظلمه اس پر وہ ظلم نہیں کرتا کسی قسم کا ظلم نہیں کرتا نہ اس کی جان پر، نہ مال پر نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کل المسلم علی المسلم حرام دمه وماله و عرضه ایک مسلمان کی ہر چیز دوسرے مسلمان پر حرام ہے اس کی جان بھی اس کا مال بھی اس کی عزت بھی۔

پچھلی حدیث میں مزید فرمایا گیا ولا یسلمه اور کسی دشمن کے حوالے اسے نہیں کرتا کہ وہ اس پر ظلم کرے۔ مر رہا ہے مرنے دو، پٹ رہا ہے پٹنے دو، مصیبت میں ہے مصیبت میں رہنے دو، گویا نہ اپنے بھائی کے خلاف خود اس کا ہاتھ اٹھتا ہے اور نہ دوسرے کے حوالے کرتا ہے کہ وہ اس کے ساتھ ظلم کرے ہمارے علماء نے یہ بھی لکھا ہے کہ اس میں دو شخص بھی شامل ہے جو موذی مرض میں مبتلا ہو کینسر ہو گیا ہے مرنے دو، ٹی، بی، ہو گیا

اس میں مبتلا رہنے دو، بہت پریشان کر رہا تھا یہاں تک علماء نے کہا کہ غفلت سے اگر اس کے سامنے سے سانپ بچھو گذر جائے تو آپ کا فرض ہے کہ اسے بتائیں کہ ہٹ جاؤ سانپ آرہا ہے سانپ کے حوالے نہیں کرے گا اس لئے کہ بھائی ہے بے خبری میں اگر کنویں کی طرف بڑھ رہا ہے تو فوراً پکڑے گا یہ نہیں کہے گا کہ گرنے دو بہت اچھا ہے۔

پھر آگے فرمایا "من کان فی حاجة اخیه کان الله فی حاجته" جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگا ہوا ہے اور جب تک لگا ہوا ہے اللہ اس وقت تک اس کی ضرورتیں پوری کرتا رہے گا اسے اپنی ضرورتوں کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر کسی کی ضرورت پوری کرنے کے لئے آپ یہاں سے جا رہے ہیں گھنٹہ بھر کا سفر کر رہے ہیں یا کچھ وقت گذار رہے ہیں صلح صفائی کی مجلس میں بیٹھے ہوئے ہیں اصلاح کی کوشش کر رہے ہیں تو یہ سمجھئے کہ اللہ میاں آپ کی ضرورتوں کی کفالت لے رہا ہے آپ کی ضرورتیں اگر کہیں اٹکی ہوئی ہیں تو آپ کو فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے اللہ آپ کی ضرورت کو پوری کر رہا ہے اس لئے کہ آپ اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا "من ستر مسلما ستره" اگر کسی مسلمان بھائی سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے اور تمھارے علم میں وہ آجائے تو ضروری ہے کہ اس پر پردہ ڈالو یہ نہیں کہ فوراً اس کا چرچا شروع کر دیا جائے معلوم ہے یا نہیں۔ ان کے گھر کا کیا حال ہے اس کی بیوی کا کیا حال ہے، اس کی گلی کا کیا حال ہے، اس کی بہو کا کیا حال ہے، اس کے بیٹے کا کیا حال ہے، ایک تو اس سے برائی پھیلتی ہے اور قرآن نے کہا کہ جو لوگ برائی پھیلاتے ہیں ان کو سخت ترین سزا دی جائے گی اسلامی حکومت کی جانب سے۔

دوسرے اگر بھائی کے برائی کا چرچا کیا تو وہ ذلیل ہوگا اور چونکہ وہ تمھارا بھائی ہے اس لئے خود تمھاری عزت خاک میں مل جائے گی اس لئے بھائی کی بھول چوک کو وہیں دبانے کی کوشش کرو اسے پھیلنے نہ دو گندگی ہے تو شریف آدمی کوشش کرے گا کہ اسے ہٹا دے یہ نہیں کہ پورے سڑک پر پھیلا دے کہ سب کو معلوم ہو جائے کہ گندگی یہاں ہے تو آگے بھائی کی برائی پر پردہ ڈالنے والے کو جو خوش خبری دی گئی ہے وہ بہت بڑی چیز ہے فرمایا کہ جب ہر چیز

بالکل کھلی ہوگی تمھاری ایک ایک غلطی سب کے سامنے ہوگی اللہ تمھاری غلطیوں پر پردہ ڈال دے گا اس لئے کہ آپ نے اپنے بھائی کی غلطی پر پردہ ڈالا تھا ایسا کیوں اس لئے کہ آپ کا بھائی رسوا ہوتا ہے تو پتہ نہیں اس کی سماج میں کیا حیثیت بنتی، ہو سکتا ہے اس کے بچے کی شادی نہ ہو پاتی اس کا کاروبار متاثر ہو جاتا یا کسی اور مصیبت میں پڑ جاتا، ان سب چیزوں سے تم نے بچایا آج تمھارے گناہوں پر اللہ پردہ ڈال دے گا وہ گناہ اب کسی کو نظر نہیں آئیں گے۔

میرے دوستو اور ساتھیو اللہ نے یہ راستہ اس لئے دکھایا تھا کہ آپ ایک ایسی سوسائٹی بن جائیں ایسا سماج بن جائیں اور آپ کے درمیان تعلق کی وہ کیفیت پیدا ہو جائے کہ معلوم ہو کہ ایک گھر کے افراد ہیں اور ہمارے درمیان اسلام کا رشتہ خون کے رشتے سے زیادہ پکی ہے۔ قرآن کہتا ہے۔

وکنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منھا

تم تو جہنم کے گڑھے کے قریب پہنچ گئے تو اللہ نے تمہیں اس سے بچایا ہے اس سے بڑا احسان کیا ہو سکتا ہے۔

اگر ہماری یہ صورت حال نہیں رہے گی تو اللہ کا دین بھی سربلند نہیں ہو سکتا جو شخص اپنا گھر ٹھیک نہ کر سکے اپنا محلہ ٹھیک نہ کر سکے، اپنی بستی ٹھیک نہ کر سکے اپنا شہر ٹھیک نہ کر سکے تو وہ دنیا میں اسلامی حکومت کیسے قائم کر سکتا ہے جو ایک گھر ٹھیک نہ کر سکے وہ چار گھر کیسے ٹھیک کر سکتا ہے جو ایک شہر کو نہ سنوار سکے وہ دنیا کو کیا سنوارے گا اس لئے فرمایا کہ اگر یہ چاہتے ہو کہ تمہارے ہاتھوں اللہ کا دین سربلند ہو تو بھائی بھائی بن کر رہو اور اپنی کمزوریوں کو دور کرو۔ اور تم ایسے بنو کہ معلوم ہو کہ ایک مضبوط دیوار ہے جسے گارے اور سیمنٹ سے مضبوط نہیں کیا گیا ہے بلکہ سیسہ پلا دیا گیا ہے ایسی دیوار بن جاؤ تب گویا اللہ کا دین غالب ہوگا اللہ سے دعا ہے کہ اسلام لانے کے بعد ہمارے اندر وہ خصوصیات اور وہ خوبیاں پیدا کرے جو وہ پیدا کرنا چاہتا ہے اور ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے اور یہ توفیق دے کہ ہم ایک دوسرے کے حالات کی اصلاح کر سکیں اور اللہ کے دین پر ثابت قدم رہ سکیں اور اس قابل بنائے کہ اس کے دین کی سربلندی کے لئے ہم کچھ کر سکیں۔

تقریب افتتاح مرکزی لائبریری

خطبہ استقبالیہ

مولانا ابوالبقاء ندوی
نائب ناظم جامعۃ الفلاح

مہمانان گرامی قدر .... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

انسان جب بے غرض ہوتا ہے اور صرف عقیدت ومحبت کی تحریک پر اپنے ارادہ وعمل کو مرئی روپ دیتا ہے تو اس کے باطن کا اجالا اس کے چہروں سے پھوٹنے لگتا ہے مجھے از بس خوشی ہے کہ آج میری آنکھیں یہی منظر دیکھ رہی ہیں، آپ کے چہروں پر بے لوث محبت کی شمعیں فروزاں ہیں۔

اس لئے میرا دل آپ کو خوش آمدید کہتا ہے اور میں تہہ دل سے آپ کو سلام شکر پیش کرتا ہوں۔

حضرات! آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ کسی صحت مند معاشرہ کی تعمیر میں تعلیم کو کیا اہمیت حاصل ہے۔ تعلیم ہی وہ اہم ترین ذریعہ ہے جس سے معاشرہ اپنے مقصد حیات اور نظریہ زندگی سے اپنے عوام کو روشناس کراتا ہے اسی کے ذریعہ قوم ووطن کے معمار اور رہنما وجود میں آتے ہیں اپنی اس حیثیت میں یہ مدارس وجامعات وہ جگہیں ہیں جہاں قوموں کی تقدیر ڈھلتی ہے اور ان کے مستقبل کی صورت گری ہوتی ہے اس لئے نظام تعلیم پر بار بار غور وفکر کرنا زندہ قوموں کا شیوہ رہا ہے تاکہ بدلے ہوئے حالات میں بھی اس کی افادیت کا احساس زندہ رہے۔

بدقسمتی سے ہندوستان میں اسلامی مدارس کا نظام تعلیم بعض مجبوریوں کی وجہ سے زمانہ کی تبدیلیوں اور تقاضوں سے ہم آہنگ نہ بنایا جاسکا جس کا شکوہ حکیم مشرق نے ملت سے یوں کیا تھا

شیخ مکتب کے طریقوں سے کشاد دل کہاں　　　کس طرح کبریت سے روشن ہو بجلی کا چراغ

حضرات! آپ سب جانتے ہیں کہ جامعۃ الفلاح اسی قومی وملی تقاضے اور مطالبے کا جواب ہے یہ نہ صرف ایک تحریکی ادارہ ہے جس کا مقصد دلوں کی ایسی کشاد ہے جو مومنانہ فراست اور عالمگیر قوت تسخیر کا مالک بنادے بلکہ وہ ایسی کارگاہ بھی ہے جو خود بجلی پیدا کرتی ہے اور اور بجلی کے چراغ روشن کرنے کا فلسفہ و ہنر دل نشیں کراتی ہے چنانچہ روز اول ہی سے اس نے اپنے سامنے یہ مقصد رکھا کہ

ایسے افراد تیار کئے جائیں جو دینی علوم میں کامل دست رس رکھنے کے ساتھ ساتھ عصری اور جدید علوم میں بھی مہارت تامہ رکھتے ہوں

کیوں کہ اس کے بغیر علم نہ صرف یہ کہ تمدن کی خاطر خواہ آبیاری نہ کر سکے گا بلکہ وہ دین کو بھی ایسی قوت وطاقت نہ بہم پہنچا سکے گا کہ وہ عالمی قوت بن کر ابھر سکے۔

وہ علم بے بصری جس میں ہمکنار نہ ہو
تجلیات کلیم ومشاہدات حکیم

حضرات! مختلف موقعوں کی مناسبت سے ہم آپ کو اسی لئے زحمت دیتے ہیں کہ آپ اپنے تجربات اور مشوروں سے ہماری تعلیم اور نظام تعلیم کے خدوخال میں وہ رنگ بھریں جو اسے تجلیات کلیم اور مشاہدات حکیم دونوں سے ہم کنار کر سکے۔

سامعین کرام! مدارس کی ترقی وبقاء میں لائبریری ایک بنیادی ستون کی حیثیت رکھتی ہے اس بنیادی ستون کی تعمیر میں کارکنان جامعہ نے انتھک جدوجہد کی اور الحمد اللہ یہ بنیادی ستون اسلامک بینک جدہ کے تعاون سے مرئی شکل میں وجود پذیر ہوا اور آج آپ تمام حضرات کو جامعہ کی مرکزی لائبریری کے افتتاحی پروگرام میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے تاکہ آپ جامعہ کے کارکنان کی حوصلہ افزائی فرمائیں آپ کی پر خلوص شرکت انشاء اللہ ہمارے حوصلوں کو مزید بڑھانے میں ممدومعاون ثابت ہوگی۔

آخر میں ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کی شایان شان پذیرائی میں کوتاہی کیلئے معذرت پیش کرتے ہوئے اس کیفیت کے ساتھ رخصت ہوتا ہوں۔

چھلک رہا ہے نگاہوں سے دل کا پیمانہ — یہی نیاز ہے میری یہی ہے نذرانہ

تقریب افتتاح مرکزی لائبریری

نذر فلاح

شبنم سبحانی

(جامعۃ الفلاح کے عظیم الشان مرکزی کتب خانہ کے افتتاح کے موقع پر پیش کی گئی)

سوچتا ہوں مری زنبیل تو خالی ہے ابھی
تجھ کو کیا نذر کروں قرطبہ عصر رواں
میں تیرے جادۂ پر نور کا چھوٹا سا دیا
بام ودر پر ترے خود رحمت حق نور فشاں

تیرے فیضان سے روشن ہوئی قندیل نگاہ
ٹوٹ کر گر گئی ظلمات کی زنجیر گراں
زندگی جس پہ اداسی وخموشی تھی محیط
تجھ سے پرشور ہے اے کوچہ صاحب نظراں

تجھ کو دیکھا تو یہ حسرت ہوئی دل میں بیدار
ہوتا اے کاش کہ میں غزنوی عصر جدید
جس نے فردوسی کو ہر شعر پہ بخشے دینار
میں بھی ہو سکتا فقط تیرے حوالے سے فرید

مرحبا آج بھی دامان نظر تنگ نہیں
بارش جودوسخا ہے تری محرابوں پر
میں تہی داماں سہی اہل کرم اور بھی ہیں
جو کہ وارفتہ ہوئے ہیں ترے میناروں پر

حوصلہ پست ہے طاغوت کے عفریتوں کا
مرحبا کر نہ سکے تیری فصیلوں کو عبور
سرشکستہ ہے تری ضرب سے ابلیسوں کا
مرحبا ٹوٹ گیا کفر وجہالت کا غرور

تیرا احسان و کرم ملت بیضا پہ عری
سوچتا ہوں تو امڈ آتا ہے طوفان سپاس
کس طرح تو نے سنوارا ہے مقدر ان کا
اپنی تقدیر پہ نازاں ہے قلم اور قرطاس

یہ ترا فیض ہے ملت کے جواں سالوں پہ
ان کے سینوں میں ہے بیدار نیا عزم سفر
تیری کاوش تری کوشش سے میسر تو ہوئی
گرمئی خون جگر ولولۂ فکر و نظر

قم ہو یا قاہرہ بغداد ہو یا استنبول
کہیں موجود نہ تھا چارۂ آزار حرم
دو صدی غافل و مدہوش رہے اہل نظر
دو صدی رک گیا تحقیق و تفکر کا قلم

تو نا مودودی و اقبال کے دم سے یہ فسوں
فکر تازہ سے طربناک ہوئی ساری فضاء
گوشے گوشے سے انھیں نشاۃ نو کی کرنیں
ہند سے ارض مقدس کو چلی ٹھنڈی ہوا

یہ ہوا تیرے ہی گلشن کی ہے پروردہ فلاح
ان ہواؤں سے تر و تازہ ہوا میرا وطن
ان ہواؤں میں عجیب مستی و سرشاری ہے
ان ہواؤں سے مہک اٹھا ہے ملت کا چمن

پھر ہے دنیائے تفکر میں قیامت برپا
چارہ گر چل پڑے پھر درد کے درماں کیلئے
تو ہے اس قافلۂ فکر و عمل کی منزل
ہاتھ اٹھتے ہیں جہاں عزم فراواں کیلئے

کس قدر کل تھے زمانہ کی نگاہوں میں ذلیل
پھر ترے خاک نشیں آج سرافراز ہوئے
ختم رسوائی و بیزاری و بے کیفی ہوئی
درد ہے جنکے دلوں میں وہ ہم آواز ہوئے

پھر ملا دیدۂ حیران کو اک نصب العین
آگئی تازگی و روشنی و جوش نمو
جاگ اٹھی پیکر بے حس میں خلش اور تڑپ
اٹھ گئے دست دعا ٹوٹ گئے جام و سبو

فرصت سیر و تماشائے بہاراں نہ رہی
ذوق آوارگی دشت و بیابان مٹا
خانقاہوں میں مدارس میں مچی اک ہلچل
جہد کی شمع جلی عیش کا ارمان اٹھا

دل میں اک حشر سا برپا تجھے دیکھ کے آج
کتنے ارمانوں تمناؤں کا محور ہے فلاح
اس کی پرواز کی زد میں ہے عرب اور عجم
فکر اسلامی کے شہباز کا شہپر ہے فلاح

ارکان انجمن کے نام

بنام جملہ ارکان انجمن بتوسط محترم صدر انجمن طلبہ قدیم — السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم ارکان شوریٰ اس بات پر افسوس کا اظہار کرتے ہیں کہ "انجمن طلبہ قدیم" جو جامعۃ الفلاح کی ایک بہت ہی متحرک وفعال تنظیم ہے، اس وقت اپنے باہمی اختلافات کی بنا پر دو حصوں میں منقسم ہو گئی ہے اور یہ چیز کسی بھی طرح سے ہم لوگوں کے لئے قابل قبول نہیں ہے۔ اور آگے چل کر یہ تفریق ہمارے اندر انتشار کا باعث بن سکتی ہے۔ اسلئے "انجمن طالبات قدیم" کی شوریٰ کا یہ اجلاس "انجمن طلبہ قدیم" کے جملہ ارکان و ذمہ داران سے مؤدبانہ اپیل کرتا ہے کہ وہ باہمی اختلافات کو پس پشت ڈال کر اپنے اندر تعلق و اتحاد کی فضا پیدا کریں اور ٹوٹ کر بکھرنے کے بجائے متحد ہو کر مقاصد انجمن کو بروئے کار لانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر طرح کے انتشار و تفرقہ سے محفوظ رکھے اور متحد ہو کر دینی و ملی کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام

ساجدہ فلاحی صدر انجمن طالبات قدیم

خطبہ افتتاحیہ

''لائبریریاں علمی وفکری انقلاب کا مرکز ہیں''

مولانا جلال الدین انصر عمری صاحب

شیخ الجامعہ و نائب امیر جماعت اسلامی ہند

بعد حمد و صلوٰۃ

معزز مہمانان گرامی و حاضرین مجلس

جامعۃ الفلاح کی بنیاد جن نیک اور خدا ترس انسانوں نے رکھی تھی غالباً اس کا اثر ہے کہ اس جامعہ نے جتنی تیزی سے ترقی کی اور جس تیزی سے اس کے اندر وسعت آئی اس کی مثال میرا خیال ہے کہ کم سے کم ہندوستان میں نہیں ملتی کم وقت میں اس کے جتنے شعبے کھلے اور طلبہ کی یہاں جتنی تعداد جمع ہوئی وہ بہر حال اللہ تعالیٰ کا ایک فضل و کرم ہے۔

جامعہ کی بہت سی ضرورتیں ہیں لیکن اس کی اہم ضرورت جو بہت شدت سے محسوس ہو رہی تھی کہ یہاں ایک ایسی لائبریری ہو جس سے یہاں کے اساتذہ وطلبہ ہی نہیں بلکہ قرب و جوار کے لوگ بلکہ ہندوستان بھر کے لوگ فائدہ اٹھا سکیں الحمد للہ آج اس کا افتتاح ہو رہا ہے مسلمانوں کی جو علمی تاریخ رہی ہے اور جتنے اسلامی علوم کے مراکز رہے ہیں ان کے ساتھ لائبریری کا وجود جڑا ہوا ہے جب سے علمی کام کا آغاز ہوا لائبریریوں کا قیام بھی شروع ہوا ظاہر ہے کہ کوئی شخص علمی کام کرنا چاہے اس کے پاس نہ اتنے وسائل وذرائع ہو سکتے ہیں اور نہ یہ بات اس کے لئے ممکن ہے کہ وہ از خود ہر طرح کی علمی وفکری چیزوں کو ایک جگہ جمع کر سکے اس لئے لائبریری کی ضرورت پیش آتی ہے اور یہ بات بھی ہمارے ذہن میں رہنی چاہئے کہ دنیا میں جتنے بھی بڑے بڑے علمی وفکری انقلابات آتے ہیں جس میں ایک فکر کی جگہ دوسری فکر لیتی ہے اور ایک فلسفہ کی جگہ دوسرا فلسفہ وجود میں آتا ہے یا ایک نظام حیات کی جگہ دوسرا نظام حیات قائم ہوتا ہے اس کی بنیاد دراصل علم اور فکر پر

ہوتی ہے اور یہ لائبریریاں اسی کے لئے مرکز کا کام دیتی ہیں۔

لائبریری کا انشاء اللہ افتتاح ہوگا اس کے ساتھ جامعہ کے اساتذہ سے بھی اور طلبہ سے بھی میری یہ خواہش ہے اور میری یہ درخواست ہے کہ جامعہ کے ذمہ داروں نے عرصے کی کوشش کے بعد لائبریری قائم کر دی اب ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ ہم اس سے بھر پور فائدہ اٹھائیں صحیح بات یہ ہے کہ کسی علمی مرکز میں، کسی لائبریری میں چلنا پھرنا اس کی کتابوں کو دیکھنا سرسری سے واقفیت حاصل کرنا یہ خود بھی ایک علمی مزاج اور ایک علمی ذوق انسان کے اندر پیدا کرتا ہے اور اگر آدمی یہ دیکھے کہ ہمارے بزرگوں نے کتنی محنت کے ساتھ کیا کیا کام کیا تو اسے خود بھی حوصلہ ملتا ہے اس امت کے اندر بے شمار علمی فتنے پیدا ہوئے اور ان فتنوں پر ہمارے اہل علم ہی نے بند باندھا ہے اور ہمارے علماء نے روک لگائی ہے اور اس میں یہ لائبریریاں ممد و معاون ہوئیں اس کے لئے انہوں نے جو کوششیں کیں اسے دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ ایک ایک فرد نے جو کام انجام دیا پوری پوری ٹیم آج وہ کام انجام نہیں دے سکتی۔ لہٰذا اب جب کہ ہمارے درمیان عظیم لائبریری کھل رہی ہے اور اس میں جدید سہولتیں فراہم کی جارہی ہیں جیسا کہ جامعہ کا ارادہ ہے تو ہماری ذمہ داری ہے کہ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں وہاں جائیں دیکھیں ہمارے بزرگوں نے کیا کیا خدمات انجام دی ہیں اس سے ایک حوصلہ پیدا ہوتا ہے ایک جذبہ پیدا ہوتا ہے اور ایک تمنا دل میں ابھرتی ہے کہ کاش ہم بھی ایسا کام کرتے ظاہر ہے پہلے خواہش اور طلب ہی پیدا ہوتی ہے پھر اللہ تعالیٰ توفیق بھی دیتا ہے کہ اس طرح کا کام کروں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

> ''زمانہ نبوت کی تاریخ میں ہم کوئی ایک واقعہ بھی ایسا نہیں پاتے جس سے معلوم ہوتا ہو کہ کسی صحابیؓ کو آپ نے قرآن کریم کم پڑھنے پر تنبیہ فرمائی ہو. جبکہ ایسے واقعات کثرت سے ملتے ہیں جن میں آپ لوگوں کو قرآن خوانی (یعنی تلاوت قرآن) میں اعتدال سے کام لینے کی ہدایت دیتے نظر آتے ہیں۔''
>
> (قرآن مجید کا تعارف، ص ۹، از مولانا صدر الدین اصلاحیؒ)

روداد تقریب افتتاح وساتواں اجلاس عام

ادارہ

چونکہ خطبہ استقبالیہ تقریب افتتاح مرکزی لائبریری خطبہ افتتاحیہ، نذر فلاح، (منظوم) از شبنم سبحانی، خطبہ استقبالیہ ساتواں اجلاس عام، خطبہ صدارت، رپورٹ انجمن، روداد ادبی نشست نیز قرار داد اور خطبہ جمعہ درس قرآن وغیرہ کے اصل متون شائع کیے جارہے ہیں اس لئے انہیں وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

مرکزی لائبریری کی افتتاحی تقریب کا آغاز ۱۵/ اکتوبر ۹۹ء کو مسجد جامعہ میں زیر صدارت نائب امیر جماعت اسلامی ہند مولانا جلال الدین انصر صاحب عمری عزیزم خبیب احمد کاظمی کی پرسوز قرأت سے ہوا۔ قرأت کے بعد نائب ناظم جامعۃ الفلاح جناب مولانا ابوالبقاء صاحب ندوی نے مہمانان گرامی قدر کا استقبال کرتے ہوئے لائبریری کی افادیت واہمیت پر روشنی ڈالی اور اس تعلق سے جامعہ کے منصوبوں کا تذکرہ کرتے ہوئے تعاون کی امید ظاہر کی بالخصوص لائبریری کی دوسری منزل کی تکمیل اور مخطوطات وغیرہ کی فراہمی میں تعاون کی طرف توجہ مبذول کرائی آپ کے بعد مشہور ادیب ونقاد اور اسلامی شاعر ڈاکٹر شبنم سبحانی صاحب نے جامعہ کے مناسبت سے جامعہ کے اغراض ومقاصد اور اس کی تاریخ اور اہم خصوصیات پر ایک موثر نظم پیش کی۔ موصوف کی نظم کے بعد اس پروگرام کے کنوینر عمید جامعۃ الفلاح جناب مولانا طاہر صاحب مدنی نے افتتاحی تقریب میں مدعو متعدد اہل علم حضرات کے معذرت نامے اور تجاویز پڑھ کر سنائیں جن میں امیر جماعت اسلامی ہند مولانا سراج الحسن صاحب وائس چانسلر جامعہ ہمدرد جناب علاؤ الدین صاحب وائس چانسلر جامعہ ملیہ اسلامیہ محمد ذکی صاحب جناب ڈاکٹر لقمان ندوی صاحب صدر شعبہ تدریس ہائل یونیورسٹی عبدالعزیز بن عبداللہ العمار وکیل الوزارۃ المساعد لشئون الدعوۃ (سعودی عرب) ولید بن عبدالکریم الخمیس انچارج شئون اسلامیہ سعودی سفارت خانہ دہلی

اور عالم اسلام کی نامور شخصیت علامہ یوسف القرضاوی صاحب قابل ذکر ہیں۔

اس کے بعد نائب امیر جماعت اسلامی ہند، مولانا جلال الدین انصر عمری صاحب نے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ "لائبریریوں کا قیام اسلامی تاریخ اور روایات کا اٹوٹ حصہ رہا ہے ان کی زیارت اور اسلاف کی گراں مایہ کتابوں کو دیکھنا علمی ذوق پیدا کرتا اور ولولہ عطا کرتا ہے اور آج کے اس تیز رفتار دور میں تو حقیقتاً کتابیں ہی انسان کو روشنی اور رہنمائی عطا کرسکتی ہیں اور ان کا مطالعہ ہی ذہن کو وسعت وکشادگی سے ہمکنار کرسکتا ہے۔"

موصوف کے خطاب کے بعد مجمع آپ کی قیادت میں فرح وانبساط کے ساتھ لائبریری کی جانب چلا۔ مولانا نے لائبریری کا تالا کھول کر اس کا افتتاح کیا پھر آپ کے جلو میں مجمع نے لائبریری کے جملہ شعبہ جات (اسٹاک روم فرسٹ، سیکنڈ اور تھرڈ فلور، شعبہ مخطوطات، کلکشن روم، شعبہ رسائل وجرائد اور ریڈنگ روم کا مشاہدہ کیا اس کے بعد جمعیۃ الطلبہ کی جانب سے لائبریری کے وسطی حصہ میں منعقدہ نمائش کو مہمانوں نے دیکھا اس نمائش میں ماضی کے مختلف رہنمایان ملت اور قائدین کی قلمی تصاویر، ان کی مختصر سوانح حیات و خدمات اور مناسب حالات اشعار درج تھے نیز مسلم ممالک کی تصاویر اور ان کی موجودہ صورت حال کی عکاسی بھی کی گئی بعض نادر مخطوطات اور کرنسیاں وغیرہ بھی دیکھنے کو ملیں عصر بعد تمام ہی مہمانوں کو انجمن طلبہ قدیم کی جانب سے عصرانہ دیا گیا۔ عصرانہ کی یہ مجلس لائبریری کے پارک میں منعقد ہوئی۔ دن کے اس پروگرام کی آخری کڑی طلبہ کا تعلیمی مظاہرہ تھا جس کا آغاز بعد نماز عشاء زیر صدارت جناب ریاض احمد صاحب برادرم انصار احمد متعلم عربی اول کی تلاوت پاک سے ہوا اس پروگرام میں متعدد چھوٹے اور بڑے طلبہ نے اردو، ہندی اور انگریزی میں تقریریں کیں اور نظمیں پڑھیں جس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔

ترانہ جامعہ	ابوذر اور ان کے ساتھی
حمد	خبیب احمد کاظمی متعلم عربی چہارم
جمعیۃ الطلبہ کا تعارف	سکریٹری جمعیۃ الطلبہ شاکران کرم
نعت	فیض احمد عربی چہارم

عربی تقریر (ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ)	اشتیاق احمد عربی ہفتم
اردو تقریر (رہ گئی رسم اذاں روح بلالی نہ رہی)	ملک فیصل متعلم عربی چہارم
کلام اقبال (گیسوئے تابدار کو اور بھی تابدار کر)	تاج محمد عربی ششم
اردو تقریر (علامہ اقبال کا مثالی نوجوان)	ارشد جمال درجہ ہفتم
انگریزی تقریر	عبدالرحمن، متعلم عربی سوم
ہندی تقریر	آصف نواز متعلم درجہ ہفتم
مکالمہ	انعام اللہ، فرقان، سرفراز بیگ

ایکشن ترانہ (ہم نیکی کے جاں باز سپاہی نیکی کو پھیلائیں گے) ارشد جمال، شاہد قمر اور ان کے ساتھی

ترانہ کے بعد ایک تمثیلی مشاعرہ تھا جس میں مولانا عامر عثمانی"، فاروق بانس پاری"، عروج قادری"، ماہر القادری"، انور اعظمی"، حفیظ میرٹھی وغیرہ کی غزلیں پیش کی گئیں۔

تعلیمی مظاہرہ کا سب سے آخری پروگرام ایک خاموش ڈرامہ (مونو ایکٹنگ) تھا جسے لئیق احمد مہتاب عالم اور ان کے ساتھی نے پیش کیا تھا جس کا مرکزی موضوع "محنتی طالب علم کی کامیابی" ناظرین نے اس ڈرامہ کو بہت پسند کیا جس سے اس خیال کو مزید تقویت پہونچی کہ ثقافتی مظاہروں کے اس دور میں اپنی تہذیب وثقافت اور عدل وانصاف کی روایات کو عام کرنے کے لئے اس اسلوب تبلیغ سے کافی مدد مل سکتی ہے۔

۱۶/ اکتوبر ۹۹ء کو بعد نماز فجر شیخ الجامعہ مولانا جلال الدین انصر عمری نے سورۃ المومنون کی ابتدائی آیات کا درس دیا جس میں مسلم سوسائٹی کی تصویر پیش کرتے ہوئے اس کے تقاضوں پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد جمعیۃ الطلبا کی جانب سے تمام مہمانوں کو ٹی پارٹی دی گئی۔ انجمن طلبہ قدیم کے افتتاحی اجلاس کا آغاز وسیم احمد کی تلاوت کلام پاک سے ہوا اس کی صدارت صدر انجمن مولانا رحمت اللہ اثری صاحب کر رہے تھے برادرم کی قرأت کے بعد ناظم اجتماع جناب مولانا مقبول احمد صاحب نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا موصوف کے خطبہ کے بعد بعض فلاحیوں کی جانب سے بعض جزوی امور اور غلط فہمیوں کی بنیاد پر ۱۵۔۱۶/ اکتوبر کی

درمیانی شب میں ایک نئی انجمن کی بنیاد ڈالنے پر ہاؤس نے شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے ایک مذمتی قرارداد پاس کیا اس کے بعد معاون سکریٹری انجمن طلبہ قدیم جناب مولانا اظہار احمد صاحب نے انجمن کی تین سالہ رپورٹ پیش کی موصوف کی رپورٹ کے بعد صدر انجمن رحمت اللہ اثری صاحب فلاحی نے حالات کے تناظر میں اتحاد پر موثر تقریر کی صدر محترم نے بتایا کہ رائے کی قربانی سب سے بڑی قربانی ہوتی ہے اور اس کے بغیر کوئی بھی تنظیم تعمیر وترقی کی راہ پر گامزن نہیں رہ سکتی اس کے بعد موصوف نے اپنا تحریری خطبہ صدارت پڑھ کر سنایا۔ موصوف کے خطبہ کے بعد ہاؤس میں موجود فلاحیوں نے اپنا اپنا تعارف کرایا تعارف کے بعد پیش آمدہ صورت حال کے تناظر میں ارکان انجمن نے تجاویز ومشورے دئے جن کا لب لباب یہ تھا کہ باہم مل کر آپسی اختلافات کو ختم کریں اور اتحاد کی کوئی راہ نکالیں صدر انجمن اور ارکان شوریٰ اس کے لئے پہلے سے کوشاں تھے اس موقع سے بھی ملاقاتیں کیں شیخ الجامعہ مولانا جلال الدین انصر عمری صاحب سے بھی رجوع کیا ان کی موجودگی میں گفتگو ہوئی نمائندگی کا مطالبہ سامنے آیا لیکن چونکہ یہ انہیں تسلیم کرنے کے مترادف تھا جو بہر حال دوسرے دروازے بھی کھولتا اس لئے ہاؤس نے اسے رد کر دیا چنانچہ اس بنیاد پر اتحاد کی کوئی شکل پیدا نہیں ہو سکی۔ بالآخر بعد نماز مغرب انتخابی نشست ہوئی اور آئندہ میقات کے لئے کثرت رائے سے سابق صدر اور شوریٰ کو برقرار رکھا گیا۔ اسی افراتفری میں تجاویز پر غور وفیصلہ کی نشست بھی نہیں ہو سکی حالانکہ اس میں طریقہ انتخاب سمیت بہت سی دوسری اہم تجاویز زیر غور آنی تھیں۔

اجلاس کا آخری پروگرام ادبی نشست تھی جس کی صدارت ڈاکٹر عبدالباری شبنم سبحانی نے فرمائی اور نظامت نوجوان شاعر عمیر منظر فلاحی نے انجام دی۔ ابتداء میں ناظم مشاعرہ نے اردو زبان وادب کے تحفظ وبقاء میں مدارس کی اہم خدمات کا تذکرہ کیا اور شعراء نے اپنے کلام سنائے اس طرح یہ دو روزہ پروگرام خوشی وغم کے ملے جلے جذبات کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔ اللہ پھر وہ گھڑی لائے جب یہ بچھڑے ہوئے باہم مل سکیں۔

لائبریری جامعۃ الفلاح ایک نظر میں

ذخیرہ کتب	۳۰،۰۰۰ تقریباً
مخطوطات	۱۲
کمپیوٹر	۳
فوٹو اسٹیٹ مشین	۱
اخبارات ورسائل جو برابر آتے ہیں	۲۵

کلکشن
۱۔ مولانا جلیل احسن ندویؒ ۲۔ مولانا ابوبکر اصلاحیؒ
۳۔ مولانا شبیر احمد اصلاحی ۴۔ مولانا عبدالحئی قاسمی بی بی پور
۵۔ جناب سلطان مبین صاحب، اعظم گڑھ

بلڈنگ

گراؤنڈ فلور: آفس (لائبریرین ومعاون لائبریرین) ذخیرہ کتب، دارالمطالعہ، رسائل وجرائد سیکشن، کمپیوٹر سیکشن، فوٹو اسٹیٹ مشین سیکشن، طہارت خانہ وغیرہ پر مشتمل

فرسٹ فلور: مخطوطات اور نمائش سیکشن، تکنیکی سیکشن، وقف سیکشن، ذخیرہ کتب، اسٹاف روم، ادارہ علمیہ وغیرہ پر مشتمل

سیکنڈ فلور: (مجوزہ، ابھی تعمیر باقی ہے) ذخیرہ کتب، ریفرنس بک سیکشن درسی کتب، آڈیو ویڈیو سیکشن، مہمان خانہ برائے ریسرچ اسکالر اور کینٹین وغیرہ پر مشتمل

(سیکنڈ فلور کے شعبہ جات کو فی الحال گراؤنڈ فلور اور فرسٹ فلور میں ہی سیٹ کیا گیا ہے۔)

منصوبے:

۱۔ جملہ علوم وفنون پر مراجع ومصادر کی فراہمی
۲۔ مخطوطات یا ان کی فوٹو کاپیوں کا حصول
۳۔ موجودہ عمارت کے سیکنڈ فلور کی تعمیر
۴۔ آڈیو ویڈیو اور مائکرو فلم وغیرہ کا انتظام
۵۔ اعلیٰ پیمانے پر تحقیق وتصنیف کا نظم تاکہ امت کی علمی وفکری ضروریات کی تکمیل ہوسکے۔

درس قرآن

مولانا جلال الدین انصر عمری
شیخ الجامعہ ونائب امیر جماعت اسلامی ہند

قد افلح المومنون الذین هم فی صلوٰتهم خاشعون والذین هم عن اللغو معرضون والذین هم للزکوٰة فاعلون والذین هم لفروجهم حافظون الا علی ازواجهم اوما ملکت ایمانهم فانهم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذالك فاولئك هم العادون والذین هم لاماناتهم وعهدهم راعون والذین هم علی صلوٰتهم یحافظون اولئك هم الوارثون الذین یرثون الفردوس هم فیها خالدون (المومنون ۲۳/۱۔۱۱)

ان آیات میں مسلم سوسائٹی کی تصویر پیش کی گئی ہے اور انتہائی موکد اسلوب میں پیش کی گئی ہے کیوں کہ جس وقت یہ آیات نازل ہو رہی تھیں وہاں واضح طور پر دو گروپ موجود تھا ایک طرف اہل ایمان کا اور دوسری طرف مشرکین کا چنانچہ مومنین کی تصویر پیش کر کے گویا بتایا گیا کہ دونوں گروپوں کا فرق نمایاں ہے عمل کی دنیا میں دونوں کو دیکھو، پرکھو پھر صحیح نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کرو۔

قد افلح المومنون .... سب سے پہلے کامیابی کی بشارت دی گئی ہے اور یہ بشارت بھی تیقن اور تاکید کے ساتھ دی گئی ہے جب کہ بظاہر اس کے کچھ بھی آثار نہیں تھے بلکہ دنیا یہ دیکھ رہی تھی کہ اہل ایمان تو ذلیل کیے جا رہے ہیں ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے ان پر پھبتیاں کسی جا رہی ہیں جیسا کہ قرآن نے بھی صراحت کی ہے۔

ان الذین اجرموا کانوا من الذین آمنوا یضحکون (المطففین ۸۳/۲۹)

بے شک وہ لوگ جو مجرم ہیں اہل ایمان کا مذاق اڑاتے ہیں لیکن [illegible] ہی دنوں بعد دنیا نے دیکھا کہ وہی فائز المرام ہوئے اور کامیابی نے ان کا قدم چوما اور ان کی روش ہی اصلاً وہ روش ہے جو کامیابی کی شاہراہ پر لے جاتی ہے۔

آگے ان خصوصیات کا تذکرہ کیا گیا ہے جن کی وجہ سے انہیں فلاح وکامرانی ملی اور صلاح ونجاح سے ہمکنار ہوئے۔ چنانچہ فرمایا گیا الذین ھم فی صلوتھم خاشعون ان کی سب سے اہم اور بنیادی صفت یہ ہے کہ وہ اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں قرآن میں خشوع دو طرح کے معانی کے لئے استعمال ہوا ہے ظاہری طور پر جھک جانے کو بھی خشوع کہتے ہیں گویا اعضاء وجوارح پر سکون ہوں آواز تک نہ آئے جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے وخشعت الاصوات للرحمان (طٰہٰ ۲۰/۱۰۸) یا دوسری جگہ فرمایا خشعا ابصارھم (القمر ۵۴/۷) مطلب یہ ہوا کہ نماز میں خاموش رہنا چاہئے بے جا حرکت نہیں کرنا چاہئے احادیث میں آتا ہے کہ آپ نے ایک شخص کو نماز میں داڑھی کھجاتے ہوئے دیکھا تو کہا کہ اگر اس کے اندر خشوع ہوتا تو یہ ایسا نہیں کرتا ظاہر ہے کہ ہم نماز میں دنیا کی سب سے بڑی ذات کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں وہاں ایسی حرکت کیسے روا ہو سکتی ہے کوئی بڑا آدمی اور ذمہ دار ہمارے سامنے آجاتا ہے تو ہم اس طرح کی حرکت کو معیوب سمجھتے ہیں۔

دوسرا معنی جس کے لئے قرآن نے لفظ خشوع استعمال کیا ہے وہ یہ ہے کہ دل بھی جھکے اللہ کی طرف مائل ہو۔ اس کی یاد سے معمور ہو جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے الم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ (الحدید ۵۷/۱۶)

دوسری صفت جو ان آیات میں بیان کی گئی ہے والذین ھم عن اللغو معرضون یعنی لغو سے بچتے ہیں لغو کہتے ہیں وہ کام جس سے دنیا وآخرت کا کوئی فائدہ نہ ہو گویا خرافات کے قریب نہیں پھٹکتے کسی کو اونچا اٹھانے اور نیچا دکھانے کے چکر میں نہیں رہتے غیبت نہیں کرتے تجسس میں نہیں پڑتے اور اگر اس طرح کے لوگوں میں گھر جائیں اس طرح کی سوسائٹی میں پھنس جائیں تو شرافت کے ساتھ گذر جاتے ہیں واذا مروا باللغو مروا کراما (الفرقان ۲۵/۷۲) اور جب لغویات کے پاس سے گذرتے ہیں تو شرافت کے ساتھ گذر جاتے ہیں گویا لغو سے پرہیز شرافت کی علامت ہے اور وہ شخص رذیل ہے جو لغو سے نہیں بچتا غیبت اور چغلخوری میں لگا رہتا ہے اہل ایمان کی تو یہاں تک ذمہ داری ہے اگر کسی کی غیبت ہورہی ہو تو اس کا دفاع کرے کیوں کہ حدیث میں آتا ہے کہ "اگر کسی کی غیبت ہورہی ہو تو سننے والے پر لازم ہے کہ وہ اس کا دفاع کرے ورنہ اللہ اسے تنہا چھوڑ دے گا"

آگے فرمایا ھم للزکوٰۃ فاعلون ...... وہ زکوٰۃ ادا کرتے رہتے ہیں ایسا نہیں کہ جوش میں آکر کبھی اللہ کے راستے میں خرچ کر دیا اور بس نہیں بلکہ ان کی مستقل صفت ہے برابر وہ اس کی ادائیگی کی فکر کرتے ہیں اور اس کے ضروری تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ کام انجام دیتے ہیں تاکہ سماج اور سوسائٹی میں کبھی بھی کوئی بھوکا اور ننگا نہ رہے اور کسی کو بھی غربت ستانے نہ پائے۔

اگلی صفت بتائی ھم لفروجھم حافظون ...... یعنی وہ اپنی نگاہیں بھٹکنے نہیں دیتے پہرہ لگائے رہتے ہیں کسی گندی جگہ اپنا ہاتھ نہیں ڈالتے کوئی غلط کام نہیں کرتے آج ہر جگہ غلط نظارے ہیں ریڈیو، ٹی وی، یا تصویریں ہیں ایسے میں محفوظ رہنا آسان کام نہیں لیکن اہل ایمان کا خاصہ کہ وہ نگاہ بھی نہیں ڈالتے البتہ جنسی خواہش ایک فطری شئی ہے اسے جائز طریقے سے پوری کرتے ہیں جس پر کوئی ملامت نہیں کر سکتا ظاہر ہے کہ کوئی خصی نہیں ہو سکتا یہ فطری جذبے سے بغاوت کے مترادف ہے اس لئے حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔ پھر فرمایا والذین ھم لاماناتھم وعھدھم راعون

امانت کیا ہے مال جو حفاظت کے لئے کسی کے پاس رکھا جائے وہ بھی امانت ہے راز کی بات کسی کو بتائی جائے اور اسے افشاء کرنے سے روک دیا جائے وہ بھی امانت ہے کسی معاملہ پر قول وقرار ہو وہ بھی امانت ہے اور اللہ کا پورا دین امانت ہے فرمایا انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنھا واشفقن منھا وحملھا الانسان انہ کان ظلوما جھولا (الاحزاب ۳۳/۷۲)

اسی طرح ذمہ داریاں بھی امانت ہیں عہدہ ومنصب بھی امانت ہے اب آپ خود سوچیں کہ جو یہ سمجھتا ہو کہ ذمہ داریاں اور عہدے امانت ہیں تو بھلا کون اپنی گردن پھنسوانے کے لئے تیار ہوگا ہر ایک بھاگے گا اور چاہے گا کسی طرح ان بوجھوں کے چکر سے بچے رہیں چنانچہ اہل ایمان کی خصوصیت ہی یہ بیان کی گئی ہے وہ مناصب سے ہمیشہ بھاگتا ہے اگر کوئی بنا بھی دیا جاتا تو وہ یہ سمجھتا ہے کہ گویا اسے زندہ ہی چھری سے ذبح کر دیا گیا اسلئے کہا کہ ذمہ داریاں تو کوئی اٹھائے گا نہیں اس لئے تمام اہل ایمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے میں سے اس کا اہل ڈھونڈ کر ذمہ داریاں انکے حوالے کریں چنانچہ فرمایا ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات

الی اھلھا (النساء۴/ ۵۸) اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں انکے اہل کے حوالے کرو۔

اگر کسی کے اندر کمزوری ہو تو اسے امانتوں کا بار نہیں اٹھانا چاہئے جیسا کہ احادیث میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوہریرہ کو وصیت فرمائی کہ تمہارے اندر کمزوری ہے تم کبھی کوئی ذمہ داری قبول نہ کرنا چنانچہ وہ تاحیات اس پر عمل پیرا رہے۔

یہی معاملہ عہد کا بھی ہے جہاں وعدہ عہد ہے وہیں نکاح بھی عہد ہے انسان زندگی میں مختلف معاملات کے لئے مختلف عہد و پیمان کرتا ہے اسے حتی المقدور اسے نبھانا چاہئے صحابہ کرام کے بارے میں آتا ہے کہ جب ان سے کسی معاملے میں عہد لیا جاتا تو وہ گھبراتے تھے تو آپ ﷺ انہیں تسلی دیتے اور فرماتے کہ کہہ دیا کرو "جہاں تک ہو سکے" یا "حتی المقدور و قدرت بھر"

اخیر میں پھر فرمایا "والذین ھم علی صلواتھم یحافظون" ان کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنی نمازوں کی محافظت کرتے ہیں کیوں کہ اس کی بدولت وہ صراط مستقیم پر قائم اور استوار رہ سکتے ہیں گذشتہ قوموں کے سلسلے میں قرآن نے واضح طور پر بیان کیا ہے کہ انہوں نے نمازوں کو ضائع کر دیا اور خواہشات کے پیچھے پڑ گئے اسی لئے تباہی و بربادی کا منھ دیکھنا پڑا افسوس کا مقام ہے کہ دینی مدارس کے طلبہ بھی نمازوں سے غفلت برتتے ہیں اس کا کما حقہ پاس و لحاظ نہیں رکھتے انہیں اپنے مقام کو پہچاننے کی ضرورت ہے نماز کی حیثیت کو سمجھنے کی ضرورت ہے ورنہ پچھلی اقوام سے مختلف ہمارا حال نہیں ہو سکتا اللہ کی سنت ایک ہے جو ہر ایک پر جاری ہوتی ہے۔

اخیر میں فرمایا جو ان خصوصیات کے حامل ہیں یا حامل بنیں گے انکے لئے آخرت میں عمدہ ٹھکانہ ہے وہ فردوس کے وارث ہوں گے فردوس جنت کے اونچے مقام کا نام ہے اور احادیث میں آیا ہے کہ "جب تم اللہ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو" اللہ ہم سب کو اس کا مستحق بنادے (آمین)

مندرجہ بالا آیات میں جس سوسائٹی کی تصویر کھینچی گئی ہے ہمیں بھی ایسی ہی سوسائٹی بنانی ہے اس لئے ہمیشہ ہم اپنے سامنے یہ آئینہ ضرور رکھیں اور اپنا اور اپنی سوسائٹی کا جائزہ لیتے رہیں۔

ساتواں اجلاس عام

خطبہ استقبالیہ

خدا کرے ہم اپنے مقصد سے تا ابد وابستہ رہیں

مولانا مقبول احمد فلاحی، ناظم اجلاس

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علیٰ رسولہ الامین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

امابعد! محترم مہمانان گرامی قدر، ہمدردان و بہی خواہان جامعہ۔ معزز اساتذہ کرام، جدید و قدیم فلاحی بھائیو! اور عزیز طلبہ، میں بحیثیت ناظم اجلاس اپنی اور تمام کارکنان انجمن کی جانب سے انجمن طلبہ قدیم کے اس ساتویں اجلاس عام میں آپ تمام حضرات کا بسرو چشم صمیم قلب کے ساتھ استقبال کرتا ہوں۔

اللہ تعالی اس اجلاس کو اسلام، تحریک اسلامی، جامعہ اور انجمن کے لئے باعث خیر و برکت بنائے اور ہم سبکی رضائے الٰہی کے لئے اس میں شرکت کو شرف قبولیت بخشے (آمین)

حضرات! انجمن طلبہ قدیم اپنے وجود اور مقاصد وجود کے اعتبار سے فی الاصل مستقل حیثیت کی حامل نہیں ہے بلکہ اپنے ظاہری ہیئت ترکیبی اور معنوی مقاصد کے اعتبار سے مادر علمی جامعۃ الفلاح کے جزء اور ضمیمہ کا مقام رکھتی ہے۔

انجمن کے قیام کی بنیاد میں حقیقی محرک بس یہ ہے کہ جامعہ نے ایک مدت تک جس نئی پود کی پرداخت کی اسے جامعہ سے فراغت کے بعد اسی رخ پر آگے بڑھانے اور جامعہ کے نصب العین کے حصول کیلئے موزوں تر بنانے کیلئے انجمن رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کرے۔

انجمن کس حد تک اپنے مقاصد کے حصول میں کامیاب ہے یہ اصحاب حل وعقد کے لئے سنجیدہ غور و فکر کا موضوع ہے خدا کرے ہم اپنے مقصد سے تاابد وابستہ رہیں۔

الحمد للہ انجمن کا یہ ساتواں اجلاس عام ایسے موقع پر ہو رہا ہے جب کہ جامعۃ الفلاح نے مرکزی لائبریری کے افتتاح کا پروگرام منعقد کیا اور اس اجلاس کے بہت سے شرکاء

تقریب افتتاح کے تعلق سے یہاں موجود ہیں گویا ہمارا وجود جامعہ اور مقاصد جامعہ کے لئے اور جامعہ کا وجود اسلام اور تحریک اسلامی کے لئے ہے۔

حضرات! استقبالیہ کلمات میں یہ بات آپ کو کچھ غیر مناسب معلوم ہو سکتی ہے مگر مجھے کہنے دیجئے کہ جامعہ وانجمن کے یہ تقریبات تاریخ کے ایسے موڑ پر ہو رہے ہیں جب کہ اسلام اور غیر اسلام کی معرکہ آرائی نہایت واضح ہو کر منصۂ شہود آ گئی ہے آپ اہل نظر ہیں اور موجودہ حالات کی نزاکتوں سے بخوبی واقف ہیں میں آپ کا استقبال کرتے ہوئے نصح و خیر خواہی کا تقاضہ اور اپنا یہ حق سمجھتا ہوں کہ آپ علم بردارانِ حق سے یہ اپیل کروں کہ خدا کا شکر ادا کیجئے آج اس نے ہم سب کو تین سال بعد مل بیٹھنے کا موقع عنایت فرمایا۔

کل حالات کیا کروٹ لیں گے قطعیت کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا ہمیں اپنے نصب العین کے لئے جدوجہد کرنے کی کتنی مساعدت میسر آتی ہے۔ کچھ نہیں معلوم۔

لہذا اس اجلاس کو غنیمت سمجھتے ہوئے انجمن کو اپنا محاسبہ کرنا چاہئے فرزندان جامعہ کو اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھنا چاہئے ہمارا وجود، ہماری زندگی، ہماری سرگرمیاں ہمارے نصب العین سے کتنی ہم آہنگ ہیں۔

خدانخواستہ شیطان ہمیں اپنے اصل کام سے منحرف کرنے میں کامیاب تو نہیں ہو گیا ہماری قوتوں کا کوئی حصہ اس کی جھولی میں تو نہیں جا رہا۔ یہ فرداً فرداً ہر بھائی کو دیکھنا ہے اور بحیثیت انجمن پوری انجمن بلکہ اجازت ہو تو بذات خود جامعہ اور ارباب جامعہ کو بھی احتساب کرنا ہے۔ ہمارے وجود سے تحریک اعلاء کلمۃ اللہ کو کیا مل رہا ہے اس کا جائزہ لے کر آئندہ کے لئے مفید فیصلے کرنے ہیں نئے منصوبے ترتیب دینے ہیں۔

حضرات گرامی! انجمن طلبہ قدیم جامعۃ الفلاح اپنی کارکردگی کے اعتبار سے دیگر اداروں کے فارغین کی انجمنوں کے درمیان قائدانہ مقام کی حامل ہے ہمیں اپنے اس مقام کو برقرار رکھنا ہے شیطان اور اس کے کارپردازوں کو آپ کی تعمیری اور مثبت سرگرمیاں ہرگز راس نہ آئیں گی ایسی باتوں سے اجتناب کرنا ہے جس سے آپ کا وقار آپ کا مقام اور آپ کی حیثیت کسی درجہ میں متاثر ہوتی ہو۔

میں ایک بار پھر اپنے تمام چھوٹے بڑے بھائیوں اور دیگر مہمانوں کا اس اجلاس

میں تہہ دل سے استقبال کرتا ہوں۔ ہم نے حتی المقدور کوشش کی ہے کہ آپ کو مناسب سہولت بہم پہنچائی جائے مگر تمام انتظامات کے درمیان اس بات سے صرف نظر نہ کیا جا سکا کہ جامعہ، انجمن کی حیثیت بہرحال آپ کے گھر کی ہے اور آپ گھر والے ہیں گھر والوں کو گھر والوں سے زیادہ آسائش کی امید نہیں رکھنی چاہئے۔

آیئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کی اس اجلاس میں شرکت کو باعث خیرو برکت بنائے اور توفیق دے کہ ہم اپنے جامعہ کے اور انجمن کے مقصد کا عرفان حاصل کر سکیں اور پھر اسی نصب العین کی طرف تیز گامی سے رواں دواں رہنے کے لئے تازہ دم تیار ہو کر یہاں سے لوٹیں (آمین)

یہ ذمہ داران جامعہ کی پدرانہ شفقت و عاطفت ہے کہ مرکزی لائبریری کے افتتاح کے ذیل میں ہمارا یہ انجمن کا پروگرام زیادہ تر انہی کے مرتب کردہ نظم کے تحت انجام پارہا ہے میں ذمہ داران جامعہ اور کارکنان جامعہ کا مشکور ہوں کہ انہوں نے یہ سہولت بہم پہونچائی۔ **فجزاهم الله.**

(بقیہ شام ادب)

محمد عمیر نظمی

انقلاب عظیم آئے گا ٹوٹ جائیں گے تیرے جام وسبو
تشنگی ہوگی سب کے ہونٹوں پر کام آئے گا میرا دست جنوں

شمیم اختر

میرے کوچے سے وہ مسکرا کر گئے　　آگ پانی میں جیسے لگا کر گئے
وہ ہیں برہم بہت ایک خطا پر میری　　جانے کتنی دفعہ وہ خطا کر گئے

نثار انصاری

چندن دے یا دودھ پلا تو ڈسنا اس کی فطرت ہے
سانپ کا بچہ سانپ ہی ٹھہرا اس کو اتنا پیار نہ کر

ان کے علاوہ شمیم خاں شمیم، سعید اختر، وغیرہ نے بھی اپنا کلام پیش کیا لیکن افسوس وہ ذہنوں میں محفوظ نہ رہ سکے۔

رپورٹ انجمن طلبہ قدیم

مولانا اظہار صاحب فلاحی معاون سکریٹری

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الامین۔ اما بعد

محترم رفقاء اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے یہ موقع عنایت فرمایا ہے آج ہم یکجا ہو کر یہ جائزہ لیں کہ رواں میقات میں کیا کھویا کیا پایا، اس موقع سے بہتر ہوگا کہ انجمن کے اغراض ومقاصد کو ذہنوں میں تازہ کرلیا جائے جو دستور کی دفعہ ۳ کے مطابق یہ ہیں (۱) فارغین جامعہ کو مقاصد جامعہ کے حصول کے لئے منظم کرنا (۲) ان کی صلاحیتوں کو ان مقاصد کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید اور مؤثر بنانے کی تدابیر اختیار کرنا (۳) جامعہ کی تعمیر وترقی میں ذمہ داران جامعہ کے ساتھ تعاون پیش کرنا (۴) مقاصد جامعہ کے حصول کے لئے دیگر دینی وتعلیمی اداروں سے ربط رکھنا اور ان کا تعاون حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔

سب سے پہلے اس موقع سے افسوس کے ساتھ یہ وضاحت ضروری ہے کہ سکریٹری انجمن محترم مولانا نور محمد صاحب فلاحی کے سخت علیل ہوجانے کی وجہ سے منصوبہ بند طریقے سے کام نہیں ہوسکا، بیماری نہایت تکلیف دہ ہے محترم کے لئے شفاء عاجل وکامل کی دعاء فرمائیں۔

ناچار یہ ذمہ داری مجھ ناچیز کو سنبھالنی پڑی جس کا میں اہل نہ تھا، چنانچہ انجمن کی اس میقات کی کارکردگی اور رفتار ترقی میں میرا کوئی قابل ذکر حصہ نہیں ہے البتہ جملہ ارکان انجمن نے انجمن کے لئے جو کچھ کیا پیش خدمت ہے۔

شوریٰ کی نشستیں | پوری میقات میں شوریٰ کی ۸ نشستیں ہوئی ہیں جن میں عموماً ارکان شوریٰ شریک رہے، البتہ ایک میٹنگ کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے ملتوی کرنی پڑی۔

یونٹس | ریکارڈ کے مطابق فارغین جامعہ کی تعداد ۸۴۹ ہے (فضیلت ۴۸۴ عالمیت ۳۶۵) اس وقت مختلف مقامات پر انجمن کی تیرہ یونٹیں ہیں جن میں دہلی، علیگڈھ، بمبئی، قطر اور ریاض کی یونٹیں بڑی ہیں جو اپنے مقامات پر مقاصد انجمن کے حصول کے لئے کوشاں رہتی ہیں، اطلاع کے مطابق افطار پارٹی مضمون نویسی کے مقابلے ذمہ داران جامعہ اور انجمن کی اعانت وتعاون نیز نوواردین کی رہنمائی وغیرہ سرگرمیاں برابر جاری رہیں تمام یونٹوں سے حتی المقدور رابطہ کی کوشش رہی مگر سچ ہے کہ اس کا حق ادا نہیں ہوسکا۔

حیات نو | مالی مشکلات کے باوجود پابندی سے نکل رہا ہے جس سے جہاں فلاحی برادران کی صلاحیتیں نکھر کر سامنے آرہی ہیں وہیں الحمد للہ اس کی اشاعت میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ اس ضمن میں قطر یونٹ کا تعاون سب سے نمایاں ہے مستقل خصوصی تعاون کے ساتھ ٹیپ ریکارڈ بھی انہوں نے فراہم کیا ہے۔ حیات نو کے لئے مستقل ایڈیٹر کی ضرورت تھی الحمد للہ مولانا عبد البر اثری صاحب فلاحی گذشتہ سال اپریل سے اس کام کے لئے یکسو ہو کر لگ گئے ہیں اور یہ رسالہ ان کی ادارت میں صوری اور معنوی ترقی کے ساتھ پابندی سے شائع ہونے لگا ہے۔ اسے مزید معیاری اور مقبول عام بنانے کی کوشش جاری ہے۔ حیات نو کی توسیع اشاعت کیلئے مختلف مواقع پر مہمیں چلائی گئیں جس کے مثبت نتائج نکلے، اس کے لئے مزید موثر کوشش کی ضرورت ہے اور ایک منیجر کی فراہمی میں آپ کا تعاون درکار ہے جو میدان میں رہ کر زیادہ سے زیادہ توسیع اشاعت کے محاذ کو سنبھال سکے۔ آئندہ صدی کا پہلا شمارہ سابق ناظم جامعہ اور اہم تحریکی شخصیت مولانا صدر الدین اصلاحی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات وخدمات پر ایک دستاویزی نمبر کی شکل میں تقریباً تیار ہے جو ۲۵۰ صفحات پر مشتمل ہوگا۔

جیپ | الحمد للہ جیپ معمول کے مطابق رننگ پوزیشن میں رہی جامعہ اور انجمن کی ضرورتوں کے علاوہ دعوت وتبلیغ، ناگہانی ضروریات اور طبی امداد وغیرہ کے لئے استعمال ہوتی رہی اس کے علاوہ حسب گنجائش کرایہ پر بھی چلی جس کا حساب عموماً ماہانہ میٹنگوں اور شوریٰ کے اجلاس میں پیش ہوتا رہا۔

انجمن ہاؤس | انجمن ہاؤس کے لئے جو زمین حاصل ہوئی تھی وہ جامعہ کے احاطہ سے کافی دور تھی، شوریٰ کے مشورہ سے اسے فروخت کرکے مرکزی لائبریری کے پیچھے شمال جانب دو بسوا زمین رجسٹری کرائی گئی ہے آپ کے تعاون سے جلد ہی اس کی تعمیر شروع کردی جائے گی۔

ممتاز طلبہ کو انعامات طلبہ کی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے اور ان میں جذبۂ مسابقت پیدا کرنے کے لئے ہر سال اول دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو تشجیعی طور پر انعام دینے کا پروگرام مستقل طور پر جاری ہے، ۱۹۹۷ء تک کے انعامات پہلے تقسیم کئے جاچکے ہیں اور گذشتہ دو سالوں کے انعامات کتابی شکل میں اسی اجلاس میں تقسیم کی جارہی ہیں، وقتاً فوقتاً مختلف فنی میدان میں نمایاں کارکردگی سامنے آنے پر بھی حوصلہ افزائی کے لئے انعامات دیئے جاتے رہے ہیں۔

فارغین کو استقبالیہ روایت کے مطابق ہر سال فارغ ہونیوالے طلبہ کو استقبالیہ دیا گیا اور الحمدللہ بہتوں نے فوراً ہی ممبری قبول کی توقع ہے بقیہ انشاءاللہ جلد ہی اقدام کریں گے۔

جامعہ کو تعاون جامعہ کے مقاصد کو بروئے کار لانے کیلئے برابر مختلف انداز سے تمام ہی فارغین تعاون دیتے رہے۔ قطر یونٹ نے جدید ترین سہولیات کے ساتھ کمپیوٹر سیٹ اور کافی تعداد میں مراجع ومصادر کی کتب فراہم کیں، یقیناً یہ بات بھی باعث مسرت وصد شکر ہے کہ جامعہ کی مرکزی لائبریری کی تعمیر کی منصوبہ بندی اور اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں انجمن کا اہم رول رہا ہے۔ خود افتتاح کے موقع سے بھی بہی خواہان سے رابطہ کرکے کتابوں کا ہدیہ فراہم کیا گیا ہے۔ ممبئی یونٹ نے جامعہ کی مسجد کے لئے چٹائیاں اور محراب میں لگے ماربل کے کتبے فراہم کرائے ہیں۔

فلاحیوں کی علمی کاوشوں کی فراہمی تمام ہی فلاحی برادران کی علمی کاوشوں کو جمع کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا الحمدللہ کچھ پیش رفت ہوئی ہے تقریباً پچاس کتب جمع ہوگئی ہیں اس سلسلہ میں اہل قلم فلاحی برادران سے اپیل ہے کہ وہ اس کی تکمیل میں اپنا قیمتی تعاون فرمائیں۔

صندوق البر غریب طلبہ اور حاجت مند فارغین کے تعاون کے لئے ایک صندوق البر بھی قائم ہے جس سے وقتاً فوقتاً اعانت کی جاتی ہے اور حسب گنجائش قرض بھی دیا جاتا رہا ہے۔

متفرقات ملک وملت اور مدارس کو درپیش بہت سے مسائل اور چیلنجوں کے حوالہ سے وقتاً فوقتاً قراردادیں پاس ہوئیں۔ اہم شخصیات اور فلاحی برادران کی وفات پر تعزیتی خطوط بھیجے گئے اور حتی المقدور پہنچ کر تعزیت کی کوشش کی گئی۔ ذمہ داران انجمن جب بھی کہیں گئے

وہاں موجود فلاحیوں کی میٹنگوں کا اہتمام کرنے کی کوشش کی اور مختلف اوقات میں مختلف ذمہ داروں نے دورے بھی کئے۔

مالیات

کل آمد	4,77,052.84
اور کل اخراجات	5,32,959.56
خسارہ	55,906.72

اخیر میں چند ضروریات کی طرف توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں، (۱) انجمن ہاؤس کی تعمیر جو حیات نو، میٹنگ ہال، مہمانوں اور کارکنان کے قیام وغیرہ کی جملہ سہولیات پر مشتمل ہو (۲) فارغین کی کاوشیں جمع کرکے اشاعت کا پروگرام (۳) حاجت مند اور معذور فلاحیوں کی اعانت کے لئے مستقل فنڈ کا قیام (۴) حیات نو کو اپنے پیروں پر کھڑا کرنے کی کوشش۔

نئے داخلے وضمنی امتحانات

نئے داخلوں کے لئے داخلہ فارم کی ترسیل کا کام شروع ہوچکا ہے جو پانچ روپے جمع کرکے دفتر تعلیمات سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ یا بذریعہ ڈاک آٹھ روپیہ کا ٹکٹ بھیج کر منگوایا جاسکتا ہے۔ ضروری خانہ پری اور جملہ مطلوبہ کاغذات کے ساتھ ۱۰ رمضان المبارک تک دفتر جامعہ کو موصول ہوجانا ضروری ہے۔ پہلا داخلہ ٹسٹ ۱۹ رجنوری ۲۰۰۰ء کو دوسرا داخلہ ٹسٹ ۲۳ رجنوری ۲۰۰۰ء اور تیسرا داخلہ ٹسٹ ۲۷ رجنوری ۲۰۰۰ء کو ہوگا۔

۲۲ رتا ۲۷ رجنوری ۲۰۰۰ء کو ضمنی امتحانات طے شدہ نظام الاوقات کے مطابق ہوں گے۔ نظام الاوقات کی تفصیلات دفتر امتحان سے معلوم کی جاسکتی ہیں۔ ری کاؤنٹنگ کے لئے حسب ضابطہ مدرسہ کھلنے کے ۱۵ دنوں کے اندر درخواست جمع ہونی ضروری ہے۔ البتہ ضمنی امتحان میں شرکت کے خواہش مند طلبہ وطالبات کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ ضمنی امتحان شروع ہونے سے پہلے پہلے اپنی کارروائی مکمل کروالیں۔

خطبہ صدارت

امر بالمعروف ونہی عن المنکر ہمارا شعار ہے

مولانا رحمت اللہ اثری فلاحی مدنی
صدر انجمن طلبہ قدیم

الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نومن به و نتوكل عليه و نعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيات اعمالنا ومن يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادى له ونشهد ان لا اله الا الله وان محمد اعبده ورسوله وصلى الله علىٰ آله وصحبه اجمعين الى يوم الدين

وبعد فقد قال الله تعالىٰ فى محكم كتابه "ان اقيموا الدين ولا تتفرقوا فيه" وقال "واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تتفرقوا فيه" وقال "ان الله اصطفاه عليكم وزاده بسطة فى العلم والجسم والله يوتى ملكه من يشاء والله واسع عليم."

برادران گرامی قدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تین سال کے عرصہ کے بعد پھر آپ سبھوں سے اس بابرکت مجلس میں مل کر جس خوشی اور مسرت کا احساس ہو رہا ہے اسے لفظوں میں نہیں بیان کیا جا سکتا یہ محض خدائے بزرگ و برتر کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں سرجوڑ کر اپنے دین کی سربلندی اور مادر تعمیر و ترقی یعنی علم کے گہوارہ میں بیٹھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ہمارا سر خدا کے حضور جھکا ہے اور قلب خوشی سے معمور ہے لیکن عین اس خوشی کے ماحول میں اپنے ان محسنین کی یاد آرہی ہے جو اب ہم میں نہیں رہے اور اللہ نے انہیں اپنے پاس بلا لیا یہ وہ لوگ تھے جن کی ان تھک جدو جہد کا ثمرہ اور جیتا جاگتا ثبوت ہماری اور آپ کی صورت میں نظر آرہا ہے۔ میری مراد مولانا ابوبکر اصلاحی مرحوم اور مولانا

صدر الدین اصلاحی مرحوم سے ہے جنھوں نے ہر طرح کی قربانی دے کر اس درخت کو سینچا جو اتنا تن آور ہو چکا ہے کہ اسے آسانی سے ہلایا نہیں جا سکتا اور ہمارے بھائی عبدالرحیم فلاحی بن راحلہ فلاحی اور انجم افشاں فلاحی اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے۔

حضرات! انجمن کا قیام ۱۴ نومبر ۱۹۷۷ء کو عمل میں آیا ۲۲ سال کا عرصہ گذر گیا، بے سروسامانی کا مقابلہ کرتے ہوئے سخت حالات سے نبرد آزما ہوتے ہوئے انجمن ترقی کی منزلیں طے کرتی رہی اور آج پھر ایک بار شدید حالات میں ہم سے قربانی کی طلب گار ہے یہ ساتواں اجلاس عام ہے اور ہمیں سوچنا ہے کہ ہم کس طرح متحد اور یکسو ہو کر جامعہ کے لئے مفید سے مفید تر خدمات انجام دے سکتے ہیں۔

اس کے لئے مقاصد انجمن کی روشنی میں ہمیں اپنی کارکردگی کا جائزہ لینا ہوگا جن کی دستور میں وضاحت کی گئی ہے۔

فارغین جامعہ کو مقاصد جامعہ کے حصول کے لئے منظم کرنا ان کی صلاحیتوں کو ان مقاصد کے حصول کے لئے زیادہ سے زیادہ موثر اور مفید بنانے کی تدابیر اختیار کرنا، جامعہ کی تعمیر و ترقی میں ذمہ داران جامعہ کے ساتھ تعاون کرنا، مقاصد جامعہ کے حصول کے لئے دیگر دینی تعلیمی اداروں سے ربط رکھنا اور ان کا تعاون حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔

مقاصد جامعہ موجودہ دستور میں یوں ہیں۔

(۱) ایسے افراد تیار کرنا

جو قرآن وحدیث کا گہرا علم اور دینی بصیرت رکھتے ہوں۔ جن کی نظر وقت کے اہم مسائل پر ہو اور جو غیر اسلامی افکار و نظریات سے بخوبی واقف ہوں۔

جو اسلامی اخلاق و کردار کے حامل ہوں۔

جن میں احیائے دین او اعلاء کلمۃ اللہ کا جذبہ ہو۔

جو گروہی جماعتی اور فقہی اختلافات سے بالاتر ہو کر وسعت قلب و نظر کے ساتھ معاشرے کی اصلاح و تعمیر کا فریضہ انجام دے سکیں۔

(۲) ایسا نصاب تعلیم زیر عمل لانا کہ جس میں دینی اور عصری علوم کا بہترین امتزاج ہو اور جو جامعہ کی اساسی دفعہ نمبر ۳ سے ہم آہنگ ہو۔

(۳) اسلام کی خدمت کے لئے دور جدید کے تقاضوں کے مطابق فکری، علمی اور تحقیقی مواد فراہم کرنا۔

(۴) فنی تکنیکی اور پیشہ وارانہ تعلیم (VOCATIONAL) کا اس طرح نظم کرنا جو دفعہ نمبر ۳ شق نمبر ۱ سے ہم آہنگ ہو۔

اللہ کا شکر واحسان ہے کہ انجمن ان مقاصد کے حصول کے لئے جامعہ کی خدمت میں لگی ہوئی ہے اور اس نے چھوٹے سے چھوٹے کام سے لے کر بڑے سے بڑے کام کی انجام دہی میں جامعہ کا بھرپور اور فعال تعاون کیا ہے، جس کا جامعہ نے کھلے دل سے اعتراف کیا اور ہماری ہمت افزائی اور حوصلہ افزائی میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہے۔

ذرا آگے بڑھنے سے پہلے ہمیں اپنے گرد وپیش کا جائزہ لے لینا چاہئے ملکی اور بین الاقوامی سطح پر اسلام اور مسلمانوں کے تئیں اقوام عالم کے رویے میں زبردست اور قابل لحاظ تبدیلی آئی ہے اشتراکیت کی شکست وریخت کے بعد امریکہ کے سامنے اسلام واحد مد مقابل کی صورت میں سامنے آیا ہے اور وہ اسے بہر قیمت وبہر صورت کسی بھی میدان میں برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے اور یہ بات اپنی جگہ بالکل درست ہے کہ اسلام ہی اس کے چیلنجوں کا واحد دنداں شکن جواب ہے ایسی صورت میں ہماری ذمہ داری دو چند ہو جاتی ہے اور علمی وثقافتی میدان میں اس سے لوہا لینے کے لئے علم وہنر کے اعلی منازل کو چھونا ہمارے لئے ناگزیر ہے یہی اللہ تعالی کی سنت ہے جس کی طرف اس نے آیت مذکورہ بالا میں اشارہ کیا ہے۔ زاده بسطة فى العلم والجسم

دوسری طرف ہمارے ملک میں بڑھتی ہوئی فسطائیت کا رجحان دن بدن خطرناک سے خطرناک تر صورت اختیار کرتا جارہا ہے اور اب تو بہت کھل کر بغیر کسی لاگ لپیٹ کے بطور خاص مسلمانوں کے تعلیمی ادارے ان کے جارحانہ عزائم کا نشانہ بن رہے ہیں اور بڑی چابکدستی کے ساتھ ان کے خلاف مختلف الانواع سازشوں کے جال ڈالے جارہے ہیں

اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے مومنانہ فراست کی ضرورت ہے تاکہ ہم مدافعانہ رول چھوڑ کر اقدامی پوزیشن میں آسکیں۔ اخلاقی صورت حال بھی سخت تشویشناک ہے ماحول کی ہولناکی ہمیں کچھ سوچنے پر مجبور کرتی ہے داخلی محاذ اگر مضبوط ہو تو اعتماد کے ساتھ آگے بڑھا جاسکتا ہے ورنہ "رفتم کہ خار از پا کشم محمل نہاں شد از نظر" والا معاملہ ہوگا "اقیموا الدین" کے مابعد "ولا تتفرقوا فیہ" اور "واعتصموا بحبل اللہ جمیعا" کے ساتھ "ولا تفرقوا" کی یہی تفسیر ہے۔

حاضرین! ہم امت وسط ہونے کے مدعی ہیں انبیاء کی وراثت ہمارے حصے میں آئی ہے اخوت کے قیام کے لئے قربانی دینا ہمارا فریضہ ہے اور اصلاح ذات البین کے ہم مکلف ہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہمارا شعار ہے، اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے فکرمند ہونا چاہئے یہی ہماری دنیوی کامیابی کی کنجی ہے اور آخرت کا دارومدار بھی اسی پر ہے۔

ہمارے فارغین بھائی اور طلبہ قدیم مخاطب ہیں، وہ اپنا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ کہاں کھڑے ہیں؟ ہماری مادر علمی نے جن مقاصد کے لئے اپنی گود میں ہماری پرورش کی ہے اور کسی لائق بنایا ہے ہم اس کا کس حد تک پاس رکھتے ہیں اور اس کے اس قرض کو اتارنے کے لئے کیا کرتے ہیں؟

محترم اساتذہ کرام! آپ ہی معمار قوم ہیں نئی نسل کی تربیت ورہنمائی کے آپ امین ہیں آپ علم وعمل کے جس معیار پر ہوں گے آپ کے طلبہ اسی کا پرتو اور عکس ہوں گے، اگر ان میں خامی نظر آتی ہے ہمیں کمی کی شکایت ہے تو ہم ذرا گہرائی میں اتریں دیکھیں کہیں اس کا سبب ہم خود تو نہیں ہیں اور ان خامیوں کا مرجع خود ہماری ذات تو نہیں ہے خدارا یاد رکھئے۔ "کلکم راع کلکم مسئول عن رعیتہ"

عزیز طلبہ سے ہماری گذارش ہے کہ وہ اپنی قدر پہچانیں، وہ چاہیں تو کیا کچھ کر سکتے ہیں اس کا ادراک کریں محنت توجہ اور یکسوئی سے وہ کن اعلی منازل پر پہونچ سکتے ہیں اور بے توجہی اور غفلت ان کے حق میں کس قدر ہلاکت آفریں ہے اس کا شعور پیدا کریں، جن

کو اپنی خامی اور کمی کا شعور نہیں ہوتا وہ اس کی تلافی کے لئے ہرگز فکر مند نہیں ہو سکتے۔ اس وقت ساری دنیا کی نظر اسلام اور اہل اسلام پر لگی ہے، ہر چہار جانب سے اسلامی دہشت گردی کے الزامات کی یلغار ہے، ذرا رک کر سوچئے بات کیا ہے؟ وہ آپ سے کیا چاہتے ہیں آپ اس کی طلب پر کتنا نیچے اتر سکتے ہیں یا وہ کیا وسائل ہیں جنہیں اپنا کر آپ ان کا رخ موڑ سکتے ہیں۔

ان بدلتے ہوئے حالات میں اپنے اندر کیا بدلاؤ لایا جائے کیا پالیسی اپنائی جائے، نصاب تعلیم کیا ہو تربیت کی کیا راہیں ہوں ترجیحات کن امور کو حاصل ہو کیا چیزیں صرف نظر کے لائق ہیں اور کیا چیزیں آپ کی توجہ کی محتاج ہیں یہ جاننا ہوگا اور اس کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنا ہوگا۔

فارغین جامعہ! آپ فلاح کے نمائندے ہیں، درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے آپ ہی جامعہ کا تعارف ہیں چلتا پھرتا جیتا جاگتا نمونہ ہیں یہ آپ کو سوچنا ہے فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے کیسا نمونہ پیش کرنا ہے اسی کے لحاظ سے تیاری کرنی ہے۔

حضرات ہم جامعہ میں اساتذہ اور منتظمین کے سامنے اپنے کو پیش کرتے ہیں ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ ہمیں جس مقصد سے آپ نے پڑھایا لکھایا تھا ہمیں دیکھئے اور پرکھئے آپ ہمیں کہاں پاتے ہیں ہم میں مزید کیا کچھ دیکھنا چاہتے ہیں ہمیں بتایئے ہماری رہنمائی کیجئے ہمارے لئے دعا کیجئے اور جو دوا کر سکتے ہیں ضرور کیجئے۔

فارغین حضرات! آخری گذارش یہ ہے کہ حیات نو آپ کا آرگن ہے آپ کو جامعہ سے مربوط رکھتا ہے اور آپ کا مقصد یاد دلاتا ہے اس کا ضرور مطالعہ کیجئے! یہ آپ کو آپ کے اساتذہ سے آپ کی جامعہ سے آپ کے مقصد سے ہمیشہ قریب اور مربوط رکھے گا۔

اب میں شاعر اسلام ڈاکٹر محمد اقبالؒ کے اس شعر کے ساتھ رخصت ہوتا ہوں

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی — اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی
اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی — جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

شام ادب

ادارہ

۱۶/اکتوبر ۹۹ء کی شام ایک ادبی نشست کا اہتمام تھا جس کا انتظام جامعہ کے وسیع و عریض میدان میں کھلے آسمان کے نیچے کیا گیا تھا تاکہ آنے والوں کو جگہ کی تنگی کا شکوہ نہ کرنا پڑے اور روح پرور فضا میں مشام جاں معطر کر سکیں اور اس کا بھرپور لطف اٹھا سکیں چنانچہ اس کی کشش نے سب کو اپنی طرف کھینچ لیا تھا گویا پورا دیار اللہ پڑا ہو خصوصاً شعر و سخن کی ایسی سنجیدہ محفلیں کم ہی منعقد ہوتی ہیں اس لئے اس میں ہر طرح کے لوگ موجود تھے اس نشست کی صدارت نامور ادیب اور ادارہ ادب اسلامی ہند کے صدر جناب ڈاکٹر سید عبدالباری شبنم سبحانی صاحب نے فرمائی اور نظامت کے فرائض جامعہ کے سپوت نوجوان شاعر عمیر منظر فلاحی نے انجام دیئے تمہیدی کاروائی کے بعد اس موقع سے سب سے پہلے انجمن طلبہ قدیم کی جانب سے ترغیب و حوصلہ افزائی کے لئے ان طلبہ کے مابین انعامات تقسیم کئے گئے جنہوں نے اپنے درجات میں اول، دوم، سوم پوزیشن حاصل کی تھی یہ انعامات حسب روایت ہر سال تقسیم کئے جاتے ہیں اس موقع سے گذشتہ دو سالوں کے انعامات تقسیم کئے گئے بعض مستحقین جو موقع پر موجود نہیں تھے ان کے انعامات محفوظ ہیں جو بعد میں مستحقین تک پہنچا دیئے جائیں گے۔

کاروائی کو آگے بڑھاتے ہوئے ابتداء میں ناظم مشاعرہ نے اردو زبان و ادب کے تعلق سے مدارس کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ ”آزادی کے بعد جب اردو کو دیس نکالا دینے کی سازشیں ہو رہی تھیں اس وقت یہی مدارس تھے جنہوں نے اس زبان کو سنبھالا دیا اور ہمارے ادبی منظر نامے پر وہی شخصیات آج بھی زیادہ توانا و تندرست اور قد آور نظر آتی ہیں جن کی تعلیم کا رشتہ مدارس سے جڑا ہے“ اس ضمن میں ناظم مشاعرہ نے مجروح سلطان پوری سے لے کر عامر عثمانی، نشور واحدی، رشید حسن خاں، نثار احمد فاروقی، اختر الایمان، جان نثار اختر اور ابو المجاہد زاہد کا نام خصوصیت سے ذکر کیا۔

ملک کے گوشے گوشے سے جو شعراء کرام تشریف لائے تھے ہر ایک نے اپنے

کلام پیش کیے نصف شب کے بعد یہ نشست ختم ہوئی اور اخیر تک سامعین کی دلچسپی یکساں طور پر برقرار رہی مختلف شعراء کے جو اشعار ذہنوں میں محفوظ رہ گئے ہیں بدیہ قارئین ہیں۔

ڈاکٹر تابش مہدی

وہ اپنے ہاتھوں خود ہی مر رہا ہے
خدا بننے کی کوشش کر رہا ہے
سیاست کا عجب منظر رہا ہے
ہمیشہ زد میں میرا گھر رہا ہے
محبت خیر خواہی اور مروت
یہ الزام میرے سر رہا ہے

ڈاکٹر آفاق فاخری

خدا ان ہاتھوں کو اب کوئی معجزہ بھی دے
کہ شہر سنگ میں شیشہ گری ملی ہم کو

معین شاداب

ہوش مندوں کی قیادت تو بہت دیکھ چکے
اب ہے دیوانوں کا حق انکو امامت دیجائے

رشید انصاری

لہو کس کا ہے کتنا گرم جو میکدے والے
کبھی شیشے میں رکھتے ہیں کبھی ساغر میں رکھتے ہیں

ڈاکٹر شفیق اعظمی

مقصد عظیم ہے تو بجا ہے ہر ایک بات
بے وجہ آسمان نہ سر پر اٹھایئے

قمر رسول پوری

نکال رات کے پردے سے صبح کا سورج
مزاج وقت بدلنے کا انتظار نہ کر

اکرم جلال پوری

ہٹادو مسجدوں سے اپنے نام کے پتھر
خدا کے گھر ہیں یہ ان کو نہ اپنے نام کرو

جاوید احسن

اٹھایا ہے ہمیشہ بار غم ہم نے زمانے کا
کسی پر ظلم ہو محسوس کی شرمندگی ہم نے

ریاض قاصد

انصاف کا پیغام تو کیا دے گا جہاں کو
انصاف تیرے شہر میں دم توڑ رہا ہے
سو کام نکلتے ہیں یہاں قوت زر سے
قانون بدل جاتے ہیں خنجر کے اثر سے

(بقیہ ص ۶۳ پر)

روداد اجلاس شوریٰ

سکریٹری انجمن

۱۷/اکتوبر ۹۹ء کو بعد نماز فجر دفتر انجمن میں مولانا ابوالکارم صاحب فلاحی ازہری کی تلاوت کلام پاک سے اگلی میقات کے لئے نومنتخب شوریٰ کا اجلاس شروع ہوا۔ اجلاس کی صدارت صدر انجمن مولانا رحمت اللہ صاحب اثری فلاحی مدنی نے فرمائی اس اجلاس میں درج ذیل ارکان شوریٰ شریک رہے۔(۱) مولانا ابوالکارم صاحب فلاحی (۲) مولانا نسیم غازی صاحب فلاحی (۳) مولانا مقبول احمد صاحب فلاحی (۴) مولانا انصار احمد صاحب فلاحی (۵) مولانا جاوید اشرف صاحب فلاحی (۶) مولانا اظہار احمد صاحب فلاحی (۷) مولانا انیس احمد صاحب فلاحی (۸) مولانا اشرف حسین صاحب فلاحی (۹) مولانا محبوب عالم صاحب فلاحی (۱۰) مولانا عبدالبر اثری صاحب فلاحی (۱۱) مولانا طارق اکرام صاحب فلاحی (مدعو خصوصی) (۱۲) مولانا عبدالعظیم صاحب فلاحی۔

مولانا نور محمد صاحب فلاحی اپنی شدید علالت کی وجہ سے اور دیگر ارکان شوریٰ اپنے مسائل کی وجہ سے شریک اجلاس نہ ہو سکے البتہ سبھی کے زبانی یا تحریری معذرت نامے موصول ہوئے۔ جن کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔(۱) مولانا عبداللہ فہد صاحب فلاحی (۲) مولانا حافظ محمد ابوذر صاحب فلاحی (۳) مولانا حافظ محمد ادھم صاحب فلاحی (۴) مولانا عبدالعزیز صاحب سلفی فلاحی۔

سب سے پہلے اجلاس عام اور پیش آمدہ صورت حال کا جائزہ لیا گیا اور اصلاح حال کے لئے مختلف تجاویز سامنے آئیں اس ضرورت کو بھی محسوس کیا گیا کہ صحیح صورت حال سے تمام وابستگان و بہی خواہان کو باخبر کیا جائے۔

صدر انجمن کی خرابی صحت اور مصروفیات کو دیکھتے ہوئے معاون صدر کی ضرورت محسوس کی گئی اور مولانا جاوید اشرف صاحب فلاحی کو ان کا معاون منتخب کیا گیا۔ اتفاق رائے سے طے پایا کہ راقم الحروف رضوان الحق فلاحی سکریٹری انجمن اور مولانا عبدالعظیم صاحب فلاحی خازن انجمن ہوں گے مولانا انصار احمد صاحب فلاحی خازن کی سرپرستی فرمائیں گے۔

اخیر میں مولانا ابوالکارم صاحب فلاحی کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

خطبہ استقبالیہ

جلسہ تقسیم اسناد (کلیۃ البنات)

مولانا رحمت اللہ اثری فلاحی مدنی
مہتمم جامعۃ الفلاح، صدر انجمن طلبہ قدیم

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیأت اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلاھادی لہ ونشھد ان لاالہ الااللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ

فقد قال اللہ تعالیٰ فی کتابہ الکریم اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم وماکان المومنون لینفروا کافۃ فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون (التوبۃ: ۱۲۲) وقد قال النبی ﷺ من عال ثلاث بنات فادبھن وزوجھن واحسن الیھن فلہ الجنۃ

حضرات مہمانان گرامی قدر وخواتین ومعلمات وفارغات وطالبات اور شابات وشابات ہم اساتذہ ارکان، طلبہ وطالبات اہالیان قصبہ ومضافات کی طرف سے دل کی گہرائیوں سے جامعۃ الفلاح کے شعبہ کلیۃ البنات میں آپ کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ ہمارے قلوب آپ کو اس مبارک تقریب میں دیکھ کر شکر وسپاس اور مسرت وانبساط کے جذبات سے معمور ہیں جن کا اظہار ہمارے مقدور سے باہر ہے۔

قصبہ بلریا گنج جدید شہری سہولتوں سے محروم ایک دور افتادہ آبادی جو ربع صدی پہلے ایک گمنام خطہ تھا اگر چہ غیر معروف رہا ہے لیکن یہ معروف اہل علم کے حسین مرکز میں واقع ہے اس کے چاروں طرف مولانا ابواللیث کا وطن چاند پٹی میں مولانا عبدالسلام کا وطن علاؤالدین پٹی مفتی سعید صاحب کا وطن ہنگائی پور علامہ شبلی نعمانی کا وطن بندول مولانا اسلم

صاحب کا وطن چیراج پور مولانا امین احسن اصلاحی کا وطن بمہور اور مولانا عبدالرحمن صاحب کا وطن مبارکپور ہے یہاں جسم کا علاج کرنے کے لئے ایک بزرگ ہستی (جو جامعہ کی تاسیس میں نمایاں مقام رکھتے ہیں) اور تحریک اسلامی کے فعال کارکن ہیں، موجود تھے اور جو بلریا گنج کی شہرت کا واحد مرجع تھے، پھر تحریک اسلامی کا چلن ہوا اور لوگ جسم کے ساتھ ہی روحانی علاج کی طرف متوجہ ہوئے یہ محض تحریک اسلامی کا فیض ہے کہ اس وقت بچیوں کی اس عظیم درس گاہ میں طالبات وفارغات اور مہذب سلیقہ شعار اور باوقار خواتین کا یہ بحر بیکراں ہمارے سامنے ٹھاٹیں مار رہا ہے یہ محض کا اللہ کا فضل واحسان ہے کہ متعلقین جامعہ کی چند سالہ مخلصانہ کوشش رنگ لا رہی ہیں اور ان کا لگایا ہوا یہ درخت برگ وبار لا رہا اور اپنے وسیع وعریض سایہ میں ہمیں آرام پہونچا رہا ہے۔

تحریک اسلامی ہند کے پیش نظر روز اول سے ہی دین کا جامع وکامل اور ہمہ جہتی تصور رہا ہے کہ وکذالک جعلنا کم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس کے تحت امت مسلمہ کا مقصد وجود شہادت حق ہے اور شہادت حق کا یہ فریضہ ہمیں تمام شعبہ ہائے زندگی میں ادا کرنا ہے چونکہ تعلیم وتربیت کا شعبہ سب سے زیادہ اہم اور بنیادی ہے اس پر دوسرے شعبوں کی اچھائی وبرائی کا انحصار ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم ایسے نظام تعلیم کو بروئے کار لانے کی کوشش کریں جس کے ذریعہ ایسے علماء تیار ہوں جو اسلامی سیرت وکردار کا نمونہ ہونے کے ساتھ زمانہ کے مسائل ومعاملات اور تحریکات ونظریات سے بھی واقف ہوں اور اپنی علمی وعملی کاوشوں سے اس دور کے ذہن ودماغ پر اسلام کے ہمہ گیر اور جامع دستور حیات کی ناگزیریت کے نقوش مرتسم کر سکیں۔

چنانچہ جماعت اسلامی ہند نے تعلیمی میدان میں مندرجہ ذیل امور پر اپنی توجہ مرکوز کی (۱) اسلامی نقطہ نظر کے مطابق نصاب ودرسی کتب کی تیاری (۲) درس گاہوں کا قیام (۳) اسلامی نقطہ نظر کے مطابق اساتذہ کی ٹریننگ (۴) حکومتی تعلیمی پالیسی ودرسی کتب کے سلسلہ میں نمائندگی (۵) تعلیمی امور میں دیگر اجتماعی سطح پر ہونے والی کوششوں کے ساتھ اشتراک وتعاون

جماعت اسلامی ہند نے اعلیٰ دینی تعلیم کا جو خاکہ طے کیا تھا اس کے تحت ۱۹۶۱ء میں جامعۃ الفلاح کا قیام عمل میں آیا جو موجودہ مادہ پرستانہ اور اخلاقی قدروں سے عاری ماحول اور غیر اسلامی افکار و نظریات کی مسلسل یلغار کا مقابلہ کر کے اس کا مسکت جواب دے سکے چنانچہ اس نے اپنے پیش نظر جو مقاصد رکھے ہیں یوں ہیں

(۱) ایسے افراد تیار کرنا

(الف) جو قرآن و سنت کا گہرا علم اور صحیح دینی بصیرت رکھتے ہوں۔

(ب) جن کی نظر وقت کے اہم مسائل پر ہو اور جو غیر اسلامی افکار و نظریات سے بخوبی واقف ہوں۔

(ج) جو اسلامی اخلاق و کردار کے حامل ہوں۔

(د) جن میں احیائے دین اور اعلاء کلمۃ اللہ کا صحیح جذبہ ہو۔

(و) جو گروہی جماعتی اور فقہی اختلاف سے بالاتر ہو کر وسعت قلب و نظر کے ساتھ معاشرے کی اصلاح و تعمیر کا فریضہ انجام دے سکیں۔

(۲) ایسا نصاب تعلیم زیر عمل لانا جس میں دینی اور دنیوی تعلیم کا بہترین امتزاج ہو۔

خواتین معاشرے کا نصف بہتر ہیں ان کی گود میں نئی نسل پلتی ہے اور ان ہی کے افکار و نظریات کی گہری چھاپ گھر محلے اور بچوں پر پڑتی ہے اس لئے وہ جس قدر باشعور ہوں گی نئی نسل میں وہی شعور منتقل ہوگا۔ اسی لئے جامعۃ الفلاح نے آغاز کار ہی سے ان کو ساتھ رکھا بلکہ اس شعبہ پر خصوصی توجہ دی اور لڑکوں کے شانہ بشانہ بلکہ ان سے کہیں زیادہ یکسوئی کے ساتھ تعلیمی میدان میں ترقی کے منازل طے کر رہی ہیں صرف چوتھائی صدی میں اس علاقہ کا نقشہ بدل گیا ان کے خاص حالات و میدان کار کے پیش نظر ان کے نصاب میں ہوم سائنس نظری و عملی کو خاص مقام دیا گیا ہے۔ اب بچیوں کی تعلیم کا چرچا عام ہے اور لوگ بڑی تیزی سے اس طرف متوجہ ہو رہے ہیں اور بچیوں کی درسگاہیں بڑی تیز رفتاری سے کھل رہی ہیں اسلام پسند تحریکی معلمات کی طلب کافی بڑھ گئی ہے چنانچہ جامعۃ الفلاح نے بچیوں کے لئے خاص "تخصص فی التدریس" کا شعبہ کھولا ہے جس میں نمایاں فارغات

کو تدریس کی عملی اور علمی ٹریننگ دی جا رہی ہے اب اس شعبہ کو مزید فعال اور کارآمد بنانے کے لئے مفید اقدامات کئے گئے ہیں۔

اس وقت بچیوں کی تعداد تقریباً تین ہزار ہے عمیت سے داخلہ ہوتا ہے انتظام ناکافی ہے کلاس اور سیکشنوں میں ان کی تعداد قابو سے باہر ہو جاتی ہے اور بے شمار طالبات کو عدم گنجائش کی وجہ سے واپس کرنا پڑتا ہے۔

ممتاز ماہر تعلیم اور سابق وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے ہندوستانی درسگاہوں کے سروے کے تعارف میں لکھا ہے کہ مدارس اور عصری تعلیم کو ایک دوسرے کے قریب لانے کی ضرورت ہے جو تجاویز انہوں نے پیش کی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) دینی مدارس اپنے نصاب میں جدید کارآمد مضامین کو داخل کریں۔

(۲) مدارس کے ثبات کیلئے مالیات کے شعبہ کو مضبوط کیا جائے۔

(۳) اساتذہ کی باقاعدہ ٹریننگ کا نظم کیا جائے۔

(۴) وسائل کے مطابق (الف) دینی (ب) دینی و حرفتی (ج) دینی و عصری کا اہتمام

(۵) ورزش کھیل کا نظم ہونا چاہئے

(۶) تنظیم مدارس، ریاستی و مرکزی بورڈ

(۷) یونیورسٹیوں سے مدارس کا الحاق

(۸) ہر مدرسہ میں فارغین کا ریکارڈ اور ابنائے قدیم کے مشورہ سے نصاب اور طرز تدریس تبدیلی

(۹) امتحان کے لئے میثاقی امتحان کے ساتھ داخلی تخمین کے طریقہ کا انضباط

(۱۰) طریق تدریس میں حفظ و یادداشت کے ساتھ فہم و ادراک پر زور نیز علم کتاب و سنت کے ساتھ مشاہدات و تجربات اور غور و فکر پر مبنی علم وہ عصری آگہی بھی ضروری ہے جو برق رفتار زمانے کا ساتھ دے سکے۔

الحمد للہ کہ جامعۃ الفلاح نے ان وصایا عشر کو عملی جامہ پہنانے میں قابل ذکر اور قابل تقلید مثالیں قائم کی ہیں۔

موجودہ بدلے ہوئے حالات میں ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ عالمی سطح پر ان سفارشات کی اہمیت دوچند ہو گئی ہے اس وقت ملکی اور بین الاقوامی سطح پر اسلام، اہل اسلام اور خصوصاً دینی مدارس پر باطل کی چوطرفہ یلغار کا مقابلہ کرنے کے لئے بوڑھے بچے نوجوان ادھیڑ لڑکے اور لڑکیوں کو ہر طرف سے یکسو ہو کر زیور علم سے مسلح ہونے کی ضرورت ہے تاکہ معرکہ حق و باطل میں وہ اپنا اپنا داعیانہ کردار ادا کر سکیں۔

معزز حاضرین میں پھر ایک بار آپ تمام حاضرین و حاضرات کا پرتپاک استقبال کرتے ہوئے شکرگذار ہوں کہ آپ نے ہماری دعوت پر لبیک کہا، وقت نکالا اور اسفار کی مشقات برداشت کر کے ہماری اور ہماری ماؤں بہنوں کی حوصلہ افزائی فرمائی اللہ تعالیٰ آپ کی مخلصانہ جدوجہد کو قبول فرمائے اور اس کا بہترین اجر عطا فرمائے۔

آخر میں میں اپنے مخلصین منتظمین و معلمین و معلمات و طالبات و فارغات کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنے اس پروگرام کی کامیابی کے لئے ہر طرح کا تعاون پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو مزید کی توفیق دے کہ وہ اس سرزمین ہند میں اللہ کے کلمے کو بلند کرنے اور اسکے دین کی اقامت کے لئے ہمہ آن تیار رہیں۔

(بقیہ تقریب تقسیم اسناد و دوسرا اجلاس عام انجمن طالبات قدیم)

(۱) محترمہ آسیہ صاحبہ (۲) محترمہ سلمٰی سجاد صاحبہ (۳) محترمہ سلمٰی سلامت اللہ صاحبہ
(۴) محترمہ عارفہ زینب صاحبہ (۵) محترمہ سمیہ سبحانی صاحبہ (۶) محترمہ سلمٰی خورشید صاحبہ
(۷) محترمہ نور الصباح صاحبہ (۸) محترمہ راشدہ فرخ صاحبہ (۹) محترمہ ارجمند صاحبہ
(۱۰) محترمہ فرحان انوار صاحبہ (۱۱) محترمہ درخشاں خلیل صاحبہ (۱۲) محترمہ شاہدہ اسعد صاحبہ
(۱۳) محترمہ بشریٰ علائی صاحبہ (۱۴) محترمہ بشریٰ خورشید صاحبہ (۱۵) محترمہ شاہدہ خورشید صاحبہ

بعد میں شوریٰ کے اجلاس میں طے پایا کہ راقمہ آسیہ فلاحی سکریٹری انجمن طالبات قدیم ہوں گی اور محترمہ سلمٰی سجاد فلاحی صاحبہ خازن نیز محترمہ سلمٰی سلامت اللہ صاحبہ معاون خازن ہوں گی۔

آخر میں ۱۶/اکتوبر ۱۹۹۹ء کو مختلف تجاویز مشوروں و تاثرات کے ہجوم میں یہ روح پرور اجلاس اختتام پذیر ہوا اللہ تعالیٰ اجلاس کی خیرات و برکات کو دیرپا فرمائے۔ آمین

تقریب تقسیم اسناد
و دوسرا اجلاس عام انجمن طالبات قدیم

آسیہ فلاحی

تقریب اسناد اور انجمن طالبات قدیم کا دوسرا اجلاس عام حسب اعلان ۱۵/۱۶/اکتوبر ۱۹۹۹ء مادر علمی کلیۃ البنات جامعۃ الفلاح میں منعقد ہوا جس میں مختلف مقامات سے فارغات کی معتد بہ تعداد نے شرکت کی دن کے پروگراموں میں عموماً مضافات کی خواتین مائیں اور بہنیں کثیر تعداد میں شریک رہیں۔

۱۵/اکتوبر ۱۹۹۹ء کو سب سے پہلے ۹ بجے صبح طالبات کے تعلیمی مظاہرے سے پروگرام کا آغاز ہوا جس کی صدارت ہیڈ معلمہ محترمہ سلمٰی صاحبہ صالحاتی نے فرمائی اس میں طالبات نے متنوع پروگرام پیش کئے جس کی جھلکیاں حسب ذیل ہیں۔

تلاوت	آمنہ نسرین	عالمہ پنجم	
درس قرآن	رفعت علی	فاضلہ اخری	سورہ ق
حمد	آفرین مشتاق	فاضلہ اولی	
درس حدیث	عائشہ طاہر	عالمہ چہارم	''حب رسولؐ''
نعت	قیصرہ عمران	عالمہ پنجم	
تقاریر	تسنیم کوثر	فاضلہ اخری	''حالات حاضرہ اور مسلمان''
	ثریا انور	عالمہ پنجم	''محسن اعظمؐ''
	نغمہ سراج	عالمہ چہارم	''علم''

''ترانہ فلاح کلیۃ البنات'' نصیبہ اور اس کی سہیلیاں

تقاریر	ہما ارشاد	فاضلہ اخری	''سیرت صحابیات اور ہم''
	سمیہ ارشاد	فاضلہ اولی	''قرآن عظیم انقلاب''
نظم	زاہدہ تبسم	عالمہ دوم	

تقاریر	افشاں فردوس	عالمہ پنجم	''اسلام اور پردہ''
	عارفہ ارم	ششم	''نماز''
	ذکیہ	عالمہ چہارم	''باہمی اتحاد واتفاق''
	آمنہ	عالمہ سوم	''جہیز اور ہمارا معاشرہ''
	گلنار	عالمہ چہارم	''شکر گذاری''
نظمیں	ہما ممتاز	ہفتم	
	شمشیرہ	چہارم	

دوسرا اسیشن جو تقسیم اسناد کے لئے مخصوص تھا ۱۱ بجے شروع ہوا جس کی صدارت جناب ریاض احمد صاحب رکن شوریٰ جامعۃ الفلاح، معاون امیر حلقہ مہاراشٹرا ور کن نمائندگان جماعت اسلامی ہند نے فرمائی۔ آپ زبان وقلم پر یکساں دسترس رکھتے ہیں تزکیہ نفس کے حوالے سے آپ کی گراں قدر تصنیف منصۂ شہود پر آچکی ہے۔ اسی سیشن میں سب سے پہلے مولانا رحمت اللہ اثری صاحب فلاحی مدنی معاون مہتمم جامعۃ الفلاح نے اپنا خطبہ استقبالیہ پیش فرمایا جو اپنی اہمیت کے پیش نظر من وعن الگ سے اسی شمارے میں شائع کیا جارہا ہے لہذا اسے وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

اس کے بعد ممتاز طالبات کو اسناد سے نوازا گیا جن طالبات کو اسناد سے سرفراز کیا گیا ان کے اسماء حسب ذیل ہیں قمر جہاں، صائمہ، تسنیم ضیاء، ام کلثوم، ام حبیبہ، ام شہزادہ، عز التسنیم، نجمہ سراج، شاہدہ خورشید، اسماء ریاض، شادماں فردوس۔

مہمانان خصوصی جناب ریاض احمد صاحب نے بعد حمد وصلوٰۃ ممتاز طالبات کو دعائیں دیتے ہوئے فرمایا کہ علم کے بغیر نہ تو آدمی خود کو پہچان سکتا ہے نہ اپنے آپ کو اور نہ اس دنیا کو اسلئے آپ انتہائی خوش قسمت ہیں کہ اللہ نے آپ کو اس نعمت سے مالا مال کیا ہے آپ نے علم کے مطابق عمل پر زور دیتے ہوئے بدیع الزماں سعید نوری کا وہ معروف قول بھی سنایا

هلك الناس الا العالمون	لوگ ہلاک ہونے والے ہیں سوائے عالم کے
هلك العالمون الا العاملون	عالم ہلاک ہونے والے ہیں سوائے عامل کے
هلك العاملون الا المسلمون	عامل ہلاک ہونے والے ہیں سوائے مسلم کے

اخیر میں جناب مسیحا قادری صاحب معاون مہتمم کلیۃ البنات نے اپنے کلمات تشکر میں فرمایا ''آپ لوگوں نے اس ادارے میں قدم رکھا ہمارے لئے باعث فخر ہے ہم آپ سب کی تہہ دل سے شکر گذار ہیں اور اللہ سے دعا ہے کہ آپ جیسی ہستیاں ہمیشہ آتی رہیں۔''

تیسرا اسیشن بعد نماز جمعہ محترمہ سیدہ مشفقہ وقار صاحبہ سابق ہیڈ معلمہ کی زیر صدارت شروع ہوا محترمہ سلمیٰ صاحبہ صالحاتی ہیڈ معلمہ کلیۃ البنات نے تمام حاضرات کو خوش آمدید کہتے ہوئے ان کا پر خلوص استقبال کیا اور انہیں جامعۃ الفلاح کے اغراض ومقاصد سے آگاہ کیا اس سیشن میں مختلف فارغات نے ''فارغات کلیۃ البنات اور ان کی ذمہ داری'' کے عنوان پر مختلف جہات سے اظہار خیال فرمایا محترمہ نور الصباح فلاحی صاحبہ نے ''امر بالمعروف ونہی عن المنکر'' کے فریضے کی ادائیگی کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ''اس کار نبوت کو انجام دینے کے لئے پیغمبرانہ دلسوزی، شفقت ومحبت بے پناہ حوصلہ اور اصلاح کی شدید تڑپ کے ساتھ ساتھ ضروری ہے کہ عملاً بھی ان تعلیمات کا نمونہ ہو کیوں کہ انسان قول کے مقابلے میں عمل وکردار سے زیادہ متاثر ہوتا ہے''

تقریر سے ممکن ہے نہ تحریر سے ممکن
وہ کام جو انسان کا کردار کرے ہے

محترمہ نسیمہ مالک فلاحی صاحبہ نے اس آیت کریمہ ''قوا انفسكم واهليكم نارا'' کے تحت اپنے خیالات کا اظہار کیا آپ نے فرمایا کہ ''یہ آیت بتاتی ہے کہ انسان کی ذمہ داری صرف یہ نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو جنت کا مستحق ٹھہرانے میں لگا رہے بلکہ وہ اپنے اہل وعیال کو بھی اس کی ترغیب دلائے اور اگر ان کا قدم برائی کی طرف بڑھ رہا ہو تو ان کو روکنا اس پر فرض ہے''

محترمہ مسلمہ فلاحی صاحبہ نے بہت ہی موثر انداز میں بتایا کہ ''شمع رسالت کے پروانوں نے راہ حق میں جو مصائب وآلام برداشت کئے ہیں ان کا حال پڑھ کر جسم پر لرزاں طاری ہو جاتا ہے یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ضرورت پڑنے پر راہ حق میں اپنی جانوں تک کے نذرانے پیش کردئے یہ نفوس قدسیہ امت مسلمہ کے محسنین میں اور امت مسلمہ ان کے احسانات کے بار گراں سے تا قیامت سبکدوش نہیں ہو سکتی یہی وہ باصفا ہیں جو'' اولئك

هم المومنون حقا واولئك هم الفائزون" کی سند از وال سے نوازے گئے۔"

اسی سیشن کے اخیر میں طالبات کے اندر زیادہ سے زیادہ تعلیمی استعداد بڑھانے اور جذبہ مسابقت پروان چڑھانے کے لئے انجمن طالبات قدیم کی جانب سے تمام ہی درجات میں اول، دوم، سوم پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات کو انعامات سے نوازا گیا۔

۱۶/۱ اکتوبر ۱۹۹۹ء کو مصروفیتوں کا آغاز ۹ بجے صبح شاہدہ اسعد فلاحی صاحبہ کی پرسوز قرأت سے ہوا۔ اس سیشن کی صدارت محترمہ ساجدہ فلاحی صاحبہ نے کی۔

قرأت کے بعد محترمہ سمیہ سبحانی صاحبہ نے ''انفاق فی سبیل اللہ'' پر ایک جامع تقریر کی۔ موصوفہ کی تقریر کے بعد صدر انجمن طالبات قدیم، محترمہ ساجدہ فلاحی صاحبہ نے سب کا پرتپاک خیر مقدم کرتے ہوئے خطبہ صدارت پیش کیا۔ موصوفہ نے اپنے خطبہ میں انجمن کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے دعوت واصلاح کے میدان میں خواتین کی ضرورت واہمیت اور ان کے اہم وغیر معمولی رول کی جانب توجہ دلائی اور فرمایا ''ایسے نازک وقت میں جب کہ کالجز اور یونیورسیٹیاں طالبات کو بے راہ روی کی طرف لے جارہی ہیں ہم فارغات کی ذمہ داریاں دوچند ہوجاتی ہیں''

خطبہ صدارت کے بعد سکریٹری انجمن طالبات قدیم، راقمہ نے گذشتہ تین سالوں کی رپورٹ پیش کی جو الگ سے ہدیہ قارئین ہے۔

رپورٹ انجمن کے بعد باہمی تعارف کی مجلس منعقد ہوئی جس سے جامعہ میں گذارے ہوئے محبت وشفقت کے ان قیمتی لمحات کی جانب، افکار، وخیالات چلے گئے جو زندگی کا بہترین سرمایہ تھے۔

اخیر میں انتخابی نشست کا آغاز ہوا ام شہزادہ فلاحی کی قرأت سے ہوا اس کی صدارت محترمہ ساجدہ صاحبہ فلاحی نے کی طریقہ انتخاب کی تفہیم کے بعد صدر انجمن اور ارکان شوریٰ کا انتخاب عمل میں آیا صدر انجمن محترمہ ساجدہ صاحبہ فلاحی کی عظیم تر خدمات کی وجہ سے آئندہ میقات کے لئے آپ کو ہی صدارت کے منصب پر بحال رکھا گیا اور کثرت رائے سے شوریٰ کے لئے درج ذیل فارغات کا انتخاب عمل میں آیا۔

(بقیہ ص ۸۰ پر)

رپورٹ انجمن طالبات قدیم

آسیہ فلاحی

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام علىٰ رسوله الكريم وآله واصحابه اجمعين اما بعد

سب سے پہلے میں اس رب کریم کا شکر ادا کرتی ہوں کہ جس نے ایک بار پھر ہمیں اس بات کا موقع دیا کہ ہم اپنی مادر علمی کی آغوش میں یکجا بیٹھ سکیں اپنے ماضی کی یادوں کو تازہ کرسکیں۔ اسی مادر علمی نے ہمیں اس لائق بنایا کہ ہم آج اس کی ترقی کے لئے کچھ سوچ سکیں اور آئندہ اس کی ترقی وعروج اور اس کی خدمت کے لئے کچھ راہیں متعین کرسکیں۔

میں اس وقت آپ کے سامنے اس لئے کھڑی ہوئی ہوں کہ انجمن طالبات قدیم کلیۃ البنات (جامعۃ الفلاح) کی گذشتہ تین سالوں کی رپورٹ پیش کروں۔ اس لئے نہیں کہ ہم نے بڑے کارہائے نمایاں انجام دئے ہیں بلکہ میرا مقصد صرف اور صرف یہی ہے کہ جن عظیم مقاصد کے حصول کے لئے نومبر ۱۹۹۴ء میں انجمن طلبہ قدیم کی شوریٰ کی موجودگی میں انجمن کی عارضی تشکیل ہوئی اور ۲۶/۲۷ اکتوبر ۱۹۹۶ء میں تاسیس عمل میں آئی تو اس وقت سے اب تک کا ہم جائزہ لے سکیں کہ ان کے حصول میں ہم کہاں تک کامیاب ہوسکے ہیں۔ اور کیا کچھ کمیاں اور کوتاہیاں ہوئی ہیں تا کہ آئندہ تلافی مافات کرسکیں اور اپنی سرگرمیوں میں خلوص اور استحکام پیدا کرسکیں اس سلسلے میں آپ کی مخلصانہ تنقیدیں عمدہ تجاویز ومشورے اور دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی دعائیں ہمارے لئے بہترین سرمایہ عمل ثابت ہوسکتی ہیں۔

سب سے پہلے تو میں یہ چاہوں گی کہ ہم انجمن کے مقاصد کو اپنے ذہنوں میں تازہ کرلیں تا کہ اس کی روشنی میں اپنی سرگرمیوں کا صحیح طور پر جائزہ لے سکیں۔ اب تک ہماری انجمن، انجمن طلبہ قدیم کے دستور کے تحت کام کررہی ہے جن کے اغراض ومقاصد یہ

ہیں۔

(۱) فارغین جامعہ کو جامعہ کے حصول کے لئے منظم کرنا

(۲) ان کی صلاحیتوں کو ان مقاصد کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید اور موثر بنانے کی تدابیر اختیار کرنا۔

(۳) جامعہ کی تعمیر و ترقی میں ذمہ داران جامعہ کے ساتھ تعاون کرنا۔

(۴) مقاصد جامعہ کے حصول کے لئے دیگر دینی اداروں سے ربط رکھنا اور ان کا تعاون حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔

ان مقاصد کی روشنی میں تین سالوں کی کارکردگی آپ کے سامنے ہے۔

ا۔ فارغات جامعہ کو مقاصد جامعہ کے حصول کے لئے منظم کرنا

اس سلسلے میں سال کے اختتام پر فارغ ہونے والی طالبات کو استقبالیہ پارٹی کا انجمن اہتمام کرتی ہے نیز ان کی طلب پر رکنیت فارم دیے جاتے ہیں تا کہ باقاعدہ وہ انجمن کی ممبر ہوسکیں پھر ان سے برابر رابطہ رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یکم مئی ۱۹۹۷ء کو شوریٰ نے یہ فیصلہ لیا تھا کہ ہر اس مقام پر جہاں کم از کم دس فارغات ہوں ان کی ایک یونٹ بنائی جائے جن کا کوئی ایک ذمہ دار ہو جو اپنے علاقے کی فارغات کو منظم کرکے تربیتی و اصلاحی امور کو آگے بڑھا سکے لہذا مختلف مقامات پر ذمہ دار بنائے گئے اور ان کو خطوط روانہ کئے گئے ان سے ربط رکھنے کی ذمہ داری محترمہ نور الصباح فلاحی صاحبہ پر ڈالی گئی، انہوں نے اس کو انجام دیا لیکن سوائے چند مقامات کے کامیابی نہ ہوسکی وہ مقامات درج ذیل ہیں جہاں پر فارغات نے کام کیا بلریا گنج نصیر پور چاند پٹی علاؤ الدین پٹی۔

(۲) فارغات کی صلاحیتوں کو ان مقاصد کیلئے زیادہ سے زیادہ مفید اور موثر بنانے کی تدابیر اختیار کرنا۔

اس سلسلے میں مجلہ حیات نو انجمن طلبہ قدیم نے انجمن طالبات قدیم کے لئے کچھ صفحات خاص کر دیے ہیں لیکن فارغات کی جانب سے کماحقہ کوشش سامنے نہیں آسکی صرف ایک مضمون شائع ہوسکا ہے۔

(۳) جامعہ کی تعمیر و ترقی میں ذمہ داران جامعہ کے ساتھ تعاون کرنا۔

اس سلسلے میں جب بھی کوئی موقع آیا تو فارغات انجمن نے خصوصا اسے حل کرنے کی کوشش کی اور تعاون کرنے کی کوشش کی۔ جامعہ کے اندر موجود طالبات کی صلاحیتوں کو نشوونما دینے انہیں مفید بنانے اور ان کے اندر ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا رجحان اور مسابقت کا جذبہ پیدا کرنے کیلئے انجمن نے سالانہ انعامات دینے کا فیصلہ کیا۔ درجہ اول تا فضیلت پہلی دوسری تیسری پوزیشن حاصل کرنے والی بچیوں کو کتابی شکل میں انعامات دیے گئے۔

مرکزی لائبریری کے افتتاح کے موقع پر انجمن نے پانچ ہزار کتب دینے کا فیصلہ کیا ہے زیر تعلیم طالبات میں غیر مستطیع طالبات کو کتابیں اور یونیفارم فراہم کئے گئے تا کہ وہ اپنے تعلیمی سلسلے کو قائم رکھ سکیں۔

لہذا ۱۹۹۷ء میں ۳۷۱۲،۰۰ کا یونیفارم
۳۹۷،۰۰ کی کتابیں

۱۹۹۸ء ۵۷۰۲،۰۰ کا یونیفارم
۷۳۵،۵۰ کی کتابیں

البتہ اس بات کی ضرورت ہے کہ طالبات کی اس طرح کی ضروریات یا ناگہانی ضرورت کے لئے ایک مستقل فنڈ قائم کیا جائے بعض فارغات نے اپنی جانب سے رقم بھی فراہم کیں اور دیگر معلمات نے بھی اس میں رقوم دیں جو الحمد اللہ اسی کام میں استعمال ہوئیں مادر علمی پر ہمارا کوئی احسان نہیں بلکہ ہمارا احساس تو یہ ہے کہ یہ تمام کوششیں مادر علمی کے عظیم و گراں مایہ احسانات کو ہلکا کرنے کی معمولی سعی و کوشش ہے اس کے پیچھے ہمارا مقصد خالصتا مادر علمی کی فلاح و بہبود اور اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے اللہ تعالیٰ سے ہماری یہ دعا ہے کہ وہ ہمیں توفیق بخشے کہ ہم اس کی فلاح کے لئے کچھ کرسکیں اور اپنی نیتوں میں خلوص پیدا کرسکیں۔ (آمین)

جامعہ کے لیل ونہار

ادارہ

سالانہ امتحان ونیا تعلیمی سال سالانہ امتحان ۵/شعبان المعظم مطابق ۱۴/نومبر ۹۹ء سے شروع ہوکر ۱۸/شعبان المعظم مطابق ۲۷/نومبر ۹۹ء کو ختم ہورہا ہے اس کے بعد طلبا اپنے گھروں کو جاسکیں گے البتہ اساتذہ کرام ۲۵/شعبان المعظم مطابق ۴/دسمبر تک رک کر نتائج تیار کریں گے ۲۶/شعبان المعظم مطابق ۵/دسمبر ۹۹ء تعطیل کلاں کا آغاز ہوگا اور عید الفطر کے بعد ۷/شوال مطابق ۱۵/جنوری ۲۰۰۰ء کو دوبارہ جامعہ کھل جائے گا۔

اجلاس مجلس شوریٰ جامعۃ الفلاح ۱۷/۱۸/اکتوبر ۹۹ء کو جامعہ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس شیخ الجامعہ مولانا جلال الدین انصر عمری صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا سابقہ کاروائی کی خواندگی وتوثیق اور تعلیمی وتربیتی نیز تعمیر وترقی کا جائزہ لینے کے بعد آئندہ تین سالہ میقات کے لئے جملہ اعلیٰ ذمہ داران جامعہ کا انتخاب عمل میں آیا جس میں حسب سابق شیخ الجامعہ مولانا جلال الدین انصر عمری ناظم جامعہ ڈاکٹر خلیل احمد صاحب نائب ناظم جامعہ مولانا ابوالبقا صاحب ندوی خازن شیخ منیر احمد صاحب برقرار رکھے گئے اور مہتمم جامعہ کی ذمہ داری مولانا رحمت اللہ اثری صاحب فلاحی کے سپرد کی گئی دعا ہے کہ اللہ جملہ ذمہ داران کوششِ ازبیش خدمات جلیلہ کی توفیق ارزانی فرمائے (آمین)

اخیر میں تعلیمی تربیتی اور نئے پیش آمدہ مسائل کی انجام دہی کے لئے کمیٹیوں کی تشکیل اور بجٹ کی منظوری کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

ایس آئی او کے کل ہند صدر جناب سعادت اللہ حسینی صاحب کی آمد ۲۷/اکتوبر کو ایس آئی او کے موجودہ کل ہند صدر جناب سعادت اللہ حسینی صاحب اور صدر حلقہ مشرقی یوپی جناب ضیغم عباس صاحب جامعہ تشریف لائے تو مقامی یونٹ کی جانب سے تقریری مقابلے، تحریری سیمنار میں پوزیشن حاصل کرنے والے اور مختلف میدانوں میں حسن کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلبہ کے درمیان تقسیم انعامات کا پروگرام ترتیب دیا گیا

تقسیم انعامات کے بعد جناب سعادت اللہ حسینی صاحب نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ”ہندوستان کی مایہ ناز درسگاہ جس کا شاندار ماضی ہے میں حاضری نہ صرف خوشی کا موجب ہے بلکہ باعث اعزاز ہے“ انعام یافتگان کو مبارکباد اور دعا دیتے ہوئے آپ نے دو باتوں کی طرف توجہ دلائی اول یہ کہ اپنے عزائم کو بلند رکھیں کہ یہی ترقی کا زینہ ہے خرم مرادؒ نے ایک موقع پر اپنے ایک دوست کو لکھا تھا ”اگر تمھیں تیر چلانا ہو تو چاند کو نشانہ بنا کر تیر چلاؤ گرچہ تمہارا تیر اچاند پر نہیں جائے گا لیکن بہت اونچا ضرور جائے گا“

دوسری بات یہ کہ وقت کی قدر کریں ہر دن نئی چیز سیکھئے اور نامہ اعمال میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں کوئی دن بغیر ڈیولپمنٹ کے نہ گذرے ورنہ ترقی رک جائے گی غالباً یہی بات اس حدیث کے اندر فرمائی گئی ہے جس میں آتا ہے کہ ”جس کے دو دن برابر گذر گئے وہ گھاٹے میں ہے“۔

تقریب تقسیم انعامات سالانہ انعامی مقابلے از جمعیۃ الطلبہ طلبہ کی خفتہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے جمعیۃ الطلبہ ہر سال تحریر وتقریر وغیرہ کے انعامی مقابلے منعقد کرتی ہے اور حسب توفیق تشجیع وترغیب کیلئے انعامات بھی دیتی ہے امسال کے مقابلوں میں جن طلبہ نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا انہیں انعامات سے نوازنے کے لئے ۲۱/اکتوبر ۹۹ء کو ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا جس کی صدارت مولانا عنایت اللہ سبحانی صاحب نے فرمائی اور انعامات علاقے کے موجودہ ایم ایل اے جناب وسیم احمد صاحب کے ہاتھوں تقسیم کئے گئے۔ اس موقع سے انہوں نے اس اعزاز بخشے جانے پر خوشی وشکریہ کے اظہار کے ساتھ ساتھ طلبہ کے سالانہ میگزین ”الفلاح“ کی اشاعت کے لئے تعاون بھی پیش کیا۔

اخیر میں مولانا عنایت اللہ سبحانی صاحب نے اپنے صدارتی کلمات میں فرمایا دنیا کی رونق مقابلہ ومسابقہ میں ہے جس میں جتنا زیادہ یہ اسپرٹ پائی جاتی ہے اتنا ہی وہ ترقی کرتا ہے صحابہ کرام میں سب سے زیادہ یہ جذبہ موجزن تھا چنانچہ ابوبکر صدیقؓ کی وفات پر حضرت عمرؓ نے جو کچھ فرمایا اس میں سب سے پہلی بات یہی تھی ”رحمك الله يا ابابكر كنت انت السباق“ اے ابوبکر اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ سب پر سبقت لے جانے والے تھے“ طلبہ کو آپ نے تلقین فرمائی کہ یہ اسپرٹ پیدا کریں برابر ترقی کرتے رہیں گے۔

ماسٹر جنید احمد صاحب کی وفات پر تعزیتی پروگرام جامعہ کے دیرینہ استاذ جو ابھی گذشتہ سال ہی ریٹائر ہوئے تھے طویل علالت کے بعد ۹/اکتوبر ۹۹ء کو ہم سبھی کو سوگوار چھوڑ گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون ۱۰/اکتوبر ۹۹ء کو ان پر ہوئے تعزیتی پروگرام میں مولانا طاہر مدنی صاحب نے خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے فرمایا "ماسٹر صاحب جامعہ کے ابتدائی اساتذہ میں سے تھے جب کہ یہ مدرسہ اسلامیہ کے نام سے جانا جاتا تھا آپ ایک کامیاب استاذ تھے شفقت ومحبت سے پڑھاتے تھے طلبہ سے گہرا تعلق رکھتے تھے شعبہ ابتدائی کے ہیڈ ماسٹر بھی رہے اور کچھ دنوں دارالاقامہ میں نگرانی کے فرائض بھی انجام دیے مرحوم تاحیات جماعت اسلامی ہند کے رکن رہے آپ کا سب سے نمایاں وصف سادگی تھا کہیں سے بھی ریاء ونمود کی جھلک محسوس نہیں کی جاسکتی تھی بہترین مقرر تھے جچی تلی بات کرتے، قلمی صلاحیت سے بھی بہرہ ور تھے وقتاً فوقتاً مضامین اور مراسلے لکھتے رہتے تھے"

مولانا کمال الدین صاحب فلاحی نے فرط غم کو قابو میں رکھتے ہوئے فرمایا "وہ میرے استاذ بھی رہے اور ساتھ میں سفر کا بھی اتفاق ہوا انتہائی کفایت شعار اور قناعت پسند تھے جامعہ کی سفارت پر جاتے تو انتہائی محتاط رہتے رکشے کے بجائے پیدل چلنے اور اکسپریس کے بجائے پسنجر ٹرین سے سفر کو ترجیح دیتے۔"

مولانا عبدالحسیب صاحب اصلاحی سابق مہتمم جامعۃ الفلاح جن کے ساتھ ماسٹر صاحب مرحوم کی طویل رفاقت رہی ہے نے اپنے احساسات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا "اس شخصیت کا ادارے سے بہت قریبی تعلق رہا ہے ہمیشہ اسکی خدمت کو دینی خدمت سمجھ کر انجام دیا، مرحوم کا کردار انتہائی شاندار رہا ہے جرأت وبے باکی میں بے مثال تھے خود مجھے ٹوکا بسا اوقات صحیح ٹوکا میں چاپلوسی نہیں چاہتا ہر ایک کو غلطی پر ٹوکا جانا چاہئے" آپ نے فرمایا "اللہ انہیں جنت دے انکے لئے دعائے خیر کیجئے اور اپنے لئے دعائے نیک کیجئے"

آخر میں مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے دعائے صبر وجمیل کی توفیق کے ساتھ یہ مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

سکریٹری انجمن طالبات قدیم کی اطلاع کے مطابق کلیۃ البنات جامعۃ الفلاح میں بھی تعزیتی پروگرام منعقد ہوا جس میں معلمات نے مرحوم کے انتقال پر اظہار غم کیا اور

انکے اوصاف حمیدہ اور زندگی کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالی۔ واضح رہے کہ آپکی بیٹی محترمہ قانتہ صالحاتی صاحبہ کافی دنوں کلیۃ البنات کی ہیڈ معلمہ رہی ہیں اور انکے ذریعہ آپ کا فیض وہاں بھی پہنچتا رہا ہے۔

مولانا امیر فیصل صاحب فلاحی کو صدمہ استاذ شعبہ ثانوی مولانا امیر فیصل فلاحی (فضیلت: ۱۹۸۷ء) کی والدہ ماجدہ محترمہ آسیہ صاحبہ دماغی فالج کے حملے کی تاب نہ لاکر ۲۹/ستمبر ۹۹ء کو ۵۸ سال کی عمر میں انتقال فرما گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون آپ انتہائی صابرہ وشاکرہ تھیں جوانی ہی میں بیوہ ہوگئی تھیں لیکن بڑے لگن اور شفقت کے ساتھ تمام بچوں کی تعلیم وتربیت میں لگی رہیں آپ کے بڑے لڑکے ماسٹر شہواز صاحب شبلی کالج میں لکچرر ہیں جامعہ میں بھی تدریسی خدمات انجام دے چکے ہیں منجھلے لڑکے جناب امتیاز احمد صاحب فلاحی نے جامعہ سے فضیلت ۱۹۸۴ء پاس کیا ہے اور ان دنوں باہر مقیم ہیں آپ صوم وصلوٰۃ کی بھی انتہائی پابند تھیں اور تلاوت سے خصوصی شغف تھا دعا ہے اللہ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عنایت فرمائے۔ (آمین)

اظہار تعزیت یہ افسوس ناک خبر بھی موصول ہوئی کہ ۷/اکتوبر ۹۹ء بروز جمعہ جناب حافظ محمد ارشاد صاحب فلاحی ندوی کی والدہ ماجدہ حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے اللہ کو پیاری ہوگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون آپ ۶۵ سال کی تھیں اللہ سے دعا ہے کہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عنایت فرمائے۔ (آمین)

انجمن طلبہ قدیم مقامی یونٹ کی ماہانہ میٹنگ انجمن طلبہ قدیم جامعۃ الفلاح کی مقامی یونٹ کی ماہانہ میٹنگ ۲۱/نومبر ۹۹ء ساڑھے سات بجے صبح دفتر انجمن میں مولانا رحمت اللہ صاحب اثری فلاحی صدر انجمن کی زیر صدارت منعقد ہوئی جس میں سابقہ اجلاس عام اور اس موقع سے پیدا شدہ صورت حال کا جائزہ لیا گیا۔ اس سلسلہ میں اب تک کی پیش رفت بھی سامنے آئی اور یہ احساس بھی سامنے آیا کہ ہمیں مثبت انداز سے کوشش جاری رکھنی چاہئے مزید طے پایا کہ امسال فارغ ہونے والے طلباء کو ۲۵/نومبر ۹۹ء کو استقبالیہ دیا جائے اور اس میں کوشش کی جائے کہ سبھی کی شرکت یقینی ہو۔

فارغین کو الوداعیہ | ۲۴ر نومبر ۱۹۹۹ء کو جامعہ نے امسال فارغ ہونے والے طلبہ کے اعزاز میں الوداعی پارٹی کا اہتمام کیا جس کی صدارت نائب ناظم مولانا ابوالبقاء ندوی صاحب نے فرمائی۔ سب سے پہلے مولانا محمد طاہر صاحب مدنی صدر مدرس جامعۃ الفلاح نے اس پروگرام کی غرض وغایت پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد تمام طلبہ نے اپنا تعارف کرایا اور مدت تعلیم کے ساتھ آئندہ کے عزائم کا بھی تذکرہ کیا۔ امسال کل ۳۱ طلبہ سند فراغت حاصل کر رہے ہیں:

۱۔ سید ابوبکر، کشمیر	۲۔ عبدالمجید، کشمیر	۳۔ اعجاز احمد، کشمیر
۴۔ عبارت حسین، سدھارتھ نگر	۵۔ دانش ریاض، پٹنہ	۶۔ رضوان احمد، نیپال
۷۔ شرف الدین، اعظم گڑھ	۸۔ جمیل اختر، نیپال	۹۔ ابوبکر، مالیگاؤں
۱۰۔ محمد وسیم، سدھارتھ نگر	۱۱۔ عبدالعظیم، سدھارتھ نگر	۱۲۔ مجاہد رضا، پیلی بھیت
۱۳۔ فاروق احمد، سدھارتھ نگر	۱۴۔ فیضان شاہد، سدھارتھ نگر	۱۵۔ نعمان انور، اعظم گڑھ
۱۶۔ محمد خالد، سدھارتھ نگر	۱۷۔ مآب عالم، اعظم گڑھ	۱۸۔ محمد عرفان، نیپال
۱۹۔ عبدالحمید، کشمیر	۲۰۔ ذیشان احمد، اعظم گڑھ	۲۱۔ شاہ عالم، مونگیر
۲۲۔ عبدالحی، مدھوبنی	۲۳۔ شمیم اختر، نیپال	۲۴۔ محمد عمران، گونڈہ
۲۵۔ اشتیاق احمد، بھاگلپور	۲۶۔ معین الدین، اعظم گڑھ	۲۷۔ عطاء الرحمٰن، اعظم گڑھ
۲۸۔ ارشد حسین، کشمیر	۲۹۔ عزیز احمد، سدھارتھ نگر	۳۰۔ شہباز احمد، کشمیر
۳۱۔ مشتاق احمد، سدھارتھ نگر		

عزیزم ذیشان احمد سلمہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے تمام اساتذہ کرام کا شکریہ ادا کیا اور اپنی تلخ یادوں کا بھی تذکرہ کیا۔ اسی طرح عزیزم عطاء الرحمٰن نے اعلیٰ درجات میں تخصص کے رجحان کو پروان چڑھانے کی طرف توجہ دلائی۔

اخیر میں مولانا رحمت اللہ اثری صاحب فلاحی مہتمم تعلیم وتربیت نے جامعہ کے مقاصد کے حوالے سے اتحاد واتفاق اور غلبہ دین کی کوششوں کی نصیحت فرماتے ہوئے اس احساس کا بھی اظہار فرمایا کہ آنعزیزوں کی تعلیم وتربیت کے لئے جو اہتمام ہمیں کرنا چاہئے تھا ہم کما حقہ نہیں کر سکے۔ اللہ اس کی تلافی کا سامان کرے اور ہم سب کو اس بات کی توفیق دے کہ ہم مقاصد جامعہ کو بروئے کار لانے کے لئے انتھک کوشش کر سکیں۔

بہی خواہان جامعہ کی خدمت میں

ناظم جامعہ

آج کے پر آشوب دور میں جب کہ ہر طرف مادیت کی یلغار ہے اور اخلاقی قدریں روبہ زوال ہیں، اسلام پر ہر طرف سے حملے ہو رہے ہیں اور ملت اسلامیہ کو مختلف قسم کے چیلنجوں کا سامنا ہے۔ ایسے پر آشوب دور میں "جامعۃ الفلاح" ان چیلنجوں کا ایک پرعزم جواب ہے جہاں مسلمان بچوں کی اس انداز سے تعلیم وتربیت کی جاتی ہے کہ ان کے اندر کتاب وسنت کا گہرا علم پیدا ہو اور اسلامی اخلاق وکردار سے آراستہ ہوں ساتھ ہی عصر حاضر کے افکار ونظریات سے واقفیت ہو اور ان کے اندر احیائے دین وشہادت حق کا ایسا جذبہ پیدا ہو کہ وہ وسعت قلب ونظر کے ساتھ معاشرے کی اصلاح اور دعوت اسلامی کے لئے اپنی صلاحیتوں کو وقف کر سکیں۔ ان حالات میں تمام بہی خواہان ملت کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر طرح کا تعاون فرمائیں۔

نیچے جامعہ کے نمائندوں اور ان کے حلقہ کار کی فہرست دی جا رہی ہے براہ کرم بہی خواہان جامعہ کے ساتھ اپنی دلچسپیوں اور ہمدردیوں کا ثبوت دیں اور دیگر احباب کو بھی متوجہ کریں۔

۱۔ حاجی اخلاق احمد صاحب ۲۔ مولوی اختر علی صاحب	ریے روڈ، ڈلے پارے، دھاراوی، سائن باندرہ، سانتا کروز، ماہم اندھیری، جوہو گلی، گورے گاؤں، کاندیولی، کیشی نگر، ملاڈ، جوگیشوری، بوریولی
۱۔ ماسٹر سراج احمد صاحب ۲۔ محمد خالد صاحب	مدنپورہ، بائیکلہ، بھنڈی بازار، ڈونگری، بھنڈی بازار، قلابہ، گرانٹ روڈ، ممبئی سنٹر، سات راستہ، ناگپاڑہ، دادر، جھنکر محلہ، کماٹی پورہ، چونی محلہ، جمریا اسٹریٹ، جے جے ہاسپٹل، دوٹانکی، نجیران گلی، مومن پورہ، بدلو پورہ، کاٹن گرین
۱۔ جناب اظہار احمد صاحب ۲۔ حافظ ارشاد احمد صاحب	پونہ، ناسک
۱۔ جناب امیر فیصل صاحب ۲۔ جناب افتخار الحسن صاحب	کرلا، ساکی ناکہ، گھاٹ کوپر، وکرولی، بھانڈوپ، گونڈی، چمبور، چکالہ، مرول ناکہ، خیرانی روڈ، شیواجی نگر، بیگن واڑی، واکولہ، سلائی واس

١۔ جناب عرفان احمد صاحب ٢۔ جناب ریاض احمد صاحب	بھیونڈی، کلیان
١۔ ماسٹر محمد خالد صاحب	گیرا، کوسہ
١۔ جناب عطاء اللہ صاحب ٢۔ ماسٹر عبدالحفیظ صاحب	جالنہ، اکولہ، اورنگ آباد، ایوت محل، پچورہ، فیض پور، پیادل، مالیگاؤں، بھساول
١۔ ماسٹر حبیب احمد صاحب ٢۔ جناب عرفان عثمانی صاحب	احمد آباد، سورت، واپی، بلساڑ، بڑودہ
١۔ جناب احسان الحق صاحب	اندور، اجین
١۔ مولانا عبدالحسیب صاحب ٢۔ جناب اقبال قمر صاحب	جے پور، کوٹہ، باراں، سنکیت وزیر پور، مانگرول، سانگود، مرزاپور، سوائی مادھوپور، کھولی، بیاور، بھتیز، ہلیو، گنگاپور سٹی، اردئی کلاں، پچلی بھیت
١۔ جناب جمیل احمد صاحب	دہلی، غازی آباد، میرٹھ، ہاپوڑ، مظفرنگر، مرادنگر، مسوری، سہارنپور، دیوبند
١۔ جناب توفیق احمد صاحب	دہلی، سنبھل، مرادآباد
١۔ جناب شاہد الاسلام صاحب ٢۔ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب	حیدرآباد، بنگلور، باسن، مدراس
١۔ جناب اسعد کمال صاحب ٢۔ جناب حافظ مصطفیٰ صاحب	کلکتہ، آسنسول، بردوان
١۔ جناب منشی محمد کمیل صاحب	بنارس، لکھنؤ، کانپور، بریلی، رامپور، آگرہ، علی گڑھ، نینی تال، ہلدوانی
١۔ جناب محمد محسن صاحب	فیض آباد، ٹانڈہ، بسکھاری، ہنسور، بھولے پور، جلال پور، جہانگیر گنج، سلطانپور، فتوپور، کٹھراؤں، مچھلی شہر
١۔ ماسٹر نظام الدین صاحب	گورکھپور، بستی، سریاواں بازار، لوہرولی بازار، ڈمریا گنج، بانسی، اٹوا بازار، مٹھاپیا، تلسی پور، سنچپوا، بلرامپور، گونڈہ
١۔ جناب ہارون رشید صاحب ٢۔ جناب پرویز احمد صاحب	سرائے میر، مہراج گنج، چاندپٹی، کرنتی، کپتان گنج، پھول پور، امباری، اترولیا، بوڑھن پور، مرزاپور، رودرا چک، چنار، رانی کی گنج، بندھیاچل، مرناہول، بادشاہ پور، الہ آباد، ہرواوہ، سرائے عاقلضوابطہ، کھوریا، پھولپور، بھدوہی

١۔ مولانا علی رضا صاحب	شہر اعظم گڑھ، محمد پور صدر، سنجر پور، پھریہا، نظام آباد، بڈھریا، ہنسوارہ، کوٹلہ، کوٹیلا، زکی
١۔ ماسٹر معین الدین صاحب	مئو، کوپاگنج، ہندی کلاں، سلطانپور، فتحپور، رتنی، رتوے، کٹائی چورہ، لدھوائی، بلتھرا روڈ
١۔ جناب اسماعیل صاحب	مظفرپور، گیا، پٹنہ، رانچی، ہزاری باغ، سیوان
١۔ جناب کمال الدین صاحب ٢۔ جناب جرار احمد صاحب	بنگالی پور، علاءالدین پٹی، بندول، جیراجپور، گلوا گور، نصیر پور، شیخوپور، جین پور، عظمت گڑھ، کچھوری، محمد پور، چاند پور، شاہ پور نوادہ، ظہیر الدین پور، اہرولی، بیدیپہ، اترکچھا
١۔ جناب اعجاز احمد صاحب	خالص پور، بھاداپور، تحفہ پور، اشرفپور، بنکٹ، لنگڑپور، بلیا، کلیان پور، وٹھلوا، گنگریٹہ، بمہور، ورچی نگریا
١۔ جناب صغیر احمد صاحب	ہرچھپورہ، سروعا، سکندرپور، زید پور، قاضی سرائے، شاہ پور، سریالی، جگھل پور، خیر الدین پور، کندھرا پور

مذمتی قرارداد

انجمن طلبہ قدیم میں انتشار ڈالنے کی کوشش ناپسندیدہ حرکت ہے

یہ قرارداد ١٦/ اکتوبر ١٩٩٩ء کو انجمن طلبہ قدیم کے ساتویں اجلاس عام کے اندر اتفاق رائے سے پاس کی گئی۔

"انجمن طلبہ قدیم جامعۃ الفلاح کا رواں اجلاس عام بحمداللہ خیر وخوبی کے ساتھ انجام پارہا ہے اسی دوران مصدقہ اطلاعات کے مطابق یہ بات علم میں آئی ہے کہ بعض فلاحی حضرات نے گذشتہ شب اپنی ایک میٹنگ کر کے ایک نئی انجمن "تنظیم طلبہ قدیم" کے نام سے قائم کرنے کی نامناسب اور ناکام کوشش کی ہے۔

انجمن طلبہ قدیم کا رواں اجلاس ہر اس عمل کی مذمت کرتا ہے جس سے باہم انتشار و افتراق جنم لے اور علیحدگی پسندی کے رجحان کو بڑھاوا ملے اور ان بھائیوں کی سادہ لوحی پر افسوس کا اظہار کرتی ہے جو بعض ناپسندیدہ عناصر کے غلط پروپیگنڈہ کا شکار ہو کر اس طرح کی غیر اسلامی اور غیر تنظیمی سرگرمیوں میں کسی درجہ میں بھی ملوث ہوئے۔"

فارغینِ جامعہ کی خدمت میں

برادرانِ گرامی قدر   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ مع متعلقین بصحت وعافیت اپنے فرائض کی ادائیگی میں ہمہ تن مصروف ہوں گے۔

تقریب افتتاح المکتبۃ المرکزیہ اور ساتویں اجلاس عام کے موقع سے جو حالات سامنے آئے وہ ہم تمام طلبہ قدیم اور جامعہ کے خیر خواہان وہمدردان کیلئے انتہائی تکلیف دہ ہیں اور اس کے جو ناقابل تلافی نقصانات طلبہ، جامعہ تحریک اور امت پر پڑیں گے وہ اظہر من الشمس ہے مجلس شوریٰ جامعۃ الفلاح اور انجمن طالبات قدیم کی شوریٰ نے بھی اس عمل کو ناپسند کرتے ہوئے شدت کے ساتھ اس احساس کا اظہار فرمایا ہے اور خواہش ظاہر کی ہے کہ باہم مل کر مسئلہ حل کرلیں، اس لئے ضرورت ہے کہ آپ اس سلسلے میں صحیح صورت حال سے باخبر ہوں اور اتحاد واتفاق پیدا کرنے و برقرار رکھنے کیلئے سنجیدہ کوشش کریں، واضح رہے کہ انجمن طلبہ قدیم جامعہ کے تمام فارغین ومتعلقین کی تنظیم ہے اور اسے اسی حیثیت سے قائم ودائم رکھنا ہم سب کی ذمہ داری ہے، ہر سطح پر اس ضمن میں جو مثبت کوششیں ممکن ہوں ان سے ہمیں دریغ نہیں کرنا چاہیے، آج بھی مل بیٹھ کر تمام مسائل پر گفتگو، افہام وتفہیم اور تصفیہ کی گنجائش موجود ہے اور اس کی خاطر جس قربانی کی بھی ضرورت ہو ہم اس کیلئے تیار ہیں۔

صورت حال اور مسئلہ کے حل سے متعلق جو کچھ بھی آپ جاننا یا پہنچانا چاہیں اس کیلئے ذمہ داران انجمن سے رابطہ قائم کریں (ضروری تفصیلات پر مشتمل خط بھیجا جارہا ہے) حسب ضرورت اس کیلئے سفر بھی ممکن ہے خواہ آپ تشریف لائیں یا ذمہ داران کو جانا پڑے۔

رمضان مبارک کی مبارک ساعتوں میں اس کے فیوض سے مستفید ہونے کے ساتھ ساتھ بطور خاص ہم اللہ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں اس آزمائش سے نجات دے اور برابر صراط مستقیم پر قائم رکھے اللھم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابہ

تمام اہل خانہ اور برادران سے سلام عرض کریں۔   والسلام

رحمت اللہ اثری فلاحی

صدر انجمن طلبہ قدیم

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
فاضلہ اخری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	☆	☆
فاضلہ اولیٰ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	☆	☆
عالمہ پنجم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]
عالمہ چہارم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]
عالمہ سوم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]
عالمہ دوم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]
عالمہ اول	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	☆	☆
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	☆	☆
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	☆	☆
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	☆	☆	•	☆	☆
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	☆	☆	•	☆	☆
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	☆	☆	•	☆	☆
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	☆	☆	☆	•	☆	☆
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	☆	☆	☆	•	☆	☆